روزنامہ
مرشدانِ خبر
ممبئی رابطہ
DAILY MUMBAI RAABTA

صبح صادق	04:57
طلوع آفتاب	06:15
زوال آفتاب	12:44
غروب آفتاب	07:13

آج کی حدیث

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے شاہ دو عالمؐ سے پوچھا کہ اسلام میں کیا چیز (اور کون سا عمل) زیادہ اچھا ہے؟ آپؐ نے فرمایا ''(ایک) یہ کہ تم اللہ کے بندوں کو کھانا کھلاؤ اور (دوسرے) یہ کہ جس سے جان پہچان ہو، اس کو بھی اور جس سے جان پہچان نہ ہو اس کو بھی سلام کرو۔'' (بخاری)

CONTACT :9820363818 / 9321177990
ALL TYPES OF IMPORTED & INDIAN CARS, REPAIR, SALE AND PURCHASE

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No. 8, Issue No. 222, Wednesday- 12 August, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08

جلد نمبر:۸ ❁ شمارہ نمبر ۲۲۲ ❁ بدھ، ۱۲/اگست، ۲۰۲۶، ۲۸/صفر المظفر ۱۴۴۸ھ ❁ قیمت ۴/روپئے، صفحات:۸

شام کے سابق صدر بشار الاسد کو عدالت نے سنائی موت کی سزا

شام کے سابق صدر اسد کی حکومت ۸/ دسمبر ۲۰۲۴/ کو حیات تحریر الشام اور اس سے وابستہ مسلح گروہوں کے حملے کے بعد گر گئی تھی۔ شام میں اپنی حکومت گرنے کے بعد بشار الاسد اپنے خاندان کے ساتھ ماسکو چلے گئے تھے

شام کے سابق صدر اسد کی حکومت 8 دسمبر 2024 کو حیات تحریر الشام اور اس سے وابستہ مسلح گروہوں کے حملے کے بعد گر گئی تھی۔ شام میں اپنی حکومت گرنے کے بعد بشار الاسد اپنے خاندان کے ساتھ ماسکو چلے گئے تھے۔ شام کے سابق صدر بشار الاسد اور کئی سابق افسران کو عدالت نے موت کی سزا سنائی ہے۔ مقامی میڈیا نے منگل (11 اگست) کو بتایا کہ انہیں مخالفین کو غیر قانونی طور پر حراست میں رکھنے، پہلے سے منصوبہ بند قتل، تشدد اور انسانیت کے خلاف جرائم کا مجرم مانا گیا ہے۔ عدالت نے اپنے حکم میں کہا کہ ان کا عہدہ سب سے اعلیٰ تھا، لیکن انہوں نے اس کے وقار کا لحاظ نہیں رکھا اور قانون کی خلاف ورزی کی۔ شامی عرب نیوز ایجنسی 'ثنا' نے بتایا کہ عدالت نے بشار الاسد کے ماموں زاد بھائی اور درعا شہر میں سابق پولیٹیکل سیکورٹی چیف عاطف نجیب کو بھی موت کی سزا سنائی ہے۔ سابق صدر عدالت میں موجود نہیں تھے، وہ فی الحال روس میں جلاوطنی کی زندگی گزار رہے ہیں۔ عدالت نے مفرور لوئی علی العلی، ماہر حافظ الاسد، فہد جاسم الفریج، محمد ایمن عیوش، قصی ابراہیم مہیوب، وافق صالح ناصر اور طلال فارس العیسمی کو بھی سزائے موت کا فرمان سنایا۔ واضح رہے کہ شام کے سابق صدر اسد کی حکومت 8 دسمبر 2024 کو حیات تحریر الشام (ایچ ٹی ایس) اور اس سے وابستہ مسلح گروہوں کے حملے کے بعد گر گئی تھی۔ شام میں اپنی حکومت گرنے کے بعد بشار الاسد اپنے خاندان کے ساتھ ماسکو چلے گئے تھے۔ دسمبر 2024 میں دمشق چھوڑنے کے بعد بشار الاسد نے ایک بیان جاری کیا تھا، جس میں انہوں نے روس جانے سے قبل کے مشکل لمحات کا ذکر کیا۔ انہوں نے یہ بیان 'سیرین پریسیڈنسی' کے ٹیلی گرام اکاؤنٹ کے ذریعے جاری کیا۔ بشار الاسد نے کہا کہ ان کے جانے کا کوئی منصوبہ نہیں تھا اور وہ 8 دسمبر کی صبح تک دمشق میں ہی رہے اور اپنی ذمہ داری پوری کی۔ جب مسلح تنظیمیں دمشق میں داخل ہوئیں، تو انہوں نے لتاکیہ منتقل ہونے کے لیے روسی دوستوں سے بات کی، تاکہ وہاں سے فوجی مہم جاری رکھی جا سکے۔ بشار الاسد کے بیان کے مطابق روس کے حمیمیم ایئر بیس پر پہنچنے پر انہیں احساس ہوا کہ شام کی باقی تمام فوجی چوکیاں ختم ہو چکی تھیں اور گراؤنڈ فورس فرنٹ لائن سے پیچھے ہٹ گئی تھیں۔ جیسے جیسے حالات بگڑتے گئے اور روسی بیس پر ڈرون حملے ہونے لگے تو ماسکو نے 8 دسمبر کی شام کو فوری طور پر ان کی روانگی کا انتظام کیا۔ 'سنہوا' نیوز ایجنسی کی رپورٹ کے مطابق انہوں نے دعویٰ کیا کہ پناہ مانگنے یا اپنا عہدہ چھوڑنے کا خیال پہلے کبھی نہیں آیا تھا اور کہا کہ ان کے پاس لڑائی جاری رکھنے کا واحد راستہ یہی تھا۔ شام کی ایک فوجداری عدالت نے سابق صدر بشار الاسد کو ان کی غیر موجودگی میں سزائے موت سنا دی ہے۔ 11 اگست 2026 کو دمشق کی عدالت نے ملک کے 14 سالہ طویل تنازعے کے دوران ہونے والے سنگین جرائم پر یہ تاریخی فیصلہ جاری کیا۔ عدالت کے جج فخر الدین العریان نے بشار الاسد کو پیشگی منصوبہ بندی، جان بوجھ کر قتل، جنگی جرائم اور انسانیت کے خلاف جرائم کا مجرم قرار دیا۔ عدالت کے مطابق انہوں نے شہریوں کے خلاف ریاستی اداروں اور ایجنسیوں کا بے جا استعمال کیا۔

آبنائے ہرمز بحران پر ایران اور جرمنی میں گفتگو

عراقچی نے امریکہ و اسرائیل کو ٹھہرایا ذمہ دار

ایران کے وزیر خارجہ عباس عراقچی نے جرمن ہم منصب سے گفتگو میں آبنائے ہرمز کے بحران کے لیے امریکہ و اسرائیل کی فوجی کارروائیوں کو ذمہ دار قرار دیا اور سفارتی کوششیں جاری رکھنے پر زور دیا۔ ایران کے وزیر خارجہ عباس عراقچی اور جرمنی کے وزیر خارجہ یوہان وادے فُل نے فون پر بات چیت کے دوران علاقائی صورت حال، آبنائے ہرمز کی سلامتی اور بین الاقوامی امور پر تبادلہ خیال کیا۔ اس دوران عراقچی نے آبنائے ہرمز میں پیدا ہونے والی کشیدگی اور عدم تحفظ کے لیے امریکہ اور اسرائیل کی ایران کے خلاف فوجی کارروائیوں کو ذمہ دار قرار دیا اور سفارتی کوششیں جاری رکھنے پر زور دیا۔ اسلامک ریپبلک نیوز ایجنسی (آئی آر این اے) کے مطابق، دونوں وزرائے خارجہ نے دوطرفہ تعلقات کے علاوہ خطے اور دنیا کی موجودہ صورت حال پر بھی گفتگو کی۔ عراقچی نے جرمن ہم منصب کو عمان کے ساتھ جاری بات چیت کے بارے میں معلومات فراہم کیں۔ عراقچی کے مطابق، عمان کے ساتھ ہونے والی ملاقاتوں کا مقصد آبنائے ہرمز سے بحری جہازوں کی آمدورفت کے لیے ایک محفوظ راستہ یقینی بنانا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس اہم سمندری راستے میں پیدا ہونے والی عدم تحفظ کی صورت حال امریکہ اور اسرائیل کی جانب سے ایران کے خلاف کی جانے والی فوجی کارروائیوں کا نتیجہ ہے۔ ایرانی وزیر خارجہ نے عالمی برادری سے مطالبہ کیا کہ آبنائے ہرمز کی بندش سے پیدا ہونے والے ممکنہ سکیورٹی اور اقتصادی اثرات کے لیے امریکی انتظامیہ کو جواب دہ ٹھہرایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ اس اہم آبی گزرگاہ میں سلامتی کی بحالی کے لیے امریکہ کی جارحانہ کارروائیوں اور مبینہ غیر قانونی مداخلت کو ختم کرنا ضروری ہے۔ عراقچی نے سمندری ناکہ بندی اور اسلام آباد معاہدے کی یادداشت کے تحت امریکہ کی مبینہ ذمہ داریوں کی خلاف ورزیوں کا بھی حوالہ دیا۔ ان کے مطابق، آبنائے ہرمز میں معمول کی صورت حال بحال کرنے کے لیے ان اقدامات کا خاتمہ ضروری ہے جن سے خطے میں کشیدگی میں اضافہ ہوا ہے۔ بات چیت کے دوران دونوں وزرائے خارجہ نے مختلف سطحوں پر سفارتی رابطوں اور مذاکرات کا سلسلہ جاری رکھنے کی اہمیت پر بھی اتفاق کیا۔ جرمنی سمیت بعض ممالک خطے میں کشیدگی کم کرنے اور سفارتی راستے تلاش کرنے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔

عازمین کی پیشگی رقم جمع کرانے کی مدت ۷ار اگست تک بڑھائی گئی

قلیل مدتی حج کے پہلے مرحلے میں منتخب تمام امیدواروں کو بھی منظوری دے دی گئی ہے

نئی دہلی: حج کمیٹی آف انڈیا نے فریضہ حج 2027 کے لیے منتخب عازمین کو پیشگی رقم جمع کرانے کے لیے مزید مہلت دیتے ہوئے آخری تاریخ 17 اگست مقرر کردی ہے۔ کمیٹی نے اپنے گشتی مراسلہ نمبر 6، مجریہ 10 اگست کے ذریعے قلیل مدتی حج کے پہلے مرحلے میں منتخب تمام امیدواروں کو بھی منظوری فراہم کردی ہے۔ حج کمیٹی آف انڈیا کے فیصلے کے مطابق اب حج 2027 کے لیے منتخب عازمین فی کس ایک لاکھ باون ہزار تین سو روپے کی پیشگی رقم 17 اگست تک جمع کراسکتے ہیں۔ اس سے قبل پیشگی رقم جمع کرانے کی مقررہ مدت ختم ہونے کے باعث متعدد منتخب عازمین میں تذبذب پایا جارہا تھا، تاہم مدت میں توسیع اور قلیل مدتی حج کے تمام منتخب امیدواروں کی منظوری سے ان کے لیے صورتحال واضح ہوگئی ہے۔ دہلی اسٹیٹ حج کمیٹی کی چیئر پرسن کوثر جہاں نے حج کمیٹی آف انڈیا کی جانب سے پیشگی رقم جمع کرانے کی مدت میں توسیع اور قلیل مدتی حج کے پہلے مرحلے میں منتخب تمام امیدواروں کو منظوری دینے کے فیصلے کا خیر مقدم کیا ہے۔ انہوں نے اسے ایک مستحسن قدم قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس فیصلے سے عازمین کے درمیان پائے جانے والے تذبذب کا خاتمہ ممکن ہوسکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ عازمین حج کو مختلف مراحل پر ضروری سہولیات اور خدمات کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لیے متعلقہ سطح پر اقدامات جاری ہیں۔ دہلی اسٹیٹ حج کمیٹی بھی حج سے متعلق انتظامات کو بروقت مکمل کرنے کے لیے تیاریوں میں مصروف ہے۔ دہلی اسٹیٹ حج کمیٹی کے ایگزیکٹو آفیسر اشفاق احمد عارفی نے بتایا کہ کمیٹی نے عازمین حج کے لیے ضروری انتظامات کی تیاری قبل از وقت شروع کردی ہے۔ اس سلسلے میں متعلقہ محکموں کے ساتھ رابطہ کیا جارہا ہے تاکہ حج کے مختلف مراحل کے دوران عازمین کو درکار سہولیات کی فراہمی میں کسی قسم کی دشواری پیش نہ آئے۔ اشفاق احمد عارفی نے واضح کیا کہ پیشگی رقم جمع کرانے کی مدت میں آئندہ کوئی توسیع نہیں کی جائے گی۔ لہٰذا جو منتخب عازمین 17 اگست تک مقررہ رقم جمع نہیں کرائیں گے، ان کی حج کی نشست بغیر کسی پیشگی اطلاع کے منسوخ کی جاسکتی ہے۔ منتخب عازمین پیشگی رقم حج کمیٹی آف انڈیا کی ویب سائٹ کے ذریعے آن لائن جمع کراسکتے ہیں۔

ٹی ایم سی کو سپریم کورٹ سے نہیں ملی راحت، ۴۴۰ر کروڑ والے بینک کھاتوں پر روک برقرار

ای ڈی کے مطابق ٹی ایم سی کے ۳ر بینک کھاتوں میں تقریباً ۴۴۰ر کروڑ جمع ہیں، ایجنسی مبینہ منی لانڈرنگ اور مالیاتی لین دین کی تحقیقات کر رہی ہے

انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) کی منی لانڈرنگ تحقیقات سے منسلک معاملے میں منگل کے روز ٹی ایم سی کو سپریم کورٹ سے راحت نہیں ملی۔ عدالت نے پارٹی کے ان بینک کھاتوں کو معمول کے مطابق بحال کرنے کا مطالبہ مسترد کر دیا جنہیں ای ڈی نے تحقیقات کے دوران منجمد کیا ہے۔ عدالت نے واضح طور پر کہا کہ وہ اس مرحلے پر کلکتہ ہائی کورٹ کے حکم میں مداخلت نہیں کرے گی۔ جسٹس ایم ایم سندریش اور جسٹس پی بی ورالے کی بنچ ٹی ایم سی کی درخواست پر سماعت کر رہی تھی۔ پارٹی نے کلکتہ ہائی کورٹ کے 20 جولائی کے عبوری حکم کو چیلنج کیا تھا۔ ہائی کورٹ نے ٹی ایم سی کے 3 ایچ ڈی ایف سی بینک کھاتوں کو معمول کے مطابق چلانے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا تھا۔ سماعت کے دوران سپریم کورٹ نے کہا کہ ہائی کورٹ کا حکم متوازن ہے اور فی الحال اس میں کسی تبدیلی کی ضرورت نہیں ہے۔ اسی کے ساتھ عدالت نے فریقین کی عرضیوں کو نمٹا دیا۔ واضح رہے کہ اس معاملے میں 9 جولائی کو کلکتہ ہائی کورٹ نے ٹی ایم سی کو اپنے روزمرہ اور ضروری اخراجات کے لیے کھاتوں سے محدود لین دین کی اجازت دی تھی۔ حالانکہ یہ چھوٹ پوری طرح سے آزاد نہیں تھی۔ عدالت نے ایک خصوصی افسر مقرر کیا تھا جس کی نگرانی میں ہی کھاتوں کو چلایا جانا تھا۔ پارٹی کو باقاعدہ اخراجات کے لیے فنڈز استعمال کرنے کی اجازت ملی تھی لیکن کھاتوں پر مکمل کنٹرول نہیں دیا گیا تھا۔ بعد میں ٹی ایم سی نے کھاتوں کو مکمل طور پر چلانے کی اجازت طلب کرتے ہوئے عدالت کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ سپریم کورٹ نے مذکورہ معاملے میں ایک اور اہم ہدایت دی۔ عدالت نے ٹی ایم سی کے باغی رہنما بسوناتھ داس کو اپنے اعتراضات اور دلائل عدالت کی طرف سے مقرر کردہ خصوصی افسر کے سامنے رکھنے کی اجازت دے دی۔ جسٹس سندریش نے کہا کہ معاملے سے جڑے تمام قانونی اور حقائق پر مبنی دلائل اصل عرضی کی سماعت کے دوران ہائی کورٹ کے سامنے رکھے جاسکتے ہیں۔ سپریم کورٹ فی الحال معاملے کے میرٹ پر کوئی رائے نہیں دینا چاہتی۔ ای ڈی کے مطابق ٹی ایم سی کے 3 بینک کھاتوں میں تقریباً 440 کروڑ جمع ہیں۔ ایجنسی مبینہ منی لانڈرنگ اور مالیاتی لین دین کی تحقیقات کر رہی ہے۔ تحقیقات کا مرکز پارٹی کے فنڈز کو ایک کمپنی اور اس سے منسلک دیگر اداروں تک منتقل کرنے کے الزامات پر ہے۔ اس کے علاوہ طیاروں اور ہیلی کاپٹر کی خریداری سے جڑے کچھ مالیاتی لین دین بھی تحقیقات کے دائرے میں ہیں۔

جھارکھنڈ اسمبلی میں ہیمنت سورین کا بی جے پی پر حملہ

کہا - 'طلبہ کا چولا پہن کر سیاسی مفاد حاصل کرنے میں مصروف'

رانچی: جھارکھنڈ میں جے پی ایس سی اور جے ایس ایس سی امتحانات کو لے کر جاری طلبہ احتجاج کے درمیان وزیر اعلیٰ ہیمنت سورین نے منگل کو اسمبلی میں حکومت کا موقف واضح کرتے ہوئے بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) پر سخت حملہ کیا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ بی جے پی کے لوگ طلبہ کا چولا پہن کر سیاسی مفاد حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور نوجوانوں کو گمراہ کیا جارہا ہے۔ اسمبلی میں خطاب کرتے ہوئے ہیمنت سورین نے کہا کہ حکومت 14 ویں جے پی ایس سی ابتدائی امتحان اور بیک لاگ امتحانات کو منسوخ کرنے کے لیے تیار ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ٹی ڈی پی ایل سے وابستہ امتحانات کی جانچ کرائی جائے گی۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ بھرتی امتحانات کے پورے نظام میں اصلاح کے لیے ملک کے معروف تعلیمی اداروں، بشمول انڈین انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی (آئی آئی ٹی) اور انڈین انسٹی ٹیوٹ آف مینجمنٹ (آئی آئی ایم) کے ماہرین کی مدد لی جائے گی۔ اپنے خطاب کے دوران سورین نے اپوزیشن، خاص طور پر بی جے پی، کو نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ یہ لوگ زعفرانی لباس پہن کر ڈھونگ تو کرتے ہی ہیں، اب ان کی پارٹی کے لوگ طلبہ کا چولا پہن کر سیاسی مفاد حاصل کرنے میں مصروف ہیں۔ انہوں نے اپوزیشن پر طلبہ کے مستقبل کے ساتھ کھلواڑ کرنے کا الزام بھی عائد کیا۔ وزیر اعلیٰ کی تقریر کے دوران اپوزیشن ارکان نے نعرے بازی کی اور اسمبلی میں ہنگامہ جاری رہا۔ اس پر سورین نے کہا کہ اپوزیشن ارکان ایوان کے وقار کو مجروح کر رہے ہیں، جبکہ اپنی تقریروں میں جمہوریت کو بچانے کی بات کرتے ہیں۔ سورین نے جے پی ایس سی کا امتحان کرانے والی ایجنسی ٹی ڈی پی ایل پر بھی سوال اٹھائے۔ انہوں نے کہا کہ یہ کمپنی اتر پردیش کی ہے اور اس کا تعلق بہار سے بھی رہا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ حکومت ان معاملات کی جانچ کرانے سے پیچھے نہیں ہٹے گی اور امتحانات میں سامنے آنے والی شکایات اور خدشات کو سنجیدگی سے دیکھا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے اس سلسلے میں اپنا فیصلہ کر لیا ہے اور اپوزیشن کے احتجاج یا ہنگامے سے اس کے فیصلوں پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ امتحانی نظام کو زیادہ شفاف اور محفوظ بنانے کے لیے ماہر اداروں سے تکنیکی اور انتظامی مشورے لیے جائیں گے۔

سینئر کرائم رپورٹر امیر احمد راجہ کا انتقال

سینکڑوں سوگواران کی موجودگی میں سپردِ خاک

نئی دہلی: اردو صحافت کے معروف کرائم رپورٹر امیر احمد راجہ آج منگل کے روز مختصر علالت کے بعد اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔ وہ گزشتہ 4 روز سے لوک نائک جے پرکاش (ایل این جے پی) اسپتال میں زیرِ علاج تھے، جہاں ان کی حالت تشویشناک ہونے کے بعد انہیں وینٹی لیٹر پر رکھا گیا تھا۔ ان کے انتقال کی خبر پھیلتے ہی صحافتی، سماجی اور سیاسی حلقوں میں غم کی لہر دوڑ گئی۔ امیر احمد راجہ نے اپنی صحافتی زندگی کا بیشتر حصہ اردو صحافت میں جرائم کی رپورٹنگ کے لیے وقف کیا۔ وہ دہلی کے جرائم اور پولیس سے متعلق خبروں پر گہری نظر رکھتے تھے اور کئی دہائیوں تک اس شعبے میں اپنی منفرد شناخت قائم رکھی۔ ان کی رپورٹنگ میں خبر کی تہہ تک پہنچنے، حقائق کی تصدیق اور ذرائع سے مضبوط رابطے کی جھلک نمایاں ہوتی تھی۔ امیر احمد راجہ نے اپنے طویل صحافتی سفر کے دوران پرتاپ، فیصل، ملاپ، ان دنوں، مشرقی آواز اور نئی دنیا سمیت متعدد اخبارات میں خدمات انجام دیں۔ کچھ عرصے تک انہوں نے سیاسی تقدیر اخبار میں بھی کام کیا۔ صحافت کے بدلتے ہوئے تقاضوں کے ساتھ انہوں نے خود کو بھی ہم آہنگ کیا اور سال 2015 میں 'اردو نیوز سروس' کے نام سے اپنی ایجنسی قائم کی، جس کے ذریعے وہ فری لانس صحافتی خدمات انجام دیتے رہے۔ وہ نہ صرف ایک تجربہ کار رپورٹر تھے بلکہ دہلی کی اردو صحافت میں نئی نسل کے متعدد صحافیوں کے لیے رہنمائی کا ذریعہ بھی رہے۔ کرائم رپورٹنگ کے میدان میں ان کے وسیع تجربے، پولیس اور انتظامیہ کے ساتھ ان کے پیشہ ورانہ روابط اور خبر کو پرکھنے کی صلاحیت نے انہیں اپنے ہم عصر صحافیوں میں ممتاز مقام عطا کیا۔ امیر احمد راجہ کے انتقال سے اردو صحافت بالخصوص دہلی کی کرائم رپورٹنگ کو ایک بڑا نقصان پہنچا ہے۔ صحافتی حلقوں نے ان کے انتقال کو ایک عہد کا خاتمہ قرار دیتے ہوئے گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔ مرحوم کے پسماندگان میں اہلیہ اور ایک بیٹی شامل ہیں۔ امیر احمد راجہ کی نمازِ جنازہ بعد نمازِ عصر کوچہ پنڈت کی مسجد چاندی والی میں ادا کی گئی۔

مختصر مگر اہم خبریں

آسام میں تین کروڑ سے زائد شہری شناختی کارڈ سے محروم

سپریم کورٹ میں جمعیۃ علماء ہند اور 'آمسو' کی عرضی پر مرکز اور آسام حکومت نے جواب جمع نہیں کرایا، شناختی کارڈ جاری کرنے میں ٹال مٹول پر مولانا ارشد مدنی برہم۔ آسام میں حتمی این آر سی کے نفاذ کے باوجود ۶ر سال بعد بھی ۳ر کروڑ سے زائد شہریوں کو شناختی کارڈ سے محروم رکھے جانے کے خلاف جمعیۃ علماء ہند اور آمسو کی عرضی پر مرکزی حکومت اور آسام حکومت نے ابھی تک اپنا جواب دائر نہیں کیا۔ سپریم کورٹ میں پیر کو جسٹس ایس ایم نرسمہا اور جسٹس آلوک آرادھے کی دو رکنی بنچ کے روبرو معاملہ کی سماعت ہوئی۔ سرکاری وکیل نے جواب داخل کرنے کیلئے مزید ۶ر ہفتہ کی مہلت طلب کی جس کو عدالت نے قبول کرلیا۔ جمعیۃ علماء ہند کی جانب سے سینئر وکیل کپل سبل نے عدالت کو بتایا کہ نوٹس جاری ہونے کے باوجود مرکزی اور ریاستی حکومتوں نے ابھی تک اپنا جواب داخل نہیں کیا ہے اور اب انہیں اپنا اعتراض اور جواب عدالت کے سامنے پیش کرنا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ رجسٹرار جنرل آف انڈیا کی جانب سے جمعیۃ علماء ہند کی پٹیشن پر جواب داخل کیا جاچکا، جس کے جواب میں جمعیۃ علماء ہند جلد ہی جوائنڈر داخل کرے گی۔ انہوں نے عدالت کی توجہ اس طرف مبذول کرائی کہ حتمی این آر سی کی اشاعت کے ۶ر سال کے باجود اس میں شامل افراد کو اب تک نیشنل شناختی کارڈ جاری نہیں کیے گئے۔ سپریم کورٹ کی پیر کی کارروائی پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا ارشد مدنی نے کہا کہ مرکزی اور آسام حکومتوں کا نوٹس کے باوجود جواب داخل نہ کرنا اور حتمی این آر سی کے ۶ر سال بعد بھی قانونی عمل کو مکمل نہ کرنا اس شبہ کو تقویت دیتا ہے کہ شہریت کے اس حساس مسئلے کو سیاسی فائدے کیلئے دانستہ طور پر زندہ رکھا جارہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ماضی میں اس حساس مسئلہ کو لے کر آسام میں فرقہ پرست طاقتیں مسلمانوں کو غیر ملکی قرار دے کر اکثریت کی نگاہ میں ان کی حیثیت کو مشکوک بناتی رہی ہیں جس کی وجہ وہاں سماجی سطح پر ہمیشہ فرقہ وارانہ کشیدگی پائی جاتی رہی ہے، پنچائیت سرٹیفکیٹ کو تبدیل کرنے کا معاملہ ہو، شہریت کے لئے حتمی تاریخ کے تعین کا معاملہ ہو یا پھر ریاست میں مدارس کو بند کرنے کی سازش جمعیۃ علماء ہند ہر ایسے موقع پر مظلوموں کے ساتھ پوری طاقت سے کھڑی رہی اور ان کے مقدمات کامیابی کے ساتھ لڑتی آئی ہے۔ مولانا ارشد مدنی نے مزید کہا کہ بی جے پی کی موجودہ ریاستی حکومت امتیاز اور نفرت کی سیاست اور مسلم مخالف ایجنڈے پر عمل پیرا ہے اور سیاسی فائدہ کے لئے وہ شہریت کے مسئلہ کو بدستور زندہ رکھنا چاہتی ہے، یہی وجہ ہے کہ حتمی این آر سی کے بعد بھی لوگوں کو شناختی کارڈ جاری کرنے میں دانستہ ۶ر سال سے ٹال مٹول سے کام لے رہی ہے۔ مولانا مدنی نے اخیر میں کہا کہ آسام کے مسلمانوں کو کبھی 'غیر ملکی' کہہ کر نشانہ بنایا گیا، کبھی ان کی شہریت اور دستاویزات پر سوال اٹھائے گئے، ڈی ووٹر اور فارنرز ٹریبونل کے نام پر انہیں برسوں ذہنی اذیت میں مبتلا رکھا گیا، اور اب حتمی این آر سی میں نام شامل ہونے کے باوجود شناختی کارڈ کے لیے انتظار کرایا جا رہا ہے۔ واضح رہے کہ صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا ارشد مدنی کی رہنمائی و سرپرستی میں جمعیۃ علماء آسام، صدر مولانا مشتاق عنفر کی سربراہی میں، این آر سی اور پنچایت سرٹیفکیٹ ۶ر اے جیسے اہم مقدمات ۱۴ر سال سے لڑتی رہی اور اس میں کامیابی حاصل کی کیونکہ آسام میں یہ ایک انتہائی حساس مسئلہ تھا۔

شام میں خفیہ طور پر زمین کے اندر دفن ہے 'جوہری مواد'، اب ہٹانے کی چل رہی تیاری

اسد حکومت نے 'الکبر' میں ایک مبینہ خفیہ جوہری ری ایکٹر بنایا تھا۔ ۲۰۰۷ء میں اسرائیل نے فضائی حملہ کرکے اس سائٹ کو تباہ کر دیا تھا

اسد حکومت نے 'الکبر' میں ایک مبینہ خفیہ جوہری ری ایکٹر بنایا تھا۔ 2007 میں اسرائیل نے فضائی حملہ کرکے اس سائٹ کو تباہ کر دیا تھا۔ اس کے بعد بھی جوہری پروگرام سے جڑا کچھ مواد دوسری جگہوں پر موجود رہا۔ شام میں سابق صدر بشار الاسد کے دور حکومت میں چلائے گئے خفیہ جوہری پروگرام سے منسلک کچھ 'جوہری مواد' ایک خفیہ جگہ پر زمین کے اندر دبا ہوا ہے۔ اب اسے وہاں سے ہٹانے کی تیاری ہو رہی ہے۔ امریکہ، اسرائیل اور شام کے درمیان کئی مہینوں تک ہوئی بات چیت کے بعد یہ فیصلہ لیا گیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق بین الاقوامی ایٹمی توانائی ایجنسی یعنی 'آئی اے ای اے' جلد ہی اس مواد کو محفوظ طریقے سے ہٹانے کا کام شروع کرسکتا ہے۔ واضح رہے کہ اسرائیل گزشتہ 2 سال سے شام کی ایک جگہ پر نظر رکھ رہا تھا۔ اسے 'سائٹ 99' کہا جاتا ہے۔ امریکی اور اسرائیلی افسران کے مطابق اسد حکومت نے یہاں 'الکبر' جوہری منصوبہ سے جڑے کچھ مواد چھپا کر رکھے تھے۔ اس مواد میں 'یلو کیک' بھی شامل ہے۔ یہ یورینیم سے تیار کیا گیا ایک پاؤڈر ہوتا ہے، جس کا استعمال آگے چل کر جوہری ایندھن بنانے میں کیا جاسکتا ہے۔ حالانکہ افسران کا کہنا ہے کہ 'سائٹ 99' میں موجود مواد سے براہ راست جوہری ہتھیار بنانا ممکن نہیں ہے۔ مذکورہ معاملہ شام کے پرانے خفیہ جوہری پروگرام سے جڑا ہوا ہے۔ اسد حکومت نے 'الکبر' میں ایک مبینہ خفیہ جوہری ری ایکٹر بنایا تھا۔ 2007 میں اسرائیل نے فضائی حملہ کر کے اس سائٹ کو تباہ کر دیا تھا۔ اس کے بعد بھی جوہری پروگرام سے جڑا کچھ مواد دوسری جگہوں پر موجود رہا۔ بعد میں آئی اے ای اے کی تحقیقات میں شام میں یورینیم کے ذرات بھی ملے تھے۔ ان ذرات کو لے کر طویل عرصے تک سوال اٹھتے رہے۔ رپورٹ کے مطابق اسرائیل کو ڈر تھا کہ شام کی نئی حکومت یا کوئی دوسرا گروپ 'سائٹ 99' میں رکھے مواد تک پہنچ سکتا ہے۔ اسرائیل نے امریکہ کو بتایا تھا کہ وہ اس جوہری مواد کو وہاں نہیں رہنے دے گا۔ اسرائیل نے ضرورت پڑنے پر سائٹ پر دوبارہ حملہ کرنے کی وارننگ بھی دی تھی۔ اس کے بعد امریکہ نے اسرائیل سے فوجی کارروائی نہ کرنے کو کہا اور اس معاملے میں آئی اے ای اے کو شامل کیا گیا۔ قابل ذکر ہے کہ تقریباً 3 ہفتے قبل آئی اے ای اے اور شام کی نئی حکومت کے درمیان ایک معاہدہ ہوا۔ اس کے تحت 'سائٹ 99' میں موجود جوہری مواد کو وہاں سے ہٹایا جائے گا۔ ابھی مواد کو ہٹایا نہیں گیا ہے اور اس کی تیاری چل رہی ہے۔ امریکی افسران کو امید ہے کہ جلد ہی یہ عمل شروع ہو جائے گا اور رواں سال کے آخر تک اسے مکمل کیا جاسکتا ہے۔

نئے پیدائش،موت،اور شادی کے سرٹیفکیٹ رجسٹریشن صرف تین دنوں میں دستیاب

پیدائش اور موت کے اندراج کیلئے درخواستوں کی قبولیت کے ساتھ ساتھ اصلاحات کا عمل شہری سہولت مراکز (CFCs) پر شروع

ممبئی: پیدائش، موت اور شادی کے ریکارڈ کے اندراج اور تصحیح کے لیے درخواستیں ممبئی میونسپل کارپوریشن کے انتظامی وارڈ دفاتر میں واقع سٹیزن فیسلیٹیشن سینٹرز (CFCs) کے ذریعے قبول کی جا رہی ہیں، جن میں پیدائش اور موت کے رجسٹریشن (RBD) پورٹل کا استعمال کیا جا رہا ہے۔ اس سہولت کے تحت نئی پیدائش، موت اور شادی کے سرٹیفکیٹ رجسٹریشن کے صرف تین کام کے دنوں میں دستیاب ہوں گے۔ مزید برآں، برتھ سرٹیفکیٹ میں بچے کا نام شامل کرنے کی سہولت (پیدائش کے 15 سال کے اندر) کام کے تین دنوں میں مکمل ہو جائے گی۔ شادی کے سرٹیفکیٹس میں تصحیح تین دن کے اندر عمل میں لائی جائے گی جبکہ پیدائش اور موت کے سرٹیفکیٹس میں تصحیح 25 کام کے دنوں میں مکمل کی جائے گی۔ اب درخواستیں مختلف تصحیح کے لیے جمع کی جاسکتی ہیں، جیسے کہ پیدائش کے سرٹیفکیٹ میں بچے کا نام شامل کرنا، والدین کے ناموں کو درست کرنا، مستقل یا عارضی پتے کو اپ ڈیٹ کرنا، اور تاریخوں یا جنس کی غلطیوں کو درست کرنا۔ ڈیتھ سرٹیفکیٹس میں تصحیح، QR-کوڈ سے چلنے والے سرٹیفکیٹس میں تبدیلی، اور شادی کے سرٹیفکیٹس میں ترمیم کے لیے درخواستیں بھی قبول کی جا رہی ہیں۔ پیدائش اور موت کے سرٹیفکیٹس میں تصحیح 25 کام کے دنوں کے مقررہ وقت کے اندر کی جائے گی شہریوں کو ان درخواستوں کے لیے ضروری معاون دستاویزات جمع کرانے کی ضرورت ہے۔ شہری سہولت مراکز پر درخواست کے مختلف طریقہ کار کی تفصیل والے معلوماتی بورڈ آویزاں کیے جا رہے ہیں۔ درخواست دہندگان وقتاً فوقتاً سٹیزن فیسلیٹیشن سنٹر (CFC) میں Unique ID کے ذریعے اپنی درخواستوں کی حیثیت کا پتہ لگا سکتے ہیں۔ اس منفرد ID کا تذکرہ درخواست کی رسید پر ہوتا ہے۔ شہریوں کے لیے پیدائش اور موت کے سرٹیفکیٹس میں تصحیح کے لیے پورٹل کے ذریعے آن لائن درخواستیں جمع کرانے کی سہولت متعارف کرائی گئی ہے۔ درخواست کی حیثیت کو براہ راست سٹیزن فیسلیٹیشن سنٹر پر چیک کیا جا سکتا ہے، اس طرح شہریوں کی سہولت میں اضافہ ہوتا ہے۔ برہن ممبئی میونسپل کارپوریشن (BMC) کمشنر شریمتی۔ اشونی بھیڈے نے ہدایت دی ہے کہ اس سروس کے حوالے سے وسیع پیمانے پر عوامی بیداری پیدا کی جائے۔ ایڈیشنل میونسپل کمشنر (سٹی) شریمتی پراجکتا ورما لاونگارے نے ہدایت دی ہے کہ درخواست کے عمل کو آسان بنانے کے لیے سی ایف سی کے احاطے میں معلوماتی بورڈ آویزاں کیے جائیں اور یہ کہ شہریوں کو مناسب طور پر آگاہ کرنے کو یقینی بنانے کے لیے مزید عوامی بیداری مہم چلائی جائے درخواستوں سے متعلق تمام تصحیحیں RBD ایکٹ 1969 کے سیکشن 15 اور ترمیمی ایکٹ 2023 کے ساتھ ساتھ ڈائریکٹر (پرائمری) ہیلتھ سروسز، پونے (اور چیف رجسٹرار، برتھ اینڈ ڈیتھس، مہاراشٹر اسٹیٹ) کے جاری کردہ سرکلر کے مطابق کی جائیں گی۔ نمبر Ase/Munijmu/Cell-83 /Circular/Birth-Death 26/953-Registration/6807 مورخہ 18/06/2026 درخواست کے اختیارات سٹیزن فیسلیٹیشن سینٹر (CFC) پر دستیاب ہیں۔ بچے کے پیدائشی سرٹیفکیٹ کو درست کرنے کا عمل موت کے سرٹیفکیٹ کو درست کرنے کا عمل- ایک پرانے پیدائش/موت کے سرٹیفکیٹ کو نئے QR-کوڈ سے چلنے والے سرٹیفکیٹ میں تبدیل کرنا- نئی پیدائش، موت، یا نکاح نامہ کے لیے درخواست دینا۔ مختلف قسم کی درخواستوں پر کارروائی کے لیے ایک مخصوص ٹائم فریم قائم کیا گیا ہے۔ درخواست دہندگان کو مطلوبہ اصلاحات یا نئے سرٹیفکیٹس کے لیے ضروری معاون دستاویزات جمع کرانے کی ضرورت ہے۔ معیاری سروس لیول ایگریمنٹ (SLA) کے مطابق، شہریوں کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ کئی عوامل کو نوٹ کریں جو پروسیسنگ کے اوقات کو متاثر کر سکتے ہیں: سول رجسٹریشن سسٹم (CRS) کی ویب سائٹ اور انٹرنیٹ کنیکٹیویٹی کی دستیابی؛ موجودہ جسمانی ریکارڈ کی دستیابی؛ متعلقہ محکمے کے کام کا بوجھ اور حکومت ہند کے رہنما خطوط کے مطابق پرانے سرٹیفکیٹس کی منظوری کے عمل۔ نتیجتاً، جبکہ درخواست کی کارروائی کے لیے ایک معیاری آفس ٹائم فریم کی وضاحت کی گئی ہے، جاری کرنے کے لیے درکار اصل وقت ان عملی رکاوٹوں کی بنیاد پر مختلف ہوسکتا ہے۔ پرانے پیدائش/موت کے سرٹیفکیٹس کو نئے QR-کوڈڈ سرٹیفکیٹس میں تبدیل کرنے کی سہولت دستیاب ہے پرانے پیدائش یا موت کے سرٹیفکیٹس کو نئے QR-کوڈڈ سرٹیفکیٹس میں تبدیل کرنے کے لیے درخواستیں قبول کرنے کے لیے سٹیزن فیسلیٹیشن سینٹر میں ایک مخصوص کاؤنٹر قائم کیا گیا ہے۔ QR-کوڈڈ سرٹیفکیٹ کا اجراء اصل پرانے سرٹیفکیٹ کی دستیابی اور برہان ممبئی میونسپل کارپوریشن (BMC) کے وارڈ سطح کے ریکارڈ کے خلاف تصدیق سے مشروط ہے۔ بی ایم سی کے محکمہ صحت عامہ نے واضح کیا ہے کہ اگر ریکارڈ دستیاب نہیں ہے یا مقامی سطح پر اس کا پتہ نہیں لگایا جاسکتا ہے تو تاخیر ہوسکتی ہے۔ اس تبدیلی کے لیے درخواست دینے کے لیے، پیدائش یا موت کے سرٹیفکیٹ کی اصل کاپی جمع کرانی ہوگی۔ مزید برآں، میونسپل کارپوریشن کے پاس موجود متعلقہ ریکارڈ محکمہ صحت کے ذریعے حاصل کیا جائے گا۔ BMC کا مقصد تقریباً 25 کام کے دنوں کے اندر تبدیل شدہ QR کوڈڈ پیدائش یا موت کا سرٹیفکیٹ جاری کرنا ہے۔

ممبئی مانخورد اے ٹی ایم کارڈ تبدیل کر دھوکہ دہی دو ملزمین گرفتار

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی اے ٹی ایم کارڈ تبدیل کرکے دھوکہ دہی کرنے والے دو ملزمین کو ممبئی پولس نے گرفتار کرنے کا دعویٰ کیا ہے۔ ۵ اگست کو شکایت کنندہ منگل موتی جنکشن پر اے ٹی ایم سینٹر میں رقم نکالنے کے لئے گئی تھی اے ٹی ایم سے پیسہ نکالتے وقت نامعلوم شخص جو ان کے پیچھے کھڑا تھا اس نے کارڈ کا پین دیکھا اس کے بعد ہاتھ کی چالاکی سے اے ٹی ایم کا راڈ تبدیل کردیا ۱۹ ہزار روپے نکال لئے پولس نے اس معاملہ میں دھوکہ دہی کا کیس درج کرکے اس کی تفتیش شروع کردی پولس کو جائے وقوع کی سی سی ٹی وی سے تین مشکوک افراد نظر آئے تھے جو اے ٹی ایم کارڈ سے رقم نکالتے ہوئے پائے گئے تھے اس کے بعد پولس نے سی سی ٹی وی فوٹیج کی مدد سے ملزمین کی شناخت کر لی بعدازاں انہیں گرفتار کرلیا گیا ملزمین کی شناخت قاسم علی برکت علی ۳۰، پرویز اکبر علی شیخ ۳۸ سالہ دونوں کلیان کے ساکن ہے ان دونوں سے متعلق پولس مزید تفتیش کررہی ہے اس کے ساتھ ہی پولس یہ بھی معلوم کررہی ہے کہ یہ دونوں نے اس سے قبل کتنے لوگوں سے یہ دھوکہ دہی کی ہے۔ یہ کارروائی ڈی سی پی سمیر شیخ نے ایڈیشنل کمشنر دھننجے کلکرنی کی ایماپر کی ہے۔

اسکولی بچوں کی خوراک میں چربی

شکر اور سوڈیم کی حد مقرر کرنے کی تیاری: محکمہ

ہندستانی فوڈ سیفٹی اینڈ اسٹینڈرڈز اتھارٹی (ایف ایس ایس اے آئی) نے اسکولوں میں بچوں کے لیے محفوظ اور متوازن غذا سے متعلق قوانین کے تحت اضافی چربی، اضافی شکر اور سوڈیم کی زیادہ مقدار والی غذائی اشیاء کی نشاندہی کے لیے ایک مخصوص حد مقرر کرنے کی تجویز پیش کی ہے۔ ہندستانی فوڈ سیفٹی اینڈ اسٹینڈرڈز اتھارٹی (ایف ایس ایس اے آئی) نے اسکولوں میں بچوں کے لیے محفوظ اور متوازن غذا سے متعلق قوانین کے تحت اضافی چربی، اضافی شکر اور سوڈیم کی زیادہ مقدار والی غذائی اشیاء کی نشاندہی کے لیے ایک مخصوص حد مقرر کرنے کی تجویز پیش کی ہے۔ ۱۰ راگست کو ''ایکسٹرا آرڈینری گزٹ آف انڈیا'' میں شائع شدہ مسودہ ضوابط کے مطابق ٹھوس غذائی شے میں فی ۱۰۰ رگرام ۴ راعشاریہ ۲ رگرام سے زیادہ اضافی چربی ہونے پر اسے زیادہ چربی والی غذا مانا جائے گا۔ مائع غذائی اشیاء کے معاملے میں فی ۱۰۰ رملی لیٹر ایک اعشاریہ ۵ رگرام سے زیادہ اضافی چربی ہونے پر وہ اس زمرے میں آئے گی۔ جبکہ شکر کے لیے بھی الگ حد تجویز کی گئی ہے۔ کسی ٹھوس غذائی شے میں فی ۱۰۰ رگرام ۳ رگرام سے زیادہ اضافی شکر ہونے پر اسے زیادہ شکر والی غذا مانا جائے گا۔ مائع غذائی شے میں فی ۱۰۰ رملی لیٹر ۲ رگرام سے زیادہ اضافی شکر ہونے پر وہ زیادہ شکر کے زمرے میں آئے گی۔ اسی طرح سوڈیم کے لیے ٹھوس غذائی اشیاء میں فی ۱۰۰ رگرام صفر اعشاریہ ۶۲۵ رگرام سے زیادہ اور مائع غذائی اشیاء میں فی ۱۰۰ رملی لیٹر صفر اعشاریہ ۱۷۵ رگرام کی حد تجویز کی گئی ہے۔ اس سے زیادہ مقدار ہونے پر متعلقہ غذائی شے کو زیادہ سوڈیم والی مانا جائے گا۔ واضح رہے کہ مرکزی حکومت کے منصوبے کے تحت چلنے والے مڈ ڈے میل پروگرام میں مبینہ ناقص غذائیت کی شکایات درج کی جارہی ہیں، جہاں اسکولی بچوں کو غیر معیاری کھانا فراہم کیا جارہا ہے، اس کے علاوہ ان کھانوں میں تغذیہ کو مکمل طور پر نظرانداز کیا جاتا ہے، اس کے نتیجے میں بچوں کی نشوونما متاثر ہوتی ہے، فوڈ سیفٹی محکمہ کا یہ مسودہ ان بچوں کو متوازن غذا فراہم کرنے میں اہم کردار ادا کرے گا۔

ممبئی راہگیر پہلے ،پیڈسٹرین فرسٹ مہم کے تحت

ملنڈ میں فٹ پاتھوں سے غیر مجاز دکانیں، ہاکر ہٹا دیئے گئے

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) 40 رین شیلٹرز، 08 غیر مجاز دکانیں، 30 ہاکرز، 06 گاڑیوں کے راستے ہٹائے گئے، ممبئی میونسپل کارپوریشن کے S,T اور N محکموں کی مشترکہ کارروائی۔ ممبئی میونسپل کارپوریشن ممبئی کے علاقے (ممبئی شہر اور مضافات) میں 'پیدل چلنے والے پہلے' مہم کو نافذ کر رہی ہے۔ اس کے تحت آج (11 اگست 2026) ملنڈ علاقے میں 40 رین شیلٹرز، 08 غیر مجاز دکانوں اور فٹ پاتھوں پر رکاوٹیں کھڑی کرنے والے 30 ہاکروں کو ہٹا دیا گیا۔ یہ کارروائی میونسپل کارپوریشن کے T،S اور N ڈویژنوں نے مشترکہ طور پر کی ہے۔ ہائی کورٹ کی ہدایات کے مطابق میونسپل کمشنر اشونی بھیڈے کی رہنمائی میں ممبئی میونسپل کارپوریشن فٹ پاتھوں پر غیر مجاز ہاکروں اور تجاوزات کو فوری طور پر ہٹانے اور فٹ پاتھوں کو رکاوٹوں سے پاک بنانے کے لیے 'پیڈسٹرین فرسٹ' مہم کو مؤثر طریقے سے نافذ کر رہی ہے۔ اسی سلسلے میں ڈپٹی کمشنر (زون- 6) سنتوش کمار دھونڈے کی رہنمائی میں اسسٹنٹ کمشنر (ٹی ڈویژن) کی قیادت میں مشترکہ مہم چلائی گئی۔ اسسٹنٹ کمشنر (ایس ڈویژن) سمرین سید، اسسٹنٹ کمشنر (این ڈویژن) جے دیپ موریہ کارروائی میونسپل کارپوریشن کے ٹی زون میں رام رتن ترویدی مارگ، جواہر لعل نہرو مارگ، سیورام للوانی مارگ، رتن جی ہیر جی بھوگراج مارگ، جھاویر مارگ اور گنیش گاوڑے مارگ کے ساتھ ساتھ لوک مانیہ تلک مارگ کے لوک مانیا تلک مارگ کے علاقوں میں (مغربی) میں کی گئی۔ اس میں فٹ پاتھوں پر بنائے گئے 40 رین شیلٹرز، 08 غیر مجاز دکانیں، 30 ہاکرز اور 06 کیرتج ویز کو ہٹا دیا گیا جو فٹ پاتھوں پر رکاوٹیں کھڑی کر رہے تھے۔ اس کے علاوہ فٹ پاتھوں میں رکاوٹیں ڈالنے والا مواد بھی ضبط کیا گیا۔ یہ آپریشن 10 گاڑیوں، 05 ڈمپرز، 05 جے سی بیز اور دیگر آلات کے ساتھ ساتھ 13 سیکنڈری انجینئرز، 07 لائسنسنگ انسپکٹرز، زون 6 میں کام کرنے والے 66 کارکنوں کی مدد سے کیا گیا۔ اس وقت پولیس کی مناسب سیکیورٹی تعینات تھی۔ دریں اثنا، میونسپل انتظامیہ پیدل چلنے والوں کے لیے رکاوٹوں سے پاک اور آسان فٹ پاتھ فراہم کرنے کے لیے پرعزم ہے۔ تاہم، کوئی بھی فٹ پاتھ پر رکاوٹیں پیدا نہ کرے اور نہ ہی غیر مجاز تعمیرات کرے۔ میونسپل انتظامیہ کی طرف سے بتایا جا رہا ہے کہ اگر ایسا ہوا تو سخت کارروائی کی جائے گی۔ اس مہم کا بنیادی مقصد ممبئی کے فٹ پاتھوں کو ہاکرس، غیر قانونی دکانوں اور دیگر رکاوٹوں سے پاک کرنا ہے تاکہ پیدل چلنے والوں کو محفوظ اور آسان راستہ فراہم کیا جاسکے۔ میڈ ڈے کی رپورٹ کے مطابق، بی ایم سی کے S،T اور N وارڈز نے ملنڈ میں ایک مشترکہ کارروائی انجام دی جس کے تحت درج ذیل تجاوزات کو ہٹایا گیا۔

نشہ سے پاک ممبئی پولس بھی مستعد

۱۴سو سے زائد پان ٹپری اسکول اور کالجوں کے قرب وجواز سے ہٹائی گئی

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی ڈرگس فری ممبئی ڈرگس سے پاک ممبئی کے تحت پان ٹپری پان خانوں کے خلاف کارروائی میں ممبئی پولس و کرائم برانچ نے شدت پیدا کردی ہے منشیات کے خلاف مہاراشٹر کے وزیر اعلی دیویندر فڑنویس نے مہم شروع کررکھی ہے اسی کی مناسبت سے ممبئی میں منشیات فروشوں سمیت پان ٹپری کے خلاف کارروائی شروع کی گئی ہے۔ ڈرگس فری ممبئی جولائی سے ہی شروع تھی ہر پولس اسٹیشنوں کی حدود میں پان ٹپریوں کے خلاف کارروائی شروع کی گئی تھی، یہ پان ٹپری پان خانے یہاں ممبئی میں اسکولوں کالجوں کے پاس تھے یہاں منشیات فروشی کی بھی شکایت پولس کو موصول ہورہی تھی اسی مناسبت سے پولس نے ان پان ٹپریوں کے خلاف کارروائی کے ساتھ انہیں منہدم بھی کیا ہے۔ ممبئی پولس کمشنر دیوین بھارتی کی ایماپر پان ٹپریوں پرکارروائی شروع کی گئی ہے قانون کی خلاف ورزی کرنے والی پان ٹپریوں کو منہدم ومسمار کیا گیا ہے ۱۴۹۷ پان ٹپریوں کو ہٹایا گیا ہے۔ جس میں متعدد زون میں کارروائی کی گئی ساؤتھ ممبئی میں سب سے زیادہ ۴۰۰ سو پان ٹپری پرکارروائی کی گئی ہے تمام زون اور ریجن کے سطح پر کارروائی کی گئی ہے نوجوان نسلوں میں نشہ کی لعنت کے خاتمہ کے لیے سرکار اور پولس پرعزم ہے اور یہ کارروائی جاری رہے گی ممبئی کو نشہ سے پاک کرنے کے لیے کارروائی کا آغاز ممبئی پولس کمشنر دیوین بھارتی نے کی تھی نشہ کے خلاف بیداری مہم بھی اسکولوں اور کالجوں میں جاری ہے یہ اطلاع آج یہاں ممبئی ڈی سی پی راج تلک روشن نے دی ہے۔ ممبئی پولیس نے تعلیمی اداروں کے اردگرد سے 1400 سے زائد پان کی ٹپریوں (دکانوں) کو ہٹا دیا ہے تاکہ نوجوان نسل اور طلبہ کو نشہ آور اشیاء سے دور رکھا جاسکے۔ اسکولوں اور کالجوں کے قریبی علاقوں کو نشانہ بنایا گیا تاکہ طلبہ تک نشیلی اشیاء کی رسائی روکی جاسکے۔ نشہ سے پاک ممبئی مہم کے تحت پولیس انتہائی مستعدی سے کام کررہی ہے۔ ایسی تمام دکانوں کو ہٹایا جارہا ہے جو قوانین کی خلاف ورزی کرتے ہوئے تعلیمی اداروں کے ممنوعہ دائرے (100 میٹر کے اندر) چل رہی تھیں۔ کیا آپ تعلیمی اداروں کے آس پاس سگریٹ اور تمباکو کی فروخت سے متعلق قوانین کی معلومات چاہتے ہیں؟ ڈرگس فری ممبئی مہم کے تحت ممبئی پولیس نے جولائی 2026 میں ایک بڑی کارروائی کرتے ہوئے شہر بھر سے 1,497 غیر قانونی ڈھانچوں اور پان کی ٹپریوں (خانوں) کو ہٹا دیا ہے۔ اس مہم کا بنیادی مقصد تعلیمی اداروں کے آس پاس منشیات کی فروخت اور غیر قانونی سرگرمیوں کو روکنا ہے۔

مالیگاؤں: میکس اسٹیپس فاؤنڈیشن کی جانب سے نشہ اور غنڈہ گردی کے خلاف مہا ریلی کامیاب

۱۰ رہزار سے زائد طلباء کی شرکت، گونجتے رہے انقلاب زندہ باد کے نعرے

مالیگاؤں: (نامہ نگار) مالیگاؤں شہر نے آج صبح ایک ایسا منظر دیکھا جس نے شہر کی سماجی تاریخ میں ایک نئی اور امید افزا داستان رقم کردی۔ صبح 10 بجے شہر کی فضائیں ''انقلاب زندہ باد''، ''نشہ مکت مالیگاؤں'' اور ''غنڈہ گردی مکت مالیگاؤں'' کے فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھیں اور دیکھتے ہی دیکھتے ہزاروں طلباء کا ایک عظیم الشان انسانی سیلاب نشہ، منشیات اور بڑھتی ہوئی غنڈہ گردی کے خلاف سڑکوں پر امڈ آیا۔ میکس اسٹیپس فاؤنڈیشن کے زیرِ اہتمام منعقدہ اس تاریخی مہا ریلی میں مالیگاؤں شہر کے مختلف اسکولوں کے 10 ہزار سے زائد طلباء وطالبات نے شرکت کرکے نہ صرف نشہ اور منشیات کے خلاف اپنی آواز بلند کی بلکہ یہ دوٹوک پیغام بھی دیا کہ مالیگاؤں کی نئی نسل اپنے مستقبل کو نشے، جرائم، غنڈہ گردی اور سماجی برائیوں کے حوالے کرنے کے لیے تیار نہیں۔ میکس اسٹیپس فاؤنڈیشن کی اس غیر معمولی مہم میں شہر کی معروف تعلیمی درسگاہوں شیدا اسکول، پیراڈائز، اے ٹی ٹی ہائی اسکول، تہذیب، شیخ عثمان، جمہور، ہارون انصاری سمیت متعدد اسکولوں کے طلباء نے بھرپور جوش وخروش کے ساتھ شرکت کی۔ اس کے علاوہ جے اے ٹی کیمپس، سردار کیمپس، ٹی ایم کیمپس اور حرا انگلش میڈیم کیمپس کے طلباء بھی بڑی تعداد میں اس تاریخی ریلی کا حصہ بنے۔ ہر اسکول کے طلباء اپنے معصوم ہاتھوں میں نشہ مخالف نعروں اور پیغامات پر مشتمل تختیاں اٹھائے ہوئے تھے۔ معصوم چہروں پر عزم، آنکھوں میں بہتر مستقبل کے خواب اور لبوں پر نشہ مخالف نعرے اس بات کی گواہی دے رہے تھے کہ مالیگاؤں کی نئی نسل اپنے شہر کو ایک محفوظ، صحت مند، تعلیم یافتہ اور پُرامن شہر کے طور پر دیکھنا چاہتی ہے۔ اس موقع پر مالیگاؤں شہر کے میونسپل کمشنر رویندر جادھو، میسز نسرین شیخ، گٹ نیتا خالد حاجی، نکھل پوار، پروفیسر رضوان خان سر، رئیس سر کلرک، لیاقت شیدا سر، اعجاز شاہین سمیت مختلف ہائی اسکولوں کے ہیڈ ماسٹرس، فزیکل ٹیچرس اور دیگر ذمہ داران نے شرکت کرکے اس مہم کے ساتھ اپنی وابستگی کا اظہار کیا۔ میکس اسٹیپس فاؤنڈیشن کے چیئرمین رضوان بیٹری والا کی قیادت میں فاؤنڈیشن کی پوری ٹیم نے پروگرام کی کامیابی کے لیے بھرپور محنت کی، جبکہ شیداء ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے سکریٹری لیاقت شیدا سمیت دیگر ذمہ داران بھی اس موقع پر موجود رہے۔ مہا ریلی کی سب سے نمایاں خصوصیت اس کا پُرجوش ماحول اور منفرد نظامت تھی۔ لیاقت شیدا سر اور عبداللہ مبارک نے اپنی برجستہ، پُرجوش اور دل کو چھو لینے والی نظامت کے ذریعے پروگرام میں ایسی جان ڈال دی کہ ہزاروں طلباء اور شرکاء مسلسل جوش وولولے کے ساتھ اس مہم سے جڑے رہے۔ ان کی مؤثر گفتگو، بروقت اعلانات اور نشہ مخالف پیغامات نے ریلی کے مقصد کو مزید نمایاں اور اثر انگیز بنا دیا۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے میونسپل کمشنر رویندر جادھو، میسز نسرین شیخ، خالد حاجی، رضوان بیٹری والا اور دیگر مقررین نے نشہ اور منشیات کے تباہ کن اثرات پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ مقررین نے کہا کہ نشہ صرف ایک فرد کو تباہ نہیں کرتا بلکہ اس کے اثرات پورے خاندان، معاشرے اور آنے والی نسلوں تک پہنچتے ہیں۔ نشہ تعلیم سے دوری، صحت کی خرابی، کردار کی کمزوری، خاندانی انتشار اور جرائم کے فروغ کا ایک بڑا سبب بن سکتا ہے، اس لیے اس کے خلاف جنگ کو محض تقریروں، نعروں یا ایک روزہ پروگرام تک محدود نہیں رکھا جاسکتا۔ والدین، اساتذہ، انتظامیہ، پولیس، سماجی تنظیموں اور عام شہریوں کو مل کر مستقل اور عملی جدوجہد کرنا ہوگی۔ میکس اسٹیپس فاؤنڈیشن کے چیئرمین رضوان بیٹری والا نے اپنے خطاب میں مالیگاؤں میں باقاعدہ نشہ مکت سینٹر قائم کرنے کا مطالبہ کیا تاکہ نشے کے عادی افراد اور ان کے خاندانوں کی مؤثر رہنمائی اور مدد کی جاسکے۔

نفرت کی دیواروں پر محبت کی دستک

محمد رضا نوری (ناسک سٹی) پڑوس میں رہنے والے ہندو اور مسلمان ایک دوسرے کے حقیقی سکھ دکھ کے ساتھی

ہوتے ہیں۔ بیماری ہو یا خوشی، سب سے پہلے پڑوسی ہی دوڑ کر آتا ہے، چاہے اس کا مذہب کچھ بھی ہو۔ بازاروں میں ایک ہندو دکاندار کا گاہک مسلمان ہے، اور ایک مسلمان کاریگر کی بنائی ہوئی چیزیں ہندو بھائی خریدتے ہیں۔ یہ معاشی اور سماجی تانا بانا ایک دوسرے پر بھروسے کے بغیر چل ہی نہیں سکتا۔ ملک میں ایسے بیسیوں واقعات سامنے آتے ہیں جہاں کسی ہندو مریض کی جان بچانے کے لئے کسی مسلم نوجوان نے اپنا رمضان کا روزہ توڑ کر یا افطار سے پہلے خون کا عطیہ دیا، اور اسی طرح ہندو بھائیوں نے مسلم مریضوں کے لئے پلازما یا خون کا انتظام کیا۔ کووڈ-19 کی وباء کے دوران جب اپنوں نے ساتھ چھوڑ دیا تھا، تب ممبئی، ناسک، دہلی اور لکھنؤ جیسے شہروں میں مسلم نوجوانوں کی تنظیموں نے آگے بڑھ کر کورونا سے فوت ہونے والے ہندو بھائیوں کا پورے ہندو رواج (ارتھی اٹھانا اور شمشان گھاٹ پہنچانا) کے مطابق انتم سنسکار کیا۔ درگاہوں پر ہندو عقیدت مند: خواجہ غریب نواز (اجمیر شریف) سید مخدوم اشرف (کچھوچھہ شریف) پیر موسیٰ قادری (چالیس گاؤں) سید منور علی شاہ قادری (الہ آباد) نظام الدین اولیاء (دہلی) اور حاجی علی (ممبئی) حضرت پیر سید صادق شاہ حسینی (ناسک) جیسی صوفیانہ درگاہوں پر جانے والے زائرین میں مسلمانوں سے زیادہ یا ان کے برابر ہندو بھائی شامل ہوتے ہیں، جو مشترکہ عقیدت کی سب سے بڑی مثال ہے۔ لکھنؤ یونیورسٹی کے کیمپس سے بھائی چارے کی ایک خوبصورت تصویر سامنے آئی تھی جہاں مسلم طلباء کیمپس میں نماز باجماعت ادا کررہے تھے اور ان کے ہندو دوست ان کی حفاظت کے لئے چاروں طرف کھڑے تھے۔ نماز کے بعد افطار کے وقت دونوں برادریوں کے طلباء نے ایک ساتھ بیٹھ کر روزہ افطار کیا اور محبت کی مثال قائم کی۔ کانوڑ یاترا میں مدد: یوپی میں ساون کے مہینے میں نکلنے والی کانوڑ یاترا کے دوران اکثر ایسی ویڈیوز اور مناظر سامنے آتے ہیں جہاں مقامی مسلمان سڑکوں پر کھڑے ہوکر ہندو زائرین (کانوڑیوں) پر پھول برساتے ہیں، ان کے لئے پانی اور میڈیکل کیمپ لگاتے ہیں اور ان کے پیروں کے چھالوں پر مرہم لگاتے ہیں۔ غازی آباد میں حاجی کا استقبال: غازی آباد میں جب ایک مسلم شہری حج کی سعادت حاصل کرنے کے لئے روانہ ہورہے تھے، تو ان کے ہندو پڑوسیوں نے جمع ہوکر انہیں پھولوں کے ہار پہنائے اور نیک تمناؤں کے ساتھ الوداع کیا۔ پورے ہندوستان کے یہ زمینی حقائق اس بات کا جیتا جاگتا ثبوت ہیں کہ عام انسان کے دل میں نفرت نہیں، بلکہ صرف اور صرف محبت، رواداری اور انسانیت ہوتی ہے۔

اپنی تجارت کو نئی بلندیوں پر لے جائیں

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا پروڈکٹ یا سروس پورے مہاراشٹر کے قارئین تک پہنچے؟
ممبئی رابطہ کے ساتھ اپنی کاروباری شناخت کو مضبوط کریں۔

ہم پیش کرتے ہیں:

شہر کے قارئین تک پہنچنے کا سنہری موقع
روزانہ شائع ہونے والا پرچم دار اخبار
تجارتی اشتہارات کیلئے منفرد اور مؤثر پلیٹ فارم
آپ کے کاروبار کی شناخت اور فروخت میں اضافہ

رابطہ کریں: 75061 00010 = 70399 66616
ای میل کریں: mumbairaabta@gmail.com

ابھی اشتہار بک کریں اور اپنی تجارت کو قارئین تک پہنچائیں!

دینی تعلیمی بورڈ جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے زیر اہتمام پاتور ضلع آکولہ میں تربیتی ورکشاپ کا انعقاد

مکاتب دینیہ کے استحکام، نوجوانوں کی اصلاح، خواتین و بالغوں کی دینی تعلیم اور مثالی مساجد کے قیام پر زور

پاتور، ضلع آکولہ: (پریس ریلیز) دینی تعلیمی بورڈ جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے زیرِ اہتمام دینی تعلیمی بورڈ جمعیۃ علماء تحصیل پاتور، ضلع آکولہ کے تحت ایک اہم تربیتی ورکشاپ آج بتاریخ 11 راگست 2026ء، بروز منگل بمقام مسجد عائشہ، یوسف کالونی، شاہ بابو، پاتور، ضلع آکولہ منعقد ہوا۔ ورکشاپ کا مقصد مکاتبِ دینیہ کو منظم و مستحکم کرنا، ائمہ و معلمین کی تربیت، نوجوان نسل کی دینی و اخلاقی اصلاح اور معاشرے میں دینی تعلیم کے فروغ کے لیے عملی جدوجہد کو تیز کرنا تھا۔ یہ پروگرام حضرت مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب (صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر) کی سرپرستی اور حضرت مولانا مفتی محمد روشن شاہ صاحب قاسمی، (صدر دینی تعلیمی بورڈ جمعیۃ علماء مہاراشٹر) کی زیرِ نگرانی منعقد ہوا، جبکہ پروگرام کی صدارت حضرت مولانا سید وصی اللہ صاحب، صدر جمعیۃ علماء ضلع آکولہ نے فرمائی۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے حضرت مولانا محمد ابراہیم قاسمی صاحب (جنرل سکریٹری دینی تعلیمی بورڈ) نے موجودہ پُرفتن حالات کے تناظر میں دینی تعلیم اور مکاتب دینیہ کی اہمیت پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ آج ضرورت اس بات کی ہے کہ ہمارے اندر دینی فکر اور اپنی نسلوں کی اصلاح کا جذبہ پیدا ہو۔ اگر ہم اپنی آنے والی نسلوں کو دین، قرآن اور اسلامی تہذیب سے مضبوطی کے ساتھ جوڑنا چاہتے ہیں تو مکاتبِ دینیہ کا قیام، استحکام اور منظم انداز میں ان کا نظام چلانا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔ انہوں نے والدین، ائمہ اور ذمہ داران کو متوجہ کرتے ہوئے کہا کہ بچوں کو باقاعدگی کے ساتھ مکاتب سے وابستہ کیا جائے، تاکہ وہ قرآنِ کریم، بنیادی دینی مسائل، اسلامی عقائد، عبادات اور اسلامی آداب سے واقف ہوسکیں اور ان کی دینی بنیاد مضبوط ہو۔ انہوں نے نوجوان نسل کی اصلاح پر خصوصی توجہ دینے، خواتین کے مکاتب کے قائم کرنے، بالغ مردوں کے مکاتب اور مثالی مسجد کا تصور پیش کرنے، عصری تعلیم کے ساتھ دینی تربیت دینے، ائمہ و معلمین کی مسلسل تربیت کرنے، اجتماعی جدوجہد کا عزم کرنے کی طرف شرکاء کی توجہ مبذول کرائی۔ شرکائے ورکشاپ نے دینی تعلیمی بورڈ کی اس تربیتی کاوش کو وقت کی اہم ضرورت قرار دیتے ہوئے مکاتب کے نظام کو مضبوط بنانے اور نئی نسل کی دینی و اخلاقی تربیت کے لیے اپنی جدوجہد جاری رکھنے کے عزم کا اظہار کیا۔ اس موقع پر مولانا مفتی عبدالحکیم صاحب، صدر جمعیۃ علماء تحصیل پاتور، قاری توصیف احمد خان صاحب، نائب صدر جمعیۃ علماء ضلع آکولہ، ماسٹر محمد نزیر صاحب، جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء تحصیل پاتور، مولانا محمد فاروق صاحب، صدر جمعیۃ علماء شہر پاتور، مولانا منظور صاحب، سکریٹری دینی تعلیمی بورڈ جمعیۃ علماء تحصیل پاتور، ماسٹر یونس صاحب سمیت جمعیۃ علماء، دینی تعلیمی بورڈ کے اراکین و کارکنان اور مختلف مکاتب کے ذمہ داران نے بھرپور تعداد میں شرکت کی۔ دینی تعلیمی بورڈ جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے زیرِ اہتمام پاتور (ضلع اکولہ) میں اساتذہ اور ناظمین کے لیے ایک اہم تربیتی ورکشاپ کا انعقاد کیا گیا، جس کا بنیادی مقصد مکاتبِ دینیہ کے نظام کو مزید فعال بنانا اور بچوں کی اسلامی خطوط پر تربیت کرنا ہے۔

کولمبیا میں 7.4 شدت کا زلزلہ کم از کم 213 افراد ہلاک اور 570 زخمی

سی این این نے کولمبیا کی ایسوسی ایشن آف کیپیٹل سٹیز کے حوالے سے یہ اطلاع دی ہے

پریرا: کولمبیا میں پیر کے روز 7.4 شدت کے زلزلے کے بعد کم از کم 132 افراد ہلاک اور 570 دیگر زخمی ہو گئے ہیں۔ سی این این نے کولمبیا کی ایسوسی ایشن آف کیپیٹل سٹیز کے حوالے سے یہ اطلاع دی ہے۔ ایسوسی ایشن نے بتایا کہ صدر کے ساتھ آفات سے نمٹنے کے لیے منعقدہ اجلاس میں شرکت کے دوران سامنے آنے والی معلومات کے مطابق صرف پریرا شہر میں 60 افراد کی ہلاکت کی اطلاع ہے۔ ایسوسی ایشن کے مطابق ملک کے 5 دارالحکومتوں میں ریڈ الرٹ جاری کر دیا گیا ہے۔ اس نے بتایا کہ 86 عمارتیں منہدم ہوگئی ہیں جبکہ 7 ہوائی اڈوں پر سرگرمیاں معطل کردی گئی ہیں۔ نیو یارک ٹائمز کے مطابق تقریباً 500000 آبادی والا شہر پریرا زلزلے کے مرکز سے 64 کلومیٹر سے بھی کم فاصلے پر واقع ہے۔ کولمبیا کے کئی شہروں میں زلزلے کے جھٹکے محسوس کیے گئے۔ دارالحکومت بوگوٹا میں بھی زلزلے کے بعد الارم بج اٹھے اور کئی عمارتوں میں موجود لوگوں نے احتیاطی طور پر سڑکوں پر نکل کر پناہ لی۔ اس سے قبل صدر ابیلاردو ڈی لا ایسپریلا نے بتایا تھا کہ 1577 رہائشی عمارتوں کو نقصان پہنچا ہے جبکہ 37 عمارتیں مکمل طور پر تباہ ہوگئی ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ 60 سے زائد عمارتیں منہدم ہوچکی ہیں جبکہ 18 طبی مراکز اور 52 اسکولوں کو بھی نقصان پہنچا ہے۔ کولمبیا کے مغربی وسطی علاقے میں واقع ریاست ریسارالدا سب سے زیادہ متاثرہ علاقہ بن کر سامنے آئی ہے۔ ریسارالدا کے گورنر خوان ڈیاگو پاتیانو نے ریڈیو اسٹیشن بلو ریڈیو کو بتایا کہ اس

علاقے میں بڑے پیمانے پر نقصان ہوا ہے۔ صدر ڈی لا ایسپریلا نے ایک بیان میں کہا کہ انہوں نے زلزلے سے ہونے والے نقصانات سے نمٹنے کے لیے ہنگامی کمیٹی تشکیل دی ہے۔ انہوں نے متاثرہ افراد کے تحفظ کے لیے حکومت کی جانب سے ہر ممکن اقدام کرنے کا وعدہ کیا اور کہا کہ وہ خود امدادی کارروائیوں کی قیادت کریں گے تاکہ ملک کو زلزلے کے بعد کی صورتحال سے نکالا جاسکے۔ امریکی جیولوجیکل سروے کے مطابق زلزلہ مقامی وقت کے مطابق صبح تقریباً 7:34 بجے ریکارڈ کیا گیا۔ اس کا مرکز کولمبیا کے چوکوا علاقے میں سان خوسے ڈیل پالمر کے قریب تھا جو دارالحکومت بوگوٹا سے تقریباً 280 کلومیٹر مغرب میں واقع ہے۔ زلزلے کی گہرائی 107 کلومیٹر ریکارڈ کی گئی۔ سی این این کے مطابق کولمبیا کے شمال مغربی علاقے چوکوا کی گورنر نوبیا کیرولینا کورڈوبا کوری نے تصدیق کی کہ علاقائی دارالحکومت کوئبدو میں متعدد افراد زخمی ہوئے ہیں اور عمارتوں کو شدید نقصان پہنچا ہے۔

انہوں نے مزید جھٹکوں کے امکان پر بھی تشویش ظاہر کی۔ دریں اثنا بوگوٹا کے میئر کارلوس ایف گالان نے ایکس پر اعلان کیا کہ زلزلے سے متاثرہ علاقوں کے لیے امدادی سامان جمع کرنے کی خاطر 6 مراکز قائم کیے جارہے ہیں۔ ان مراکز پر پینے کا پانی۔ کمبل۔ لحاف۔ چٹائیاں۔ غیر خراب ہونے والی خوراک۔ ذاتی صفائی کا سامان اور ابتدائی طبی امداد کا سامان جمع کیا جائے گا۔ میئر نے کہا کہ بوگوٹا میں اب تک زلزلے سے کسی بڑے نقصان کی اطلاع نہیں ملی ہے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ قومی حکومت کے ساتھ مل کر 100 امدادی کارکنوں کو سب سے زیادہ متاثرہ شہروں میں بھیجنے کے انتظامات مکمل کر لیے گئے ہیں تاکہ تلاش اور بچاؤ کی کارروائیوں میں مدد کی جاسکے۔ انہوں نے کہا کہ انتظامیہ صورتحال کا فوری جواب دینے کے لیے تیار ہے اور متاثرہ افراد کی مدد کے لیے تمام ممکنہ اقدامات جاری رکھے گی۔ کولمبیا میں آنے والے 4.7 شدت کے خوفناک زلزلے کے نتیجے میں ہلاکتوں کی تعداد بڑھ کر 164 ہو گئی ہے جبکہ 570 سے زائد افراد زخمی ہیں۔ یہ گزشتہ ایک دہائی میں ملک کا سب سے طاقتور ترین زلزلہ ریکارڈ کیا گیا ہے۔ زلزلے کا مرکز مغربی کولمبیا کے علاقے چوکو کے شہر سان خوسے ڈیل پالمار کے قریب تھا۔ حکومت نے ملک میں قومی آفت (نیشنل ایمرجنسی) کا اعلان کردیا ہے۔ زلزلے سے کم از کم 68 عمارتیں مکمل طور پر تباہ ہوئیں۔ کیلی (Cali) شہر میں بھی 20 سے زائد عمارتیں زمین بوس ہوئیں جہاں 188 افراد لاپتہ ہیں۔

چین کا لانگ مارچ 7A راکٹ لفٹ آف کے فوراً بعد پھٹ کر تباہ

بیجنگ: چین کا لانگ مارچ 7A راکٹ ہینان میں وینچانگ اسپیس لانچ سائٹ سے اڑان بھرنے کے فوراً بعد اپنے پہلے مرحلے کی پرواز کے دوران پھٹ گیا، جس کی سروس میں داخل ہونے کے بعد راکٹ کی صرف دوسری ناکامی ہے۔ راکٹ نے اپنی چڑھائی کے ابتدائی مرحلے کے دوران، لفٹ آف کے تقریباً 85 سیکنڈ بعد بظاہر ناکامی کا سامنا کرنے سے پہلے وینچانگ سے لانچ کیا تھا۔ اس واقعے کے نتیجے میں مشن کا نقصان ہوا اور چین کی دوسری صورت میں بڑھتی ہوئی لانچنگ سرگرمی کو ایک اور دھچکا لگا۔ لانگ مارچ 7A ایک درمیانے سے بھاری لفٹ والی لانچ وہیکل ہے جسے چائنا اکیڈمی آف لانچ وہیکل ٹیکنالوجی نے تیار کیا ہے۔ یہ بنیادی طور پر سیٹلائٹس کو جیو سٹیشنری ٹرانسفر مدار (GTO) میں رکھنے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے اور یہ چین کی لانچ وہیکل فیملی کا ایک اہم حصہ ہے۔ CZ-7A لانگ مارچ 7 سے اخذ کیا گیا ہے اور یہ مائع ایندھن کے انجنوں سے چلنے والے بنیادی مرحلے کا استعمال کرتا ہے، جس کے ساتھ بوسٹر بھی ہوتے ہیں۔ اس کا ڈیزائن چین کو اعلیٰ توانائی والے مداروں کی طرف بھاری پے لوڈ شروع کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ ناکام مشن لانگ مارچ 7A کی 18 ویں پرواز تھی۔ اس واقعے کے ساتھ، راکٹ کی ناکامی کی تعداد بڑھ کر صرف دو ہو جاتی ہے، جس سے اس کی آپریشنل تاریخ میں کامیابی کی شرح نسبتاً زیادہ ہے۔ ابھی تک دھماکے کی وجہ معلوم نہیں ہوسکی ہے۔ تفتیش کاروں سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ گاڑی سے ٹیلی میٹری اور ڈیٹا کا تجزیہ کریں تاکہ یہ معلوم کیا جاسکے کہ پہلے مرحلے میں چڑھائی کے دوران کیا غلط ہوا تھا۔ ابتدائی پرواز کی ناکامی خاص طور پر اہم ہوسکتی ہے کیونکہ راکٹ کو تیزی سے بدلتے ہوئے ایروڈینامک بوجھ، شدید کمپن اور لفٹ آف سے تیز رفتار ماحول کی پرواز میں منتقلی کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔ چین نے حالیہ برسوں میں ڈرامائی طور پر اپنے لانچ کیڈنس میں اضافہ کیا ہے، لانگ مارچ فیملی اس کے مداری پروگرام کی ریڑھ کی ہڈی ہے۔ وینچانگ ملک کے کچھ طاقتور ترین راکٹوں اور مستقبل کے گہرے خلائی مشنوں کے لیے لانچنگ کا ایک بڑا مرکز بھی بن گیا ہے۔ ناکامی کے باوجود، اس واقعے سے چین کے وسیع تر لانچ پروگرام کو بنیادی طور پر تبدیل کرنے کا امکان نہیں ہے۔ تاہم، ملک کی خلائی صنعت کی طرف سے تحقیقات پر گہری نظر رکھی جائے گی کیونکہ انجینئر اس کی وجہ کی نشاندہی کرنے اور مستقبل کے CZ-7A مشنوں کے دوران دوبارہ ہونے کو روکنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ ناکامی مداری لانچنگ آپریشنز کے موروثی خطرات کو بھی اجاگر کرتی ہے، جہاں بالغ راکٹ بھی لانچ پیڈ چھوڑنے کے چند سیکنڈ کے اندر تباہ کن ناکامی کا شکار ہوسکتے ہیں۔ مارچ 2020 میں اپنی پہلی تجرباتی پرواز کی ناکامی کے بعد، گزشتہ چھ سالوں میں اس ماڈل کے راکٹ کی یہ دوسری بڑی ناکامی ہے۔ اس سے قبل یہ راکٹ درجن سے زائد کامیاب مشن مکمل کر چکا تھا۔ چینی حکام نے واقعے کی تحقیقات کے لیے ایک کمیٹی تشکیل دے دی ہے۔ چونکہ لانگ مارچ 7A راکٹ چین کے دیگر اہم خلائی پروگرامز (جیسے کہ چین کے خلائی اسٹیشن "تیانگونگ" کے لیے کارگو بھیجنا) میں استعمال ہونے والے راکٹوں سے ملتی جلتی ٹیکنالوجی اور انجن استعمال کرتا ہے، اس لیے اس ناکامی سے چین کے دیگر خلائی مشنز کی تاریخوں پر بھی اثر پڑسکتا ہے۔

گلوبل ساؤتھ میں وسائل کے پائیدار استعمال کی ضرورت

منیلا: تیزی سے بڑھتی آبادی، شہری کاری اور صنعتی ترقی کے باعث گلوبل ساؤتھ میں قدرتی وسائل پر دباؤ بڑھ رہا ہے، جس کے پیش نظر وسائل کے مؤثر اور پائیدار استعمال کو اقتصادی ترقی کا لازمی حصہ بنانے کی ضرورت پر زور دیا گیا ہے۔ ترقی پذیر ممالک میں روایتی "استعمال کرو اور پھینک دو" معاشی ماڈل کے بجائے سرکلر اکانومی اپنانے کو اہم حل قرار دیا جارہا ہے۔ اس نظام میں مصنوعات اور خام مال کو دوبارہ استعمال، مرمت اور ری سائیکل کرکے فضلے کو کم کرنے اور محدود قدرتی وسائل پر انحصار گھٹانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس تبدیلی کے لیے حکومتوں، صنعتوں اور صارفین کے درمیان تعاون کے ساتھ جدید ٹیکنالوجی، بہتر ویسٹ مینجمنٹ، قابل تجدید توانائی اور وسائل کی مؤثر کھپت میں سرمایہ کاری ضروری قرار دی گئی ہے۔ گلوبل ساؤتھ کے لیے یہ تبدیلی ماحولیاتی تحفظ کے ساتھ اقتصادی مواقع بھی پیدا کرسکتی ہے۔ پائیدار پیداوار، مقامی سطح پر ری سائیکلنگ اور گرین صنعتوں کا فروغ نئی ملازمتیں پیدا کرنے، درآمدی وسائل پر انحصار کم کرنے اور موسمیاتی تبدیلی کے اثرات کے مقابلے میں معیشتوں کو زیادہ مضبوط بنانے میں مدد دے سکتا ہے۔

چینی شہری نے امریکی فوجی سازوسامان چین کو برآمد کرنے کی کوشش کرنے کا اعتراف کیا

محکمہ انصاف نے چن پر الزام لگایا کہ اس نے حساس امریکی فوجی ٹیکنالوجیز کو چین کی طرف موڑنے کی کوشش کی

واشنگٹن ڈی سی: امریکی محکمہ انصاف کے مطابق، ایک چینی شہری کو امریکی اسلحہ برآمد کنٹرول کی خلاف ورزی کرتے ہوئے، چین کو برآمد کرنے کے لیے امریکی ساختہ فوجی سازوسامان خریدنے کی کوشش کرنے کے جرم کا اعتراف کرنے کے بعد، پیر کو امریکی وفاقی جیل میں 20 سال تک کی سزا کا سامنا ہے۔ 29 سالہ چن ڈنگ وی پر امریکی کمپنیوں کے ذریعے امریکی فوج کے لیے تیار کردہ ملٹری گریڈ سیٹلائٹ موڈیم اور ریڈیو خریدنے کی کوشش کا الزام عائد کیا گیا تھا، جنہیں امریکی آرمز ایکسپورٹ کنٹرول ایکٹ کے تحت چین کو برآمد کرنے سے روک دیا گیا ہے۔ امریکی ڈسٹرکٹ جج ڈیوڈ سام نے سالٹ لیک سٹی، یوٹاہ کی ایک وفاقی عدالت میں چن کی مجرمانہ درخواست کو قبول کرلیا اور 19 اکتوبر کو سزا سنانے کا فیصلہ کیا۔ ایک بیان میں، محکمہ انصاف نے چن پر الزام لگایا کہ اس نے حساس امریکی فوجی ٹیکنالوجیز کو چین کی طرف موڑنے کی کوشش کی، جو مستقبل میں امریکہ کے خلاف استعمال ہوسکتی تھی۔ جان اے

آئزن برگ، امریکی اسسٹنٹ اٹارنی جنرل برائے قومی سلامتی نے کہا، "یہ جدید ٹیکنالوجیز امریکہ کی آسانی اور سرمایہ کاری کی پیداوار ہیں۔" پینٹاگون کی ڈیفنس کریمینل انویسٹیگیٹو سروس کے ڈائریکٹر جیمز آرایوس نے کہا، "جدید مواصلاتی نظام- جیسے کہ مخالفین کی طرف سے ان کی جدید ترین صلاحیتوں کے لیے تیزی سے تلاش کیے جانے والے- ہمارے جنگجوؤں کی حفاظت اور اس بات کو یقینی بنانے کے لیے ضروری ہیں کہ وہ جدید میدان جنگ میں محفوظ اور فیصلہ کن طریقے سے کام کر سکیں۔ پینٹاگون کی ڈیفنس کریمینل انویسٹیگیٹو سروس کے ڈائریکٹر جیمز آرایوس نے کہا، جس نے محکمہ داخلہ کے ساتھ تفتیش کی قیادت کی۔ عدالتی ریکارڈ کے مطابق، گزشتہ سال مارچ اور اکتوبر کے درمیان، چن اور نامعلوم چین میں مقیم شریک سازش کاروں نے بلیک مارکیٹ میں غیر ملکی اسلحہ ڈیلروں سے امریکی کمپنیوں کے بنائے گئے برآمدی کنٹرول والے مواصلاتی نظام حاصل کرنے کی کوشش کی۔ انہوں نے سوئٹزرلینڈ میں مقیم ایک آرمرر سے امریکہ میں قائم ذیلی ادارے کے ساتھ رابطہ کیا اور شمالی ماریانا جزائر کے دارالحکومت سائپان اور میکسیکو کے راستے سامان کو واپس چین اسمگل کرنے کے طریقوں پر تبادلہ خیال کیا۔ مطلوبہ فوجی سامان: ملزم نے امریکی فوج کے لیے تیار کردہ ملٹری گریڈ سیٹلائٹ موڈیمز اور ریڈیوز بلیک مارکیٹ سے خرید کر چین بھیجنے کی کوشش کی تھی۔ ملزم اور چین میں موجود اس کے ساتھیوں نے گرفتاری سے بچنے کے لیے انکرپٹڈ ایپس کا استعمال کیا۔ انہوں نے سامان کو چین منتقل کرنے کے لیے پہلے سوئٹزرلینڈ اور پھر جزیرہ سائپین کے راستے استعمال کرنے پر غور کیا، لیکن آخر میں میکسیکو کے راستے اسمگلنگ کا منصوبہ فائنل کیا۔

چین کی ایغوروں کے خلاف سرحد پار دباؤ کی حکمت عملی پر نئی تحقیق

بیجنگ: نئی تحقیق میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ چین بیرون ملک مقیم ایغور محققین اور کارکنوں کو خاموش کرنے کے لیے نگرانی، دھمکیوں، نفسیاتی دباؤ، غلط معلومات اور اہل خانہ کے ذریعے دباؤ سمیت متعدد طریقے استعمال کر رہا ہے۔ محققین ایڈرین زینز اور موئتر توختی نے ایغور کارکنوں اور محققین کے انٹرویوز اور اندرونی چینی دستاویزات کا جائزہ لے کر کہا ہے کہ یہ حکمت عملی صرف براہ راست جبر تک محدود نہیں بلکہ اس میں لوگوں کو تعاون پر آمادہ کرنے اور چین کے موقف کو تقویت دینے کے طریقے بھی شامل ہیں۔ تحقیق کے مطابق بیرون ملک ایغوروں کو پاسپورٹ سے متعلق مشکلات، نگرانی اور خاندان کے افراد کے خلاف ممکنہ کارروائی کے خوف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ بعض معاملات میں سنکیانگ میں اہل خانہ سے ملاقات یا سفر کی اجازت کو بھی رویے پر اثر انداز ہونے کے لیے استعمال کیے جانے کا الزام لگایا گیا ہے۔ محققین کا کہنا ہے کہ ان اقدامات کے نتیجے میں ایغور برادری میں خوف، خود ساختہ خاموشی اور باہمی عدم اعتماد بڑھ سکتا ہے، جبکہ کارکنوں اور محققین کی انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں سے متعلق معلومات جمع کرنے اور عالمی سطح پر آواز اٹھانے کی صلاحیت بھی متاثر ہوتی ہے۔

اٹلی کی انٹیلی جنس نگرانی کمیٹی کی چین پر کڑی نظر

روم: اٹلی کی پارلیمانی انٹیلی جنس نگرانی کمیٹی نے چین سے وابستہ سکیورٹی خطرات کو اپنی توجہ کا اہم مرکز بناتے ہوئے ملک کے اسٹریٹجک شعبوں، اہم انفراسٹرکچر اور حساس ٹیکنالوجی پر ممکنہ چینی اثر و رسوخ کے حوالے سے نگرانی مزید سخت کردی ہے۔ رپورٹ میں چین کی اقتصادی اور تکنیکی سرگرمیوں کو قومی سلامتی کے تناظر میں دیکھنے کی ضرورت پر زور دیا گیا ہے۔ خاص طور پر ٹیلی کمیونیکیشن، بندرگاہوں، توانائی، جدید ٹیکنالوجی اور اہم سپلائی چینز میں غیر ملکی انحصار سے پیدا ہونے والے ممکنہ خطرات پر توجہ مرکوز کی گئی ہے۔ اٹلی حالیہ برسوں میں چین کے ساتھ اپنے تعلقات کا از سر نو جائزہ لے رہا ہے۔ بیلٹ اینڈ روڈ انیشی ایٹو سے نکلنے کے بعد روم نے اقتصادی تعلقات برقرار رکھتے ہوئے حساس اور اسٹریٹجک شعبوں میں زیادہ محتاط پالیسی اختیار کی ہے۔ یہ پیش رفت یورپ میں چین کے ساتھ تعلقات کے حوالے سے ابھرتے ہوئے وسیع رجحان کی عکاسی کرتی ہے، جہاں تجارت اور سرمایہ کاری جاری رکھنے کے ساتھ قومی سلامتی، ٹیکنالوجی اور اہم بنیادی ڈھانچے کو ممکنہ بیرونی اثر و رسوخ سے محفوظ رکھنے پر بھی زور بڑھ رہا ہے۔

پاکستان میں HRFP اور TFD قومی اقلیتی دن منایا

مذہبی اقلیتوں کو درپیش چیلنجز کو اجاگر کیا

فیصل آباد: ہیومن رائٹس فوکس پاکستان (HRFP) نے تائیوان فاؤنڈیشن فار ڈیموکریسی (TFD) کے اشتراک سے 11 اگست کو قومی اقلیتی دن کے طور پر منایا جس میں مذہبی اقلیتوں کو درپیش چیلنجز اور پاکستان میں انسانی حقوق، جمہوری شہریوں اور مساوی شہری آزادی کو مضبوط کرنے کی فوری ضرورت پر توجہ مرکوز کی گئی۔ فیصل آباد کے ویژن ہال میں منعقدہ اس اجتماع نے پاکستان کے مختلف حصوں سے جسمانی طور پر اور آن لائن شرکت کے ذریعے شرکاء کو اکٹھا کیا۔ اس تقریب نے سیاسی کارکنوں، سول سوسائٹی کے نمائندوں، انسانی حقوق کے محافظوں، وکلاء، ماہرین تعلیم، خواتین، نوجوانوں اور کمیونٹی رہنماؤں کو مذہبی اقلیتوں کو درپیش مسلسل چیلنجوں پر بات چیت کرنے اور مساوی حقوق اور تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے عملی اقدامات تجویز کرنے کے لیے ایک پلیٹ فارم فراہم کیا۔ شرکاء نے اس بات پر زور دیا کہ انسانی حقوق کو آگے بڑھانے، اقلیتی برادریوں کے تحفظ اور جمہوری اقدار کو مضبوط بنانے کے لیے اداروں، اسٹیک ہولڈرز، سول سوسائٹی کی تنظیموں اور کمیونٹیز کے درمیان بامعنی تعاون ضروری ہے۔ یہ تقریب محمد علی جناح کے 11 اگست 1947 کے خطاب پر نمایاں طور پر جھلکتی ہے، ایک تاریخی تقریر جس میں مذہبی آزادی، سماجی مساوات، رواداری، اور پاکستان کے مستقبل کے لیے بنیادی طور پر تمام شہریوں کے مساوی حقوق کے اصولوں پر زور دیا گیا تھا۔ ایچ آر ایف پی نے جناح کے الفاظ کو یاد کرتے ہوئے کہا "آپ آزاد ہیں، آپ اپنے مندروں میں جانے کے لیے آزاد ہیں؛ آپ اس ریاست پاکستان میں اپنی مساجد یا کسی اور عبادت گاہ میں جانے کے لیے آزاد ہیں۔ آپ کا تعلق کسی بھی مذہب، ذات یا عقیدے سے ہو- جس کا ریاست کے کاروبار سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ایچ آر ایف پی نے اس بات پر زور دیا کہ 11 اگست کا خطاب مذہبی آزادی، مساوات، رواداری، اور جامع شہریت کے اصولوں کا ایک اہم اظہار ہے۔ تاہم، شرکاء نے تشویش کا اظہار کیا کہ پاکستان بھر میں تمام مذہبی اقلیتوں کے لیے یہ اصول ابھی تک مکمل طور پر حقیقت میں تبدیل نہیں ہوئے ہیں۔ ایچ آر ایف پی نے پالیسی سازوں اور ریاستی اداروں پر زور دیا کہ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ جناح کے بیان کردہ اصول نہ صرف عوامی بیانات میں بلکہ آئینی تشریح، قانون سازی، حکومتی پالیسیوں اور ادارہ جاتی طریقوں میں بھی ظاہر ہوں۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ ہر شہری کو یکساں تحفظ اور مساوی سلوک ملنا چاہیے، قطع نظر مذہب یا عقیدہ۔

ورلڈ بینک بلوچستان سے فنڈز کی منتقلی پر ناخوش

اسلام آباد: شہرت کو درپیش چیلنجز پر شدید ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے، ورلڈ بینک نے خبردار کیا ہے کہ سیلاب سے متاثرہ آبادی کے لیے کئی ارب روپے کے لچکدار ہاؤسنگ پروگرام سے فنڈز کو انفراسٹرکچر کے منصوبوں پر بھیجنے سے بلوچستان میں غربت میں مزید اضافہ ہوگا۔ عالمی بینک نے وفاقی اور بلوچستان حکومتوں کو تفصیلی رابطے میں کہا، "اہل گھرانوں کے سماجی و اقتصادی پروفائل کی بنیاد پر، خطرہ صرف یہ نہیں ہے کہ گھرانے رہائش کی امداد کے بغیر رہیں؛ بلکہ، یہ ہے کہ موجودہ خطرات وقت کے ساتھ ساتھ باہمی طور پر مضبوط اور گہرے ہوتے جاتے ہیں۔ اس معاملے میں، 84 فیصد اہل مستفید انتہائی غریب اور کمزور ہیں، جن میں سے 28 فیصد کی آمدنی 30 ڈالر سے کم ہے اور دیگر 26 فیصد ماہانہ 31 سے 70 ڈالر کے درمیان کمانے والے ہیں، جب کہ 39 فیصد کرایہ دار ہیں، 37 فیصد یومیہ اجرت پر کام کرنے والے مزدور ہیں اور 8 فیصد چھوٹے کسان ہیں۔ ڈبلیو بی نے کہا کہ ان گروپوں کے پاس عام طور پر محدود بچت، رسمی کریڈٹ تک کمزور رسائی، کم پیداواری اثاثے اور جھٹکے جذب کرنے کی کم صلاحیت ہوتی ہے۔ وفاقی وزیر برائے منصوبہ بندی، وزیر اعلیٰ بلوچستان اور دیگر کے ساتھ ملاقاتوں کے بعد 22 جون 2026 تک پہلی قسط کے 62,966 مستحقین کو ہاؤسنگ سپورٹ کی حد اور 97,000 کو سبسڈی فراہم کرنے کے بعد، عالمی بینک کے کنٹری ڈائریکٹر بولورما امگابازار نے اس فیصلے پر تشویش کا اظہار کیا اور ساتھ ہی کرپشن کے مسائل پر تشویش کا اظہار کیا۔ اس نے وفاقی سیکرٹریز برائے اقتصادی امور اور منصوبہ بندی کے ساتھ ساتھ بلوچستان کے سیکرٹری کو لکھا کہ ہاؤسنگ سپورٹ کی حد بندی اور ری ڈائریکشن سے 119,049 تصدیق شدہ اور اہل گھرانوں کو شناخت شدہ فنانسنگ سپورٹ کے بغیر چھوڑ دیا گیا ہے۔ بینک کے ساتھ مشترکہ طور پر متفقہ مواصلاتی حکمت عملی کو حتمی شکل دینے سے پہلے اس کے عوامی انکشاف نے بھی خطرات پیدا کردیے تھے، کیونکہ جن گھرانوں نے توثیق مکمل کر لی تھی اور پراجیکٹ انڈر ٹیکنگز پر دستخط کیے تھے وہ ہاؤسنگ امداد کی توقع جاری رکھ سکتے ہیں۔ انہوں نے لکھا کہ اخراج سے متعلق 66,120 شکایات پراجیکٹ گریونس مینجمنٹ سسٹم میں متفقہ کٹ آف تاریخ کو یا اس سے پہلے رجسٹر کی گئی تھیں۔ لہٰذا، ہر شکایت کنندہ سے انفرادی طور پر رابطہ کیا جانا چاہیے اور باضابطہ طور پر فیصلے سے آگاہ کیا جانا چاہیے۔ تحریری اعتراف، یا دیگر قابل تصدیق شواہد جو مواصلت کی ترسیل اور وصولی کی تصدیق کرتے ہیں، حاصل کیے جائیں اور جائزہ کے لیے بینک کے ساتھ شیئر کیے جائیں۔ جزوی حتمی بندش سے منسلک قانونی، آپریشنل، اور شہرت کے خطرات کو کم کرنے کے لیے ایک قابل اعتماد اور شفاف شکایات کے حل کا عمل ضروری ہے۔

صوابی کے تمباکو کے کاشتکاروں کا فصل کی کم قیمتوں پر احتجاج

پریس کلب کے باہر ۵۰۰ / کلو پیداوار جلادی

صوابی (پاکستان): پاکستان ٹوبیکو بورڈ کی جانب سے 750 روپے فی کلوگرام مقرر کیے جانے کے باوجود تمباکو کے کاشتکاروں نے سیاسی و سماجی تنظیموں اور رہائشیوں کے ساتھ مل کر صوابی پریس کلب کے باہر تمباکو کی 350 روپے فی کلوگرام سے کم قیمت پر خریداری پر ایک بڑا احتجاجی مظاہرہ کیا۔ پاکستانی اخبار ایکسپریس ٹریبیون کی ایک رپورٹ کے مطابق مقامی تمباکو کے کسان اور اے این پی کے سابق ضلعی جنرل سیکرٹری حاجی تمیز خان نے پریس کلب کے باہر

احتجاج کے دوران 500 کلوگرام تمباکو کے بنڈل جلائے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے آج تمباکو نہیں جلایا، میں نے اپنے بچوں کا خون، ان کی ضروریات اور اپنے گھر کی ضروریات کو جلایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ تمباکو کے کاشتکاروں کو پہلے ہی کافی نقصان اٹھانا پڑا ہے اور وہ پچھلے سال قرض میں چلے گئے تھے۔ ان کے مطابق، کسانوں پر اس موسم میں لکڑی فراہم کرنے والوں اور مزدوروں کے لاکھوں روپے واجب الادا ہیں اور وہ یہ طے کرنے کے لیے جدوجہد کررہے ہیں کہ وہ ان قرضوں کو کیسے ادا کریں گے۔ تمیز خان نے کہا کہ ان کی تمباکو کی فصل کی پیداواری لاگت تقریباً 750 روپے فی کلوگرام تھی، لیکن خریدار صرف 350 روپے فی کلو کی پیشکش کررہے تھے۔ اس نے کہا کہ یہی وجہ ہے کہ اس نے کام بند کرنے اور اپنی فصل کو جلانے کا فیصلہ کیا۔ انہوں نے دلیل دی کہ ایکسپریس ٹریبیون کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے کہ ایسی فصل کو فروخت کرنے کا کوئی جواز نہیں ہے جس کی پیداوار کے لیے 750 روپے فی کلوگرام لاگت آتی ہے۔ انہوں نے مزید نشاندہی کی کہ تمباکو سگریٹ کی تیاری میں استعمال ہوتا ہے اور اس صنعت میں اربوں روپے کا حصہ ڈالتا ہے، جبکہ کسان اپنی پیداوار کی مناسب قیمت کے حصول کے لیے جدوجہد جاری رکھے ہوئے ہیں۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اگر تمباکو کمپنیاں مناسب قیمت پر فصل خریدنے میں ناکام رہیں تو مزید کاشتکار اسی طرح کے احتجاج کا سہارا لے سکتے ہیں۔ تمیز خان نے پاکستان ٹوبیکو بورڈ اور ملٹی نیشنل کمپنیوں کو تمباکو کاشتکاروں کے تحفظات دور کرنے میں ناکامی کا ذمہ دار ٹھہرایا۔ ایکسپریس ٹریبیون کی خبر کے مطابق، انہوں نے کہا کہ بورڈ کو مداخلت کرنی چاہیے اور اس بات کو یقینی بنانا چاہیے کہ تمباکو کمپنیاں کسانوں سے سرکاری طور پر منظور شدہ نرخ پر فصل خریدیں۔ ایکسپریس ٹریبیون کے مطابق نیشنل عوامی پارٹی کے ضلعی چیئرمین مسعود جبار نے تمباکو کو صوابی کی اہم نقدآور فصل قرار دیتے ہوئے کہا کہ زمینداروں کی ترقی اور خوشحالی ملک کی ترقی میں اہم کردار ادا کرتی ہے، انہوں نے خبردار کیا کہ اگر تمباکو کے کاشتکاروں کے تحفظات دور نہ کیے گئے تو احتجاجی تحریک کو وسعت دی جائے گی

لبنان اسرائیل کے ساتھ سرحدی نقشے پر براہِ راست مذاکرات روک دے: حزب اللہ

لبنان کے مزاحمتی گروپ حزب اللہ نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اسرائیل کے ساتھ سرحدی نقشے پر براہِ راست مذاکرات روک دے، اس سے قبل اسرائیلی وزارت خارجہ کے گرافک میں جنوبی لبنان کے بڑے حصوں کو اسرائیلی علاقہ دکھایا گیا تھا

لبنان کے مزاحمتی گروپ حزب اللہ نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اسرائیل کے ساتھ سرحدی نقشے پر براہِ راست مذاکرات روک دے، اس سے قبل اسرائیلی وزارت خارجہ کے گرافک میں جنوبی لبنان کے بڑے حصوں کو اسرائیلی علاقہ دکھایا گیا تھا۔ حزب اللہ نے اتوار کو لبنانی حکومت پر زور دیا کہ وہ اسرائیل کے ساتھ براہِ راست مذاکرات روک دے، اس سے قبل اسرائیلی وزارت خارجہ نے ایک نقشہ شائع کیا جس میں جنوبی لبنان کے بڑے حصوں کو اسرائیلی علاقہ دکھایا گیا۔ گروپ نے کہا کہ اس نقشے نے لبنانی سرزمین اور وسائل پر اسرائیلی عزائم کو بے نقاب کیا اور تل ابیب پر الزام لگایا کہ وہ زمینی طور پر نیا قبضہ مسلط کرنے کی کوشش کررہا ہے۔ واضح رہے کہ یہ نقشہ جمعہ کو امریکی سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر اسرائیلی وزارت خارجہ کے عربی زبان کے اکاؤنٹ پر شائع کیا گیا، جس میں جنوبی لبنان کے وسیع علاقوں کو اسرائیل میں شامل دکھایا گیا۔ بعد ازاں حزب اللہ کا کہنا تھا کہ اس نقشے نے مذاکرات کے عمل کو نقصان پہنچایا، اور اسرائیل پر الزام لگایا کہ وہ لبنانی سرزمین پر اپنا قبضہ مضبوط کرنے کی کوشش کرتے ہوئے براہِ راست مذاکرات کو مہلت حاصل کرنے کیلئے استعمال کررہا ہے۔ مزید برآں گروپ

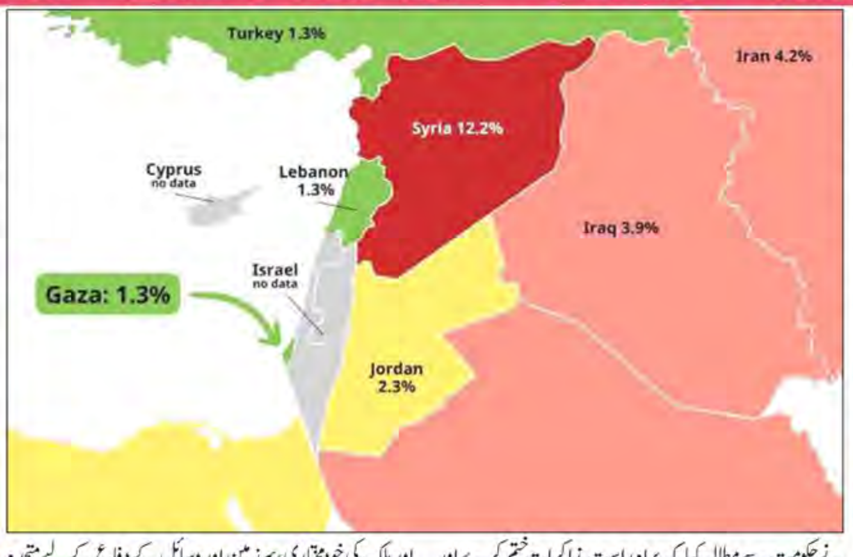

نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ براہِ راست مذاکرات ختم کرے اور اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں ہنگامی شکایت درج کرائے۔ اس نے لبنان کی ہائر ڈیفنس کونسل سے ہنگامی اجلاس بلانے کا بھی مطالبہ کیا اور ملک کی خودمختاری، سرزمین اور وسائل کے دفاع کے لیے متحدہ ردعمل کا مطالبہ کیا۔ تاہم اتوار کی شام تک لبنانی حکام نے اس نقشے پر کوئی عوامی تبصرہ نہیں کیا تھا۔ جبکہ بیروت بارہا جنوبی لبنان سے اسرائیلی مکمل انخلاء کا مطالبہ کرتا رہا ہے۔ واضح رہے کہ یہ بیان اس وقت سامنے آیا ہے جب لبنانی اور اسرائیلی مذاکرات کاروں نے جمعرات کو روم میں امریکی ثالثی میں مذاکرات کا ساتواں دور مکمل کیا۔ یہ مذاکرات ۲۶ رجون کو طے پانے والے فریم ورک معاہدے پر عمل درآمد پر مرکوز تھے۔ جاری مذاکرات کے باوجود، ۲ رمارچ سے جنوبی لبنان میں اسرائیلی فوجی کارروائیاں جاری ہیں۔ لبنان کی وزارت صحت کے مطابق، ان حملوں میں ۳۳۳۴ رافراد ہلاک اور ۱۲۲۵۰ رزخمی ہوئے ہیں۔ یادرہے کہ اسرائیل جنوبی لبنان کے کچھ حصوں پر قابض ہے، جس میں دہائیوں سے زیر قبضہ علاقے اور ۲۰۲۳ء-۲۰۲۴ء کی جنگ کے دوران حاصل کی گئی سرزمین بھی شامل ہے، جہاں اس کی افواج لبنانی سرزمین میں ۱۰ رکلومیٹر سے زیادہ علاقے میں در آئی ہیں۔ حزب اللہ نے لبنانی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اسرائیل کے ساتھ سرحدی نقشے پر جاری براہِ راست مذاکرات کو فوری طور پر روک دے۔ یہ مطالبہ اسرائیلی وزارتِ خارجہ کی جانب سے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس (X) پر جاری کردہ ایک متنازع نقشے کے بعد سامنے آیا ہے، جس میں جنوبی لبنان کے وسیع علاقوں کو اسرائیلی حدود کے اندر دکھایا گیا ہے۔

پاک مقبوضہ کشمیر میں احتجاج کے دوران برطانوی شہری ہلاک

مظفر آباد: امریکی اخبار گارڈین نے انکشاف کیا کہ سیکورٹی فورسز اور مظاہرین کے درمیان جھڑپوں کے دوران پاکستان کے زیر انتظام کشمیر میں ایک برطانوی شہری کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ ایک اور برطانوی کو دو ماہ سے زیادہ عرصے سے علاقائی جیل میں قید رکھا گیا ہے اس کے باوجود کہ اس کے خاندان کی جانب سے دفتر خارجہ کے ذریعے اس کی رہائی کو یقینی بنانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ تفصیلات، جن کی پہلے اطلاع نہیں دی گئی تھی، اس بات پر روشنی ڈالتی ہے کہ کس طرح اس علاقے سے خاندانی تعلقات رکھنے والے برطانوی جھڑپوں سے متاثر ہوئے ہیں، جس نے ہمالیہ کے علاقے میں درجنوں افراد کو ہلاک کیا ہے اور حالیہ برسوں میں پاکستانی حکام کے لیے سب سے بڑا چیلنج ہے۔ پیٹر بورو کے رہائشی 50 سالہ محمد اختر کو 9 جون کو اس وقت ہلاک کر دیا گیا جب اس کے اہل خانہ نے کہا کہ پاکستانی سکیورٹی فورسز نے ایک اجتماع پر فائرنگ کی جہاں مظاہرین متنازع علاقے میں اقتصادی اور انتخابی اصلاحات کا مطالبہ کر رہے تھے جس کا دعویٰ بھارت بھی کرتا ہے۔ اختر کوٹلی شہر میں مقیم تھا، اس علاقے کے قریب جہاں جھڑپیں ہوئیں، اور اس کے اہل خانہ نے بتایا کہ اسے نامعلوم گولی لگی۔ اختر کے کزن محمد سعد نے بتایا کہ "وہ مظاہروں میں حصہ نہیں لے رہے تھے لیکن مظاہرے ان کے گھر کے قریب ہورہے تھے۔" سعد نے کہا "اس دن فورسز کی طرف سے فائرنگ کی گئی اور وہ ایک آوارہ گولی کا نشانہ بنے۔ اس کے سینے کی طرف ایک گولی کا زخم تھا۔ انہوں نے مزید کہا کہ اختر کے بچوں نے برطانوی حکام کے ساتھ معاملہ نہ اٹھانے کا فیصلہ کیا۔ سعد نے کہا کہ وہ کشمیر میں پولیس شکایت درج نہیں کروا سکے اور خدشہ ہے کہ اگر کیس کو اجاگر کیا گیا تو خاندان کو نشانہ بنایا جاسکتا ہے۔ فارن، کامن ویلتھ اینڈ ڈیولپمنٹ آفس (FCDO) نے کہا کہ برطانیہ کو پاکستان کے زیر انتظام کشمیر کے کچھ حصوں کی صورت حال پر گہری تشویش ہے۔ ایف سی ڈی او کے وزراء اور اسلام آباد میں یو کے ہائی کمشنر اپنے ہم منصبوں کے ساتھ رابطے میں ہیں، اور یو کے ٹریول ایڈوائس کو 7 اگست کو اپ ڈیٹ کیا گیا تھا اور متاثرہ علاقوں میں ضروری سفر کے علاوہ تمام مشورے جاری رکھے ہوئے ہیں۔ یہ سمجھا جاتا ہے کہ ایم پی ہمیش فالکنر نے وزارت خارجہ کے وزیر کے طور پر اپنے سابقہ کردار کے دوران، 16-17 جون کو اسلام آباد کے دورے کے دوران اپنے ہم منصبوں کے ساتھ بات چیت میں کشمیر کی صورتحال کو اٹھایا تھا۔ اسٹیفن ڈوٹی، جو اس وقت دفتر خارجہ میں ذمہ داریاں سنبھالے ہوئے ہیں، اپنے ہم منصبوں سے بھی رابطے میں ہیں۔ پاکستان کی وزارت خارجہ اور لندن میں اس کے ہائی کمیشن نے گارجین کی جانب سے تبصرہ کرنے کی درخواستوں کا جواب نہیں دیا۔

ممبئی رابطہ — مرشدانِ خبر — MUMBAIRAABTA

رسول اللہ ﷺ کے زندگی کے کچھ اہم پہلو

حضرت محمد ﷺ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں۔ انہوں نے ایک مذہب کی بنیاد رکھی، جس نے ایک عظیم سلطنت قائم کی اور ایک بہترین تہذیب کو جنم دیا۔ عظمت میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔ جب وہ 570ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تو عرب وہ پسماندہ علاقہ تھا جو اس وقت کی دو سپر پاورز فارس اور بازنطین کی توجہ کے لائق تک نہیں تھا۔ وہ ایک ایسے قبائلی معاشرے میں یتیم پیدا ہوئے جہاں آبائی نسب وقار اور تحفظ کا ضامن تھا۔ سنہ 632 میں 63 سال کی عمر میں جب ان کی وفات ہوئی تو وہ ایک سادہ اور روشن خیال مذہب اسلام قائم کر چکے تھے۔

ان پر 23 سال کے دوران نازل ہونے والی وحی کا مجموعہ قرآن کی صورت میں مرتب کیا گیا جس نے اسلامی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔ انہوں نے جزیرہ نما عرب کو ایک مذہب کے تحت یکجا کیا۔ چند برس کے اندر، ان کے پیروکار بحر اوقیانوس کے ساحلوں سے لے کر راجستھان کے صحراؤں تک پھیلی ہوئی ایک سلطنت کے مالک تھے جس نے اس دنیا میں، جو کئی صدیوں پہلے تاریک دور میں چلی گئی تھی، ایک روشن خیال تہذیب کو جنم دیا۔ آج ان کے پیروکاروں کی تعداد 1.9 بلین سے زیادہ ہے، جو دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں ان کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کے حالات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان کی زندگی کے بارے میں روایات کی ایک بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ موضوع اسلامی معاشروں میں تقریباً کبھی زیر بحث نہیں آتا کہ ان روایات کا ماخذ کیا ہے۔ یہ روایات سب سے پہلے کس نے اور کب بیان کیں؟

اس مقالے کا مقصد سیرت نبوی کے تاریخی ماخذ کا جائزہ لینا ہے۔ ایک حقیقت جس کا ذکر عام طور پر اسلامی معاشروں میں نہیں کیا جاتا، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں تقریباً تمام روایات ہمارے پاس آٹھویں صدی کے آخر میں، نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً 150 سال بعد کے ذرائع سے آئی ہیں۔ ساتویں صدی کے اواخر میں عبدالملک بن مروان (685-705) کے دور تک اسلامی معاصر ذرائع نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صرف چند اسلامی اور غیر اسلامی ذرائع ہیں جو انتہائی مختصر ہیں اور کسی تفصیل سے عاری ہیں۔ یہ ماخذ اگرچہ تاریخی نقطہ نظر سے انتہائی قیمتی ہیں لیکن اپنے اختصار کے لحاظ سے نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں کوئی قابل ذکر تفصیل بیان نہیں کرتے۔

اسلام کی پہلی صدی، یعنی 622 عیسوی سے 720 عیسوی تک کے عرصے میں، صرف چالیس ایسے متن موجود ہیں جن میں پیغمبر ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ ان میں سے اٹھائیس دستاویزات مسلم تحریروں پر مشتمل ہیں۔ باقی عیسائی ادبی تحریریں ہیں۔ یہ سب مختصر ہیں اور نبی کی زندگی پر روشنی نہیں ڈالتیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصری تحریروں اور روایات میں ان کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ لیکن یہ تحریریں وقت کے ہاتھوں ضائع ہو گئیں۔ بعد کے مورخین نے ان ابتدائی ماخذوں سے ضرور استفادہ کیا ہو گا، لیکن اہم بات یہ ہے کہ آج ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہیں، وہ ان ذرائع سے حاصل ہوا ہے جو ان کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد لکھے گئے۔

پیغمبر ﷺ کا پہلا تذکرہ 637 عیسوی میں لکھے گئے میں ایک نوٹ میں ملتا ہے جس میں کسی 'جنگ گبیتھا' کے ایک عینی شاہد کے بیان کا تذکرہ ہے۔ یہاں 'جنگ گبیتھا' سے مراد غالباً جنگ یرموک ہے۔ نبی ﷺ کی مزید تفصیل 660 عیسوی میں لکھی گئی ایک تاریخ کی کتاب میں ملتی ہے جو ایک عیسائی بشپ، سیبیوس، نے، پیغمبر کی وفات کے 28 سال بعد لکھی تھی۔ اس میں کچھ اسلامی عقائد کا ذکر بھی شامل ہے۔ سیبیوس اپنی کتاب میں عرب فتوحات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس وقت بنی اسماعیل میں ایک شخص تھے جن کا نام محمد ﷺ تھا، وہ ایک سوداگر تھے، وہ خدا کے حکم سے ان (بنی اسماعیل) کے سامنے ایک مبلغ [اور] راہِ حق کے داعی کے طور پر ظاہر ہوئے۔ انھوں نے انہیں ابراہیم کے خدا کو پہچاننا سکھایا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ موسیٰ کی تاریخ سے روشناس تھے۔ اب چونکہ حکم خدا کی طرف سے تھا، اس لیے ایک ہی حکم سے وہ سب ایک دین میں متحد ہو گئے۔ اپنے بیکار فرقوں کو چھوڑ کر، وہ اس زندہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا تھا۔

چنانچہ، محمد ﷺ نے ان کے لیے قوانین بنائے: مردار نہ کھانا، شراب نہ پینا، جھوٹی باتیں نہ کرنا، اور زنا کاری میں ملوث نہ ہونا۔ انھوں نے بتایا: قسم کے ساتھ خدا نے ہمیشہ کے لیے اس زمین کا وعدہ ابراہیم اور ان کے بعد ان کی نسل سے کیا تھا۔ اور اس نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق عمل کیا جب وہ اسماعیل سے محبت کرتا تھا۔ لیکن اب آپ ابراہیم کے بیٹے ہیں اور خدا آپ کے لئے ابراہیم اور ان کی نسل سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔ صرف ابراہیم کے خدا سے سچے دل سے محبت کرو اور جا کر اس ملک پر قبضہ کرو جو خدا نے تمہارے باپ ابراہیم کو دیا تھا۔ جنگ میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔"

اس طور سیبیوس پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا ایک اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں، جن میں ایک خدا پر یقین، یہودیوں اور عربوں کے مشترکہ اجداد کے طور پر ابراہیم کا ذکر، اور مردار کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، اور زنا میں ملوث ہونے پر پابندیاں۔ یہ تعلیمات قرآن میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کا ذکر کرنے والا سب سے قدیم مسلم ذریعہ 685 میں عبداللہ ابن زبیر کے دور حکومت میں ایک سکہ ہے، جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہے۔

ایک اور دلچسپ تذکرہ جان بار پینکائی کا ہے جو میسوپوٹیمیا کے رہنے والے تھے اور جان کارمول کی خانقاہ کے رہائشی تھے۔ اس خانقاہ میں ہی انھوں نے ایک کتاب لکھی، جو دنیا کی تخلیق سے لے کر اس وقت تک کی ایک مختصر تاریخ ہے۔ اس کتاب کے آخری باب میں وہ عرب کی فتوحات اور 686 عیسوی کے تباہ کن قحط اور طاعون کا ذکر کرتے ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں وہ کہتے ہیں:

"ان (فارس اور شام) کے مابین کافی لڑائی ہو چکی تھی، اہل مغرب نے، جنہیں وہ بنی امیہ کہتے ہیں، فتح حاصل کر لی، اور ان میں سے ایک شخص، جن کا نام معاویہ تھا۔

(جاری)

آپ ﷺ جسم وجان اور روح غرض ہر اعتبار سے خدا کی عظیم نشانی تھے، قرآن آپ کے اخلاق کی گواہی دیتا ہے

تحریک آزادی ہند میں مسلمانوں کا تاریخی اور لازوال کردار

تحریکِ آزادیِ ہند میں مسلمانوں بالخصوص علماء اور مجاہدین کا کردار ایک روشن اور ناقابل فراموش باب ہے۔ ۱۵ اگست کا دن جہاں ہمیں صدیوں پر محیط برطانوی تسلط اور غلامی سے نجات کی یاد دلاتا ہے، وہی یہ پیغام بھی دیتا ہے کہ اس دیس کی مٹی کو آزاد کرانے کے لیے ہر طبقے نے اپنا خون بہایا۔ تاریخ اس بات کی سچی گواہ ہے کہ برطانوی سامراج کے خلاف سب سے پہلی منظم اور مسلح آواز اٹھانے والوں میں مسلمان ہمیشہ پیش پیش رہے۔ ہندوستان میں ایسٹ انڈیا کمپنی کے بڑھتے ہوئے قدموں کو سب سے پہلے شیرِ میسور سلطان ٹیپو نے چیلنج کیا۔ ان کا یہ تاریخی جملہ کہ "گیدڑ کی سو سالہ زندگی سے شیر کی ایک دن کی زندگی بہتر ہے" آج بھی آزادی کے متوالوں کے دلوں میں گرمی پیدا کرتا ہے۔ ۱۷۹۹ء میں میدانِ جنگ میں سلطان ٹیپو کی شہادت نے ملک میں حریت اور خودداری کی پہلی مضبوط بنیاد رکھی۔

عبدالحمید خان

تحریکِ آزادیِ ہند میں مسلمانوں بالخصوص علماء اور مجاہدین کا کردار ایک روشن اور ناقابلِ فراموش باب ہے۔ ۱۵ اگست کا دن جہاں ہمیں صدیوں پر محیط برطانوی تسلط اور غلامی سے نجات کی یاد دلاتا ہے، وہی یہ پیغام بھی دیتا ہے کہ اس دیس کی مٹی کو آزاد کرانے کے لیے ہر طبقے نے اپنا خون بہایا۔ تاریخ اس بات کی سچی گواہ ہے کہ برطانوی سامراج کے خلاف سب سے پہلی، منظم اور مسلح آواز اٹھانے والوں میں مسلمان ہمیشہ پیش پیش رہے۔ ہندوستان میں ایسٹ انڈیا کمپنی کے بڑھتے ہوئے قدموں کو سب سے پہلے شیرِ میسور سلطان ٹیپو نے چیلنج کیا۔ ان کا یہ تاریخی جملہ کہ "گیدڑ کی سو سالہ زندگی سے شیر کی ایک دن کی زندگی بہتر ہے" آج بھی آزادی کے متوالوں کے دلوں میں گرمی پیدا کرتا ہے۔ ۱۷۹۹ء میں میدانِ جنگ میں سلطان ٹیپو کی شہادت نے ملک میں حریت اور خودداری کی پہلی مضبوط بنیاد رکھی۔ اس کے بعد شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے فکر و فلسفے سے روشنی حاصل کرتے ہوئے سید احمد شہید اور شاہ اسماعیل شہید نے تحریکِ مجاہدین کی بنیاد رکھی اور انگریزوں کی ظالمانہ پالیسیوں کے خلاف باقاعدہ جدوجہد کا آغاز کیا۔ بالاکوٹ کے میدان میں ان کی عظیم الشان شہادت نے پورے ملک میں حریت کی ایسی لہر دوڑا دی جس نے آنے والی نسلوں کو انگریز سے ٹکرانے کا حوصلہ دیا۔

۱۸۵۷ء کے عظیم انقلاب کے بعد جب برطانوی حکومت نے مسلمانوں کو انتقام کا نشانہ بنانا شروع کیا، تو صادق پور (پٹنہ) کے علماء اور مجاہدین نے خاموشی سے ایک منظم محاذ سنبھالا۔ مولانا احمد اللہ صادق پوری اور مولانا یحییٰ علی صادق پوری جیسے جلیل القدر رہنماؤں نے انگریزوں کی نیندیں حرام کر دیں۔ ان پر امبالہ سازش کیس اور پٹنہ کیس جیسے سنگین مقدمات چلائے گئے، ان کی جائیدادیں ضبط کر کے گھروں کو مسمار کر دیا گیا اور انہیں جزائر انڈامان یعنی کالے پانی کی سخت ترین قید و بند کی صعوبتوں میں دھکیل دیا گیا جہاں انہوں نے ہنستے ہنستے جامِ شہادت نوش کیا۔ اسی دور میں دہلی میں حدیثِ پاک کے عظیم استاد حضرت میاں نذیر حسین دہلوی پر باغیوں کی اعانت اور فتوے جاری کرنے کے الزامات لگا کر انہیں راولپنڈی کی جیل میں قید رکھا گیا۔ ان کے فیض یافتہ تلامذہ نے ملک کے گوشے گوشے میں علمی، سیاسی اور عملی محاذ قائم کیے۔ دوسری طرف بھوپال کے عظیم مصنف اور عالم نواب صدیق حسن خان نے اپنی پراثر تحریروں سے عوام کے دلوں میں آزادی کا جذبہ بیدار کیا۔ انگریز حکومت ان کی تحریروں سے اس قدر خائف تھی کہ ان کی کتابوں پر پابندیاں عائد کی گئیں اور ان کے تمام القابات و مراتب چھین لیے گئے۔ جب برطانوی ظلم کا دائرہ مزید وسیع ہوا تو شیخ الہند مولانا محمود حسن اور مولانا عبیداللہ سندھی نے ملک سے باہر افغانستان اور سعودی عرب تک جا کر عالمی سطح پر انگریز مخالف محاذ تیار کیا۔ اس خفیہ اور تاریخی مہم کو "تحریکِ ریشمی رومال" کے نام سے جانا جاتا ہے کیونکہ اس کے تمام اہم خطوط ریشمی کپڑے پر لکھ کر بھیجے جاتے تھے۔

بیسویں صدی میں تحریکِ آزادی کو عوامی بیداری بخشنے کے لیے مسلمانوں نے ایسے نعرے تخلیق کیے جو ہر ہندوستانی کی آواز بن گئے۔ انقلاب زندہ باد کا مشہور عالم نعرہ عظیم مجاہد اور شاعر مولانا حسرت موہانی نے قلمبند کیا، جبکہ گاندھی جی کی تاریخی تحریک کیلئے بھارت چھوڑو (Quit India) کا نعرہ اور نام یوسف مہر علی نے تیار کیا۔ مشرقی انقلابیوں میں اشفاق اللہ خان کی قربانی تاریخ کا

ایک سنہرا باب ہے۔ انہوں نے اپنے دوست رام پرساد بسمل کے ساتھ مل کر کاکوری ٹرین ایکشن انجام دیا اور وطن کی خاطر پھانسی کے فندے کو چوم لیا۔ خان عبدالغفار خان، جنہیں دنیا سرحدی گاندھی کے نام سے جانتی ہے، انہوں نے خدائی خدمتگار تحریک کے ذریعے پٹھانوں کو عدم تشدد کے راستے پر چلا کر گاندھی جی کے ستیہ گرہ کو بے پناہ طاقت بخشی۔ اسی طرح مولانا ابوالکلام آزاد نے اپنے اخبارات الہلال اور البلاغ کے ذریعے حریت کی جو شمع روشن کی، اس نے لاکھوں جوانوں کو بیدار کیا۔ وہ آزاد ہندوستان کے پہلے وزیرِ تعلیم بنے اور آخری سانس تک ملک کی سالمیت اور اتحاد کی وکالت کرتے رہے۔ بعد کے سیاسی ادوار میں بھی مسلم اکابرین نے تقسیم کرو اور حکومت کرو کی برطانوی پالیسی کو یکسر مسترد کرتے ہوئے متحدہ ہندوستان اور مکمل آزادی کا پرچم بلند رکھا۔ مسلمان مجاہدین کی یہ بے لوث اور لازوال قربانیاں ہندوستانی تاریخ کا وہ عظیم سرمایہ ہیں جن کے بغیر آزادی کی داستان ہمیشہ ادھوری رہے گی۔ مضمون کا تفصیلی اور اثر انگیز اختتام: برطانوی سامراج کے خلاف جدوجہدِ آزادی کا یہ روشن باب اس حقیقت کا بیّن ثبوت ہے کہ مسلمان صرف اس ملک کی تاریخ کا حصہ ہی نہیں، بلکہ اس کی حریت، خودداری اور تعمیر کے شانہ بشانہ معمار ہیں۔ سلطان ٹیپو کی اولیں مزاحمت سے لے کر تحریکِ ریشمی رومال اور ۱۹۴۷ء کی آزادی تک، مسلمانوں نے ہر محاذ پر، چاہے وہ میدانِ جنگ ہو، علمی و قلمی میدان، یا قید و بند کی صعوبتیں، اپنی جان، مال اور آبرو کا نذرانہ پیش کرنے میں کبھی دریغ نہیں کیا۔ آج ۱۵ اگست کی شام جب آزاد ہندوستان کی فضاؤں میں ترنگا لہراتا ہے، تو اس کی سرخ، سبز اور سفید رنگوں کی چمک میں ان ہزاروں گم نام اور معروف مسلم مجاہدین و علماء کا خونِ جگر شامل ہے جنہوں نے وطن کی آزادی کے لیے کالے پانی کی سزا کاٹی، پھانسی کے فندوں کو مسکرا کر چوما اور اپنی آنے والی نسلوں کی مسکراہٹ پر اپنے آج کو قربان کر دیا۔ ان عظیم شہداء کا جذبہ اور اتحاد و رواداری کا وہ پیغام جو انہوں نے اپنے عمل سے چھوڑا، آج کے ہندوستان کے لیے ایک لازوال مشعلِ راہ ہے۔ ہماری یہ ذمہ داری ہے کہ ہم ان کی اس عظیم تاریخ کو نہ صرف محفوظ رکھیں بلکہ تعصب اور سیاسی اغراض سے بالاتر ہو کر ان تمام مجاہدین کی قربانیوں کو خراجِ عقیدت پیش کریں۔ آزادی کا یہ سفر تبھی سچے معنوں میں مکمل ہوگا جب ہم ان کے خوابوں کے مطابق ایک ایسا ہندوستان قائم رکھیں جہاں عدل، مساوات، بھائی چارے اور حب الوطنی کی فضائیں قائم و دائم رہیں۔

برصغیر میں مسلمانوں کی آمد عربوں کی تجارت کے ذریعے ہوئی۔ یہ تاجر ایک حیات آفرین تہذیب و تمدن، مؤثر شخصیت اور دل پذیر اخلاق و کردار سے مالا مال تھے۔ اس وقت ہندوستان کا معاشرہ ذات پات اور اونچ نیچ، رنگ و نسل کے امتیاز پر قائم تھا، چھوت چھات کا رواج عروج پر تھا، ان تاجروں کے عقائد و معاملات کو دیکھ کر مالابار کے چیرومن پیرومل کا آخری راجہ بہت متاثر ہوا اور اس نے عرب کے ایک تاجر کو کنانور کا راجہ بنا دیا۔ کالی کٹ کا زیمورین بھی عرب تاجروں کی بڑی قدر کرتا تھا۔ اسی طرح ہندوستان کے مشرقی ساحل پر بھی یہ تاجر دسویں صدی تک پہنچ چکے تھے، ان کی معاشرت اور رواداری دیکھ کر ہندوستان کے باشندے متاثر ہوتے، اس تاریخی حقیقت کا اعتراف پنڈت جواہر لال نہرو نے بھی اپنی کتاب "ڈسکوری آف انڈیا" (صفحہ 526§25) میں کیا ہے۔ اس کے بعد مسلم سلاطین کا عہد آیا، انہوں نے بھی ہندی ثقافت کو اپنی تہذیب و ثقافت سے روشناس کروایا پھر انگریز اس ملک میں تجارت کی غرض سے داخل ہوئے، یہاں کی خوشحالی اور مال و دولت کی فراوانی دیکھ کر ہندوستان پر اپنی حکومت قائم کرنے کی جد و جہد میں لگ گئے۔ مسلمانوں نے سب سے اول انگریزوں کے ارادہ بد کو بھانپ لیا اور ان کو اس ملک سے باہر نکالنے کی کوشش شروع کیں۔

جنوب میں حیدر علی اور ٹیپو سلطان جیسے سورماؤں نے فرنگیوں کے خلاف کمر کس لی لیکن اپنے ہی ملک کے غداروں کی لپیٹ میں آ گئے۔ اس کے ٹھیک تین سال بعد مولانا شریعت اللہ بنگالی نے (1781 -1840) فرائض تحریک کے نام سے بنگال میں انگریزوں کے خلاف جذبۂ آزادی پیدا کیا، یہ تحریک کسانوں اور مزدوروں میں جنگل کی آگ کی طرح پھیلی اور عوام تحریک کے قائد کے ہاتھ پر بیعت کرنے لگے اور انگریزی عدالتوں کا بائیکاٹ کیا، لیکن ہندو اور انگریز دو عظیم طاقتوں اور زمینداروں کی ریشہ دوانیوں کی وجہ سے یہ تحریک چند سالوں میں ہی ختم ہوگئی، اس تحریک کا تفصیلی ذکر انگریز مؤرخ ڈبلیو بی ہنٹر کی کتاب "انڈین مسلمانس" میں ملتا ہے۔ فرائضی تحریک کے خاتمے کے بعد سید احمد شہید اور شاہ اسماعیل شہید نے تحریک مجاہدین کی بنیاد ڈالی، اور ہند کی تاریخ میں پہلی بار آزادی کے لئے منظم و مرتب جدوجہد برپا کی۔ آپ کا مقصد محض انگریزوں کو ملک سے پاک کرنا نہ تھا بلکہ امن و امان و انصاف کو قائم کرنا اور اونچ نیچ کو دور کرنا بھی تھا۔ بہت سے علمائے کرام نے ان کا ساتھ دیا اور شہید ہوئے، مشہور زمانہ بالاکوٹ کا معرکہ ہوا۔ یہ تحریک بالاکوٹ کی شہادت گاہ سے نکل کر پورے ملک میں آزادی کی لہر لے کر اٹھی، خود انگریز مؤرخین اس تحریک کے بارے میں لکھتے ہیں کہ ایک ہی وقت میں 66 خلفاء نے سید احمد شہید کے مشن کو زندہ رکھا اور انگریزوں کا ناطقہ بند کرتے رہے۔ اس کے بعد وقتاً فوقتاً بہت سی تحریکوں نے جنم لیا ان میں پانچ تحریکات آزادی قابل ذکر ہیں۔ یہ تحریک مسلمانوں نے اس لئے چلائی تھی تاکہ غیر ملکی اقتدار سے نجات پائیں جس زمانے میں کانگریس اور قومی تحریکات کا وجود نہ تھا، ہندو اور دوسری قومیں انگریزوں کی گود میں سو رہی تھیں یا ان کی سرپرستی میں معاشی و سماجی تحفظات حاصل کر رہی تھیں، مسلمان مجاہدین نے سر دھڑ کی بازی لگا کر انگریزی اقتدار کو چیلنج کیا، گو ان کی تعداد بہت کم تھی لیکن جان و مال کی قربانیوں سے وہ تاریخ آزادی پر اپنے نقوش ثبت کر گئے۔ اس تحریک کے روح رواں مولوی احمد شاہ مدراسی، مولانا فضل حق خیرآبادی، مولانا رحمت اللہ اور دوسرے بزرگان دیوبند ہیں، آپ لوگ سن ستاون کے ان ممتاز مجاہدین میں سے ہیں جن سے سخت دشمنی کے باوجود انگریزوں نے ان کی بے حد تعریف کی ہے۔ میلی سن لکھتا ہے کہ "اگر محب وطن اسے کہتے ہیں جو اپنے وطن کی برباد شدہ آزادی کے حصول کے لئے سازشیں کرے اور لڑے تو یقیناً مولوی ایک سچا محب وطن تھا۔ اس نے اپنی تلوار کو (میدان جنگ سے باہر) قتل کے داغ سے آلودہ نہ ہونے دیا۔ اس نے قتل کے کسی بھی واقعہ سے چشم پوشی گوارہ نہ کی وہ ان اجنبیوں کے خلاف بلند ہمتی سے لڑتا رہا جو اس کے وطن پر مسلط ہو گئے تھے اور اس کی یاد تمام قوموں کے مخلصوں اور بہادروں کی جانب عزت و احترام کی مستحق ہے۔

روزنامہ "ممبئی رابطہ میں شائع ہونے والے مضامین و مراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

مراسلات واعلانات

موبائل: نعمت بھی، ذمہ داری بھی

موجودہ دور کو اگر ڈیجیٹل دور کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ موبائل فون ہماری روزمرہ زندگی کا ایک لازمی حصہ بن چکا ہے۔ تعلیم، کاروبار، ملازمت، علاج، بینکنگ، رابطے، معلومات کے حصول اور ہنگامی حالات میں مدد کے لیے موبائل کی اہمیت سے انکار ممکن نہیں۔ آج چند لمحوں میں دنیا کے کسی بھی کونے میں موجود شخص سے رابطہ کرنا، علم حاصل کرنا، آن لائن تعلیم حاصل کرنا، سرکاری خدمات سے فائدہ اٹھانا اور بے شمار ضروری کام انجام دینا موبائل کی بدولت نہایت آسان ہوگیا ہے۔ اگر اس کا استعمال شعور، مقصد اور اعتدال کے ساتھ کیا جائے تو یہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم نعمت ہے۔ لیکن زندگی کا ایک اصول یہ بھی ہے کہ ہر اچھی چیز اپنی حد میں اچھی ہوتی ہے۔ جب کسی نعمت کا استعمال ضرورت سے بڑھ جائے تو وہ فائدے کے بجائے نقصان کا سبب بننے لگتی ہے۔ موبائل بھی اسی اصول سے مستثنیٰ نہیں۔ جب ہم گھنٹوں بلا مقصد اسکرین پر نظریں جمائے رکھتے ہیں تو اس کے اثرات ہمارے جسم، ذہن، وقت، تعلقات اور کارکردگی پر نمایاں ہونے لگتے ہیں۔ ان نقصانات میں سب سے زیادہ عام اور تیزی سے بڑھنے والا مسئلہ "موبائل نیک" (Text Neck) ہے۔ یہ اس وقت پیدا ہوتا ہے جب انسان مسلسل گردن جھکا کر موبائل استعمال کرتا رہتا ہے۔ طبی ماہرین کے مطابق جب ہمارا سر سیدھا ہوتا ہے تو گردن پر تقریباً 4 سے 5 کلوگرام وزن کے برابر دباؤ پڑتا ہے، لیکن جیسے ہی سر 30 ڈگری جھکتا ہے تو یہ دباؤ تقریباً 18 کلوگرام تک پہنچ جاتا ہے، اور اگر گردن 60 ڈگری تک جھکی ہو تو یہ دباؤ 27 کلوگرام کے قریب ہوسکتا ہے۔ ذرا تصور کیجیے! ہماری گردن کئی گھنٹوں تک گویا ایک بھاری بوجھ اٹھائے رہتی ہے۔ یہی مسلسل دباؤ گردن کے درد، کندھوں کی اکڑن، اوپری کمر کی تکلیف، سردرد، ہاتھوں میں جھنجھناہٹ اور بعض اوقات اعصاب کی خرابی کا سبب بھی بن سکتا ہے۔ صرف جسم ہی نہیں، بلکہ ذہن بھی اس کے اثرات سے محفوظ نہیں رہتا۔ موبائل کا حد سے زیادہ استعمال آنکھوں میں جلن، نیند کی خرابی، توجہ میں کمی، ذہنی تھکن، بے چینی اور چڑچڑے پن کو جنم دے سکتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ گھر کے افراد کے ساتھ گفتگو، بچوں کے ساتھ وقت گزارنا، مطالعہ، عبادت اور حقیقی سماجی تعلقات بھی متاثر ہونے لگتے ہیں۔ انسان آہستہ آہستہ حقیقی دنیا سے زیادہ مجازی دنیا میں رہنے لگتا ہے۔ تاہم خوش آئند بات یہ ہے کہ ان نقصانات سے بچنا مشکل نہیں۔ چند سادہ سی عادتیں ہماری صحت اور زندگی دونوں کو بہتر بنا سکتی ہیں۔

موبائل استعمال کرتے وقت اسے حتی الامکان آنکھوں کی سطح پر رکھیں تاکہ گردن کم جھکے۔ ہر 20 سے 30 منٹ بعد ایک مختصر وقفہ لیں، گردن اور کندھوں کی ہلکی ورزش کریں اور آنکھوں کو آرام دیں۔ سونے سے کم از کم ایک گھنٹہ پہلے موبائل کا استعمال ترک کر دیں تاکہ پرسکون اور گہری نیند آ سکے۔ کھانے کے وقت، عبادت کے دوران، گاڑی چلاتے ہوئے اور اہلِ خانہ کے ساتھ گفتگو کرتے وقت موبائل کو ایک طرف رکھنا بھی ایک بہترین عادت ہے۔ اسی طرح بچوں کے موبائل استعمال کے لیے مناسب وقت مقرر کرنا اور خود بھی اس کی پابندی کرنا نہایت ضروری ہے، کیونکہ بچے نصیحت سے زیادہ عمل سے سیکھتے ہیں۔ موبائل نے ہماری زندگی کو آسان ضرور بنایا ہے، لیکن زندگی کا مقصد موبائل نہیں، بلکہ موبائل ہماری زندگی کو بہتر بنانے کا ایک ذریعہ ہے۔ ہمیں ٹیکنالوجی سے فائدہ اٹھانا چاہیے، مگر اس کے اسیر نہیں بننا چاہیے۔ اعتدال، وقت کی قدر اور صحت کا خیال ہی دانشمندی کی علامت ہے۔ آیئے عہد کریں کہ ہم موبائل کو علم، ترقی، خیر اور مثبت مقاصد کے لیے استعمال کریں گے، اس کے استعمال میں توازن قائم رکھیں گے، اپنی صحت، اپنے خاندان اور اپنے قیمتی وقت کی حفاظت کریں گے۔ یہی شعور ہمیں ٹیکنالوجی سے بھرپور فائدہ بھی دے گا اور اس کے نقصانات سے بھی محفوظ رکھے گا۔

کیفی حیدر قاسمی

ممبئی رابطہ — مرشدانِ خبر — MUMBAIRAABTA

۱۲؍اگست ۔ ۲۰۲۶

دیوار ٹرمپ

امریکہ میں غیر قانونی ایمیگریشن کے مسئلہ کو حل کرنے کیلئے صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے اپنی ساری کوششیں کرلی ہیں۔ میکسیکو کی سرحد پر دیوار بنانے کی ضد میں انہوں نے شٹ ڈاؤن کا سنگین مرحلہ ختم کرنے کے بجائے امریکہ کی اقتصادی جڑوں کو کمزور کرنے والی صورتحال پیدا کردی ہے۔ صدر ٹرمپ دیکھنے میں امریکہ کے صدر ہیں لیکن وہ دیکھنے اور عمل کرنے میں امریکی صدر کے فرائض کی انجام دہی میں کسی پوشیدہ ہاتھوں مجبور نظر آرہے ہیں۔ انہیں اب امریکی عوام کے سامنے اپنا قد چھوٹا نظر آرہا ہے۔ امریکہ کی سرحدی دہلیز پر ٹرمپ کی انتخابی پالیسی سو رہی ہے۔ وہ سمجھتے تھے کہ صدارت کی ذمہ داری ایک طاقتور ہتھیار ہے جس کی مدد سے وہ اپنی مرضی چلا سکتے ہیں لیکن ڈیموکریٹس، کانگریس اور سینیٹرس کی صف میں انہوں نے خود کو محصور پاکر عجب حالات سے دوچار ہیں۔ انہوں نے اب کانگریس کی منظوری کے بغیر امریکہ اور میکسیکو کی سرحد پر دیوار کی تعمیر کیلئے ایمرجنسی یعنی قومی ہنگامی صورتحال کا اعلان کرنے کی دوبارہ دھمکی دی ہے۔ میکسیکو سرحد پر دیوار ٹرمپ کیلئے وقار کا مسئلہ بن گیا ہے۔ وہ اس دیوار کی تعمیر کیلئے 550 ارب ڈالر سے زیادہ کی رقم کا مطالبہ کررہے ہیں۔ اس مطالبہ کے بعد امریکہ میں تنازعہ پیدا ہوا۔ کرسمس کی تعطیلات اور شٹ ڈاؤن نے لاکھوں ملازمین کو تنخواہ سے محروم کردیا۔ امریکہ میں گذشتہ 20 دنوں سے جزوی "شٹ ڈاؤن" یا ہڑتال جیسی صورتحال پائی جاتی ہے۔ حکمراں پارٹی ریپبلکن پارٹی اور اپوزیشن ڈیموکریٹس کے درمیان دیوار کی تعمیر کے مسئلہ پر شدید اختلاف ہے جس کی وجہ سے ہی یہ شٹ ڈاؤن چل رہا ہے۔ سرکاری مشنری ٹھپ ہے۔ امریکہ کی صورتحال اور ٹرمپ کے ایمرجنسی جیسی دھمکیوں کے بعد ڈیموکریٹس کو یہ تو احساس ہونا چاہئے کہ امریکہ کے صدور کو بعض اختیارات حاصل ہیں۔ وہ جنگ یا قومی ایمرجنسی جیسی صورتحال کے دوران فوجی تعمیراتی منصوبوں کو براہ راست کرسکتے ہیں۔ اگر کانگریس نے میکسیکو سرحد پر دیوار کی تعمیر کے لئے فنڈس جاری نہیں کئے تو پھر صدر کی حیثیت سے ٹرمپ کو سخت قدم اٹھانا پڑسکتا ہے۔ اگر انہوں نے ہنگامی اختیارات استعمال کئے تو اس کے بعد کی کیفیت نازک ہوجائے گی۔ صدر ٹرمپ اپنے انتخابی وعدے کے ساتھ میکسیکو سرحد پر 3000 کیلومیٹر طویل دیوار بنانا چاہتے ہیں۔ یہ دیوار میکسیکو کے راستہ امریکہ میں داخل ہونے کی کوشش کرنے والوں کو روکنے میں مددگار ثابت ہوگی۔ دنیا بھر کی تاریخ میں دو ملکوں کے درمیان سرحدی دیوار یا باڑ جیسی رکاوٹیں نئی نہیں ہیں لیکن امریکہ اور میکسیکو کے درمیان یہ صدر ڈونالڈ ٹرمپ کیلئے گلے کی ہڈی بن گئی ہے۔ دیوار برلن، دیوار چین جیسی مقبول دیواروں کی اپنی تاریخ ہے۔ برلن کی دیوار کو 27 سال قبل ہی گرادیا گیا۔ اب مشرقی اور مغربی جرمنی کے لوگ ایک دوسرے سے باہم شیر وشکر ہیں۔ دیوار چین ہی دنیا کی سب سے طویل اور لمبی دیوار ہے۔ ڈونالڈ ٹرمپ کی یہ دیوار چین کی اس تاریخی دیوار سے لمبی نہیں ہوسکے گی۔ تاہم میکسیکو سرحد پر دیوار بنا کر وہ امریکہ کی سلامتی کو یقینی بنانا چاہتے ہیں لیکن اس وقت وہ امریکی کانگریس کے سامنے ایسے مسائل ہیں جن کی کوئی صدا یاد نہیں ہے۔ شٹ ڈاؤن سے ہونے والی خرابیوں کو فوری ختم کرنے کیلئے صدر ٹرمپ کو اپنی ضد ترک کرنی چاہئے۔ ان کے دو سال کا دور صدارت محض ایک مسئلہ کی نذر ہوجائے گا۔ ڈیموکریٹس کے ہاتھوں وہ اپنی شکست سے بچنے کیلئے ہنگامی اقدامات کی دھمکی دے رہے ہیں۔ اگر انہوں نے اپنی دھمکی کو روبہ عمل لایا تو پھر یہ ہنگامی صورتحال سرحد پر پیدا شدہ بحران کو دور کرنے میں مددگار ثابت نہیں ہوگی بلکہ مزید ابتری کے آثار نمایاں ہوں گے۔ لہٰذا صدر ٹرمپ کو اپنے موقف کے ساتھ جذباتی پن کو منسلک نہیں کرنا چاہئے۔ مودی حکومت میں کئی تجارتی و صنعتی شعبوں کو دھکہ پہنچا ہے۔ خاص کر ملک کا مینوفیکچرنگ شعبہ بری طرح ابتری کا شکار ہے۔ گذشتہ سال کے مقابل پیداوار کی شرح گھٹ گئی ہے۔ 17 ماہ کی ریکارڈ گراوٹ درج کی گئی ہے۔ ملک کے صنعتوں میں پیداوار کی شرح نومبر 2017ء میں 8.5 فیصد درج کی گئی تھی۔ اب اس میں 0.5 فیصد گراوٹ آئی ہے۔ جی ایس ٹی کو کئی شعبوں میں گھٹانے کے باوجود ہندوستانی مارکٹ سے جی ایس ٹی کی ابتری کا اثر ختم نہیں ہورہا ہے۔ حکومت کو چاہئے کہ اس نے جس طرح جی ایس ٹی نافذ کرتے ہوئے عوام کو خاص کر تاجروں کو خوفزدہ کیا تھا اب جی ایس ٹی میں کمی کی تشہیر بھی اسی خطوط پر کرتے ہوئے عوام کے اندر شعور پیدا کریں۔ نیتی آیوگ کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ ملک کی پیداوار اور صنعتی ترقی کا جائزہ لیتے رہیں۔ سال 2019ء کے عام انتخابات پر توجہ مرکوز کرکے نیتی آیوگ کو پورے ملک کیلئے جامع منصوبہ بندی کرنا چاہئے۔ ملک کو ایک جامع پالیسی بنانے کی ضرورت ہے۔ نیتی آیوگ ایک ایسا ادارہ ہے جس کو کامل اختیارات بھی حاصل ہیں۔ اس نے اپنے منصوبوں کا اعلان تو کیا ہے لیکن مودی حکومت کے اصلاحات اقدامات کو تیزی سے روبہ عمل لانے کیلئے ممکنہ اقدامات کی ضرورت ہے اس کو واضح نہیں کیا گیا ہے۔ تاہم معاشی شعبہ کے ماہرین کو توقع ہے کہ آئندہ سال کے دوران ہندوستان کی مجموعی پیداوار 8.7 فیصد ہوجائے گی۔ مودی حکومت کے اچھے دن کا انتظار کرنے والے عوام کو کم از کم آنے والے سال سے بہتر توقع رکھنے کی ضرورت ہے۔ گذشتہ سال 2018ء میں نیتی آیوگ نے جو منصوبے بنائے تھے، ان میں سے کئی منصوبوں پر ہنوز عمل نہیں لایا گیا اور بعض پر عمل آوری ہوتی ہے تو اس کے نتائج سامنے نہیں لائے گئے ہیں۔

جن دنوں بھارت غلامی کے شکنجوں میں جکڑا ہوا اور اس پر غیروں نے پنجہ گاڑ دیا تھا۔تقاضہ تھا کہ دیش کو غلامی سے چھٹکارا دلا کر آزاد کرایا جائے۔اسی جذبہ کے تحت ہر مذہب کے لوگوں نے قربانیاں پیش کیں۔آزادی کی روح پھونک نے کیلئے ملک کے ہر حلقہ سے علماء کرام جو سیکڑوں مدرسے چلا رہے تھے وہ آزادی کی تحریک کا مرکز تھے جن کی قربانیوں سے تاریخ کے صفحات بھرے پڑے ہیں۔لکھا ہے کہ حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن کی رہنمائی میں چل رہا دارالعلوم دیوبند تحریک آزادی کا سب سے بڑا اور مضبوط قلعہ تھا۔اسی طرح ہر علاقہ کے علماؤں نے تحریک آزادی میں اجتماعی قوت کیساتھ شریک ہونے کیلئے ایک مذہبی محاذ قائم کیا جو کہ "جمعیت علماء ہند" کے نام سے تاریخ آزادی کا ایک خاص عنوان ہے چنانچہ! جمعیۃ علماء ہند نے جنگ آزادی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور اس کی رہنمائی میں لاکھوں مسلمانوں نے جنگ آزادی میں شرکت کی۔

جسم تو آزاد ہو گیا لیکن روح ابھی قید میں !۔۔۔

مولانا کبیر الدین فاران مظاہری

جن دنوں بھارت غلامی کے شکنجوں میں جکڑا ہوا اور اس پر غیروں نے پنجہ گاڑ دیا تھا۔تقاضہ تھا کہ دیش کو غلامی سے چھٹکارا دلا کر آزاد کرایا جائے۔اسی جذبہ کے تحت ہر مذہب کے لوگوں نے قربانیاں پیش کیں۔آزادی کی روح پھونک نے کیلئے ملک کے ہر حلقہ سے علماء کرام جو سیکڑوں مدرسے چلا رہے تھے وہ آزادی کی تحریک کا مرکز تھے جن کی قربانیوں سے تاریخ کے صفحات بھرے پڑے ہیں۔لکھا ہے کہ حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن کی رہنمائی میں چل رہا دارالعلوم دیوبند تحریک آزادی کا سب سے بڑا اور مضبوط قلعہ تھا۔اسی طرح ہر علاقہ کے علماؤں نے تحریک آزادی میں اجتماعی قوت کیساتھ شریک ہونے کیلئے ایک مذہبی محاذ قائم کیا جو کہ "جمعیت علماء ہند" کے نام سے تاریخ آزادی کا ایک خاص عنوان ہے چنانچہ! جمعیۃ علماء ہند نے جنگ آزادی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور اس کی رہنمائی میں لاکھوں مسلمانوں نے جنگ آزادی میں شرکت کی۔آزادی کا بگل بجانے کی وجہ سے انگریزوں نے 1861 میں تین لاکھ سے زائد قرآن مجید جلائے اس کے بعد علماء کو شہید کرنے کا عمل شروع ہوا۔

انگریز تاریخ دان ایڈورڈ ٹامسن نے لکھا ہے" آزادی کی روح پھونکنے والے اسی ہزار سے زیادہ مولاناؤں کو 1864 سے 1867 تک پھانسی پر لٹکایا گیا دہلی کے چاندنی چوک سے خیبر تک ایسا کوئی پیڑ نہیں تھا جس پر کسی مولانا کی گردن نہ لٹکی ہوئی ہو۔لاہور کی شاہی مسجد جس کے صحن میں انگریزوں نے پھانسی کا پھندا بنایا تھا اس پر ایک ایک دن میں 80-80 عالموں کو پھانسی دی جاتی تھی اور لاہور کے دریائے راوی میں 80-80 علماؤں کو بوریوں میں بند کر کے پھینک دیا جاتا اور ان پر گولیاں چلائی جاتیں۔مولانا ابو الکلام آزاد نے لکھا ہے کہ ہندوستان کی آزادی کیلئے یہاں کے مولاناؤں نے جتنی سرفروشانہ جدوجہد کی ہے اس کی مثال نہیں ملتی یہ صرف ہندوستان کے مدارس کے علماء کو حاصل ہے کہ انہوں نے آگے بڑھ کر آزادی کی لڑائی کا آغاز کیا جسمیں شاہ عبدالعزیز دہلوی، سید احمد شہید، مولانا حبیب اللہ لدھیانوی، مولانا عبدالباری فرنگی محلی، مولانا فضل حق خیرابادی، مفتی کفایت اللہ، شیخ الہند مولانا محمود الحسن، مولانا عبید اللہ سندھی، مولانا حسرت موہانی، مولانا محمد علی جوہر، مولانا شوکت علی جوہر، مولانا قاسم نانوتوی، مولانا حسین احمد مدنی، مولانا جعفر تھانیسری، مولانا عزیز گل، مولانا رشید احمد گنگوہی، مولانا منت اللہ رحمانی، ٹیپو سلطان شہید جیسی ہستیاں شامل ہیں۔

دیش کے پہلے راشٹر پتی ڈاکٹر راجیندر پرساد نے دارالعلوم دیوبند میں حاضری کے موقع پر شہیدان وطن علماؤں کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا تھا کہ " آزادی کی لڑائی میں مدرسوں کے جو سپاہی میدان میں اترتے تھے وہ آزادی کی لڑائی کیلئے بڑی قوت ثابت ہوتے تھے،ہمیں اس تاریخی حقیقت کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے"

دنیا میں جتنے بڑے بڑے صوفی، علماء، بزرگان دین، ملکی رہنما، اور روحانی پیشوا ہوئے وہ انہیں مدرسوں کی دین ہیں جنہوں نے ہندوستان کے گیسوئے برہم کو ہزاروں سالوں تک سنوارا۔

آج دنیا کو بیحد احساس ہے کہ جن مدارس نے ملک کو ہر طبقہ ئ فکر کے لوگ دئے انہیں پر مصیبتوں کی گاج گر رہی ہے جس پر ملک کے سنجیدہ اور باوقار شخصیت کو بہت جلد اور نہایت گہرائی سے غور و فکر کرنا چاہئے۔ملک کی حفاظت کی اور آزادی کیلئے لاکھوں گردنوں نے پھانسی کے پھندے کو گلے لگایا،قید و بند کی تکلیف برداشت کیں اور ملک کی آزادی کیلئے مالٹا کے قید خانوں جہاں سمندری ہوائیں چلتیں طوفان کے جھونکے خون کو خشک کر دینے والی تکلیف کو وطن کی محبت میں گوارہ کیا، کیونکہ وہ ہندوستان کو انگیریزوں کے چنگل سے نکالنے کا تہیہ کر چکے تھے۔

چنانچہ 250 سال ہمارا ملک انگریزوں کی غلامی میں مقید اور یہاں کی عوام ظلم زیادتی کا شکار رہی اور خدا خدا کر کے 15 اگست 1947 میں استبدادی مظالم سے رہا ہو کر ملک آزاد ہو گیا، آزاد ملک میں لاوینڈ آرڈر (امن وامان) برقرار رکھنے کیلئے ایک مستحکم قانون کی ضرورت تھی اور آزادی کے بعد سب سے بڑا مسئلہ یہ تھا کہ ہمارے ملک میں وہ کون سا قانون ہو جس کو ہندو، مسلم، سکھ،عیسائی اور باقی سارے مذاہب کے لوگ مان کر ہندوستان میں ایک باعزت شہری بن کر جی سکیں۔اسلئے اس ملک کے ہر مذہب کے ذی شعور لوگوں نے ملکر قانون بنانے کیلئے ایک کمیٹی بنائی جس کا صدر ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کو بنایا گیا۔

ڈاکٹر بھیم راؤ رام جی امبیڈکر ایک بھارتی قانون داں، سیاسی رہنما، فلسفی انسان دوست آزاد بھارت کے پہلے وزیر قانون کی حیثیت سے وہ بھارتی دستور کے اہم مصنف تھے۔وہ امریکہ، انگلینڈ اور جرمنی کی اعلیٰ ترین یونیورسٹیوں کے فارغ التحصیل تھے۔آئین اور قوانین بنانے میں دو سال گیارہ مہینے اور اٹھارہ دن لگے۔اس آئین کی ترتیب میں ہر قوم کے ذی شعور لوگوں کو شامل کیا گیا جس میں حضرت مولانا ابوالکلام آزاد، مولانا حسرت موہانی، مولانا حفظ الرحمان سیوہاروی تقریباً 35 مسلم شامل تھے۔ 26 جنوری 1950 کو یہ قانون صبح 18:10 بجے لاگو کر دیا گیا اور 6 منٹ کے بعد 24:10 منٹ پر ڈاکٹر راجیندر پرساد کی حلف برداری ہوئی اور پہلے راشٹر پتی نے ایرون اسٹیڈیم میں دیش کا ترنگا پھرایا اور 30:10 منٹ پر 30 توپوں کی راشٹر پتی کو سلامی دی گئی۔ہندوستان کی آزادی بیش بہا تحفہ اور ایک عظیم نعمت ہے، جس کی قدر سچائی کے ساتھ سبھوں کو کرنی چاہئے۔

اسی کیساتھ اس میں بھی کچھ سچائی ہے کہ "جسم تو آزاد ہو گیا لیکن روح اب بھی قید میں ہے" آج ہم جسمانی طور پر آزاد ضرور ہیں، مگر افسوس کہ ہماری سوچ، ضمیر اور اقدار مختلف طرح کی غلامیوں میں قید ہوتی جا رہی ہیں اور ہم غیروں کے دست نگر اور محتاج نظر آ رہے ہیں آپسی بھائی چارے کو کمزور کرنے اور ملک کو برباد کرنے پر غیر تلے ہوئے ہیں جس کی ہم فکر نہیں کرتے ہر طرف خوف، نفرت، تعصب، مادہ پرستی اور خود غرضی نے ہماری روحانی آزادی کو سلب کر رکھا ہے۔حقیقی آزادی وہ ہے جس میں انسان کا جسم ہی نہیں بلکہ اس کی روح بھی آزاد ہو، جہاں انصاف، مساوات، باہمی احترام اور انسانیت کی قدریں زندہ ہوں۔جب تک ہم اپنے دل و دماغ کو تنگ نظری اور نفرت کی قید سے آزاد نہیں کرتے، اس وقت تک آزادی محض ایک لفظ رہے گی، ایک ایسا جشن جس میں جسم تو شریک ہو مگر روح خاموش تماشائی بنی رہے۔پوری دنیا میں ہمارا یہ عزیز ملک جمہوری ملک اور ہمارا آئین بھی بڑا اور قابل احترام آئین ہے،جمہوری ملک کا مطلب ہوتا ہے ملک میں حکومت عوام کی ہوتی ہے اور حکومت کرنے والے عوام کی مرضی کے مطابق حکومت کرتے ہیں، اسی لئے اس ملک میں رہنے والے ہر آدمی کو یہاں آزادانہ زندگی گذارنے اور اپنے مذہب پر عمل کرنے کی پوری آزادی دیتا ہے، ہمارا آئین کہتا ہے کہ یہاں ہندو مسلم، سکھ اور عیسائی سب برابر کے باعزت شہری ہیں۔اسلئے ہمیں اپنے بزرگوں کی قربانیوں کو سامنے رکھ کر اپنے ملک کی عظمت اور حفاظت کا سبق دہرانا ہے۔یہی ہمارے مذہب کا سبق اور اس کی رہنمائی ہے اور یہی مدرسوں کی تعلیم کا حاصل اور نچوڑ بھی۔جس کی مدارس ہمہ دم پاسداری کرنے میں جٹے ہوئے ہیں۔آپ کی تحریر کا یہ جملہ برصغیر پاک و ہند کی تاریخ کے اس تاریک اور مشکل دور کی عکاسی کرتا ہے جب یہاں برطانوی راج (انگریزوں کی حکومت) قائم تھی۔اگر آپ اس کے آگے کوئی مضمون، کہانی، تقریر یا تاریخی واقعہ لکھنا چاہ رہے ہیں، تو میں اس سلسلے میں آپ کی مکمل مدد کر سکتا ہوں۔کسی خاص آزادی کے مجاہد (جیسے علامہ اقبال، قائد اعظم، مہاتما گاندھی، یا بھگت سنگھ) کا ذکر کرنا ہے؟تحریکِ آزادی کے کسی اہم واقعے (جیسے جنگِ آزادی 1857ء یا تحریکِ ہجرت) پر بات کرنی ہے؟۔یہ مصرعہ علامہ اقبال یا دیگر شعراء کی ان حب الوطنی پر مبنی نظموں کی یاد دلاتا ہے جو تحریکِ آزادی کے دوران لکھی گئیں۔اس دور میں برصغیر پاک و ہند کے لوگوں نے برطانوی راج (غلامی) سے نجات کے لیے بے پناہ قربانیاں دیں۔اگر آپ اس کے بعد کا پورا شعر، کسی خاص نظم کا متن، یا اس دور کی تاریخ کے بارے میں جاننا چاہتے ہیں، تو مجھے ضرور بتائیں۔

جسے فضول سمجھ کر بجھا دیا تم نے!
وہی چراغ جلاؤ تو روشنی ہوگی!!

۱۵ اگست: آزادی کی داستان، قربانیوں کا سفر اور نئے بھارت کا خواب

عبدالرحیم، سرسیہ سمستی پور

لیکن اس نے ہندوستانی عوام اور خصوصاً فوجی حلقوں میں آزادی کے جذبے کو مزید تقویت دی۔ بعدازاں آزاد ہند فوج کے مقدمات نے بھی ملک گیر عوامی ہمدردی پیدا کی اور قومی شعور کو مزید بیدار کیا۔ 1945ء میں دوسری جنگِ عظیم کے خاتمے کے بعد برطانیہ خود شدید معاشی اور سیاسی مشکلات کا شکار تھا۔ بین الاقوامی حالات بدل رہے تھے، نوآبادیاتی نظام پر تنقید بڑھ رہی تھی اور ہندوستان کے اندر آزادی کا مطالبہ پہلے سے کہیں زیادہ مضبوط ہو چکا تھا۔ان تمام عوامل نے برطانوی حکومت کو اس نتیجے پر پہنچنے پر مجبور کیا کہ اقتدار کی منتقلی اب ناگزیر ہو چکی ہے۔ تاہم آزادی کی منزل جتنی قریب آ رہی تھی، برصغیر کی سیاست اتنی ہی پیچیدہ ہوتی جا رہی تھی، اور آنے والے مہینوں میں ایسے فیصلے ہونے والے تھے جو نہ صرف ہندوستان بلکہ پورے جنوبی ایشیا کی تاریخ کا رخ ہمیشہ کے لیے بدل دیتے۔ 1946ء کا سال برصغیر کی تاریخ کا ایک نہایت نازک اور فیصلہ کن مرحلہ ثابت ہوا۔ دوسری جنگ عظیم کے خاتمے کے بعد برطانوی حکومت اس حقیقت کو تسلیم کر چکی تھی کہ ہندوستان پر اس کا اقتدار زیادہ دیر برقرار نہیں رہ سکتا۔ دوسری طرف ہندوستان کی مختلف سیاسی جماعتیں آزادی کے اصول پر تو متفق تھیں، مگر مستقبل کے سیاسی ڈھانچے، اختیارات کی تقسیم اور مختلف قومیتی و مذہبی طبقات کے تحفظات کے بارے میں ان کے درمیان گہرے اختلافات موجود تھے۔ یہی اختلافات وقت کے ساتھ مزید پیچیدہ ہوتے گئے۔

برطانوی حکومت نے مختلف تجاویز اور مذاکرات کے ذریعے ایسا سیاسی حل تلاش کرنے کی کوشش کی جس سے اقتدار پرامن طریقے سے منتقل ہو سکے، مگر حالات تیزی سے بدل رہے تھے۔ متعدد شہروں میں فرقہ وارانہ کشیدگی بڑھنے لگی، جس نے عوام میں خوف اور بے یقینی کی فضا پیدا کر دی۔ صدیوں سے ایک دوسرے کے ساتھ رہنے والے بہت سے خاندان پہلی مرتبہ یہ سوچنے پر مجبور ہوئے کہ آنے والے دن ان کی زندگی کو کس سمت لے جائیں گے۔ بالآخر 3 جون 1947ء کو اقتدار کی منتقلی کا منصوبہ پیش کیا گیا، جس کے تحت برصغیر کی تقسیم کا فیصلہ کیا گیا۔ اس منصوبے نے ایک نئی سیاسی حقیقت کو جنم دیا۔ اس کے بعد سرحدوں کے تعین کے لیے ریڈکلف کمیشن قائم کیا گیا، جسے انتہائی مختصر مدت میں ایسی سرحد کھینچنے کی ذمہ داری دی گئی جس کا اثر کروڑوں انسانوں کی زندگی پر پڑنا تھا۔ بہت سے مورخین کے نزدیک اتنے مختصر وقت میں اتنا بڑا فیصلہ کرنا بعد کے انسانی بحران کی ایک اہم وجہ بھی بنا۔ اگست 1947ء کی وہ گھڑیاں تاریخ کے انتہائی جذباتی لمحات میں شمار ہوتی ہیں۔ ایک طرف صدیوں کی غلامی کے خاتمے کی خوشی تھی، دوسری طرف مستقبل کے بارے میں شدید بے یقینی۔ 15 اگست کی صبح ایک آزاد ہندوستان نے نئی امیدوں کے ساتھ اپنے سفر کا آغاز کیا۔ قومی پرچم پہلی مرتبہ آزاد فضا میں پوری شان سے لہرایا گیا، آزادی کے نعرے بلند ہوئے، گرجا گھروں، مندروں، مسجدوں، گردواروں اور مختلف عبادت گاہوں میں دعائیں کی گئیں، گلیوں اور بازاروں میں خوشی کا اظہار ہوا اور لاکھوں لوگوں نے محسوس کیا کہ ان کی طویل جدوجہد رنگ لا چکی ہے۔ لیکن اسی لمحے تاریخ کا دوسرا رخ بھی اتنا ہی تلخ تھا۔ تقسیم کے نتیجے میں انسانی تاریخ کی سب سے بڑی ہجرتوں میں سے ایک شروع ہوئی۔ لاکھوں افراد نے اپنے آبائی گھر، زمینیں، کاروبار اور یادیں چھوڑ کر نئی سرحدوں کی طرف سفر کیا۔ یہ سفر صرف جغرافیہ کی تبدیلی نہیں تھا بلکہ تہذیب، ثقافت، رشتوں اور یادوں

کی جدائی کا سفر بھی تھا۔ راستوں میں تشدد، خوف، بھوک، بیماری اور بے یقینی نے بے شمار خاندانوں کو متاثر کیا۔ مختلف تحقیقی اندازوں کے مطابق لاکھوں افراد بے گھر ہوئے اور بڑی تعداد میں انسانی جانیں ضائع ہوئیں، اگرچہ درست اعداد و شمار کے بارے میں مؤرخین کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

تاریخ کا انصاف یہی ہے کہ آزادی کی خوشی اور تقسیم کے غم دونوں کو ایک ساتھ یاد رکھا جائے۔ اگر صرف جشن کو دیکھا جائے تو انسانی المیہ نظر انداز ہو جاتا ہے، اور اگر صرف سانحے کو دیکھا جائے تو آزادی کی عظیم جدوجہد کی قدر کم ہو جاتی ہے۔ ایک سنجیدہ مؤرخ دونوں حقیقتوں کو ساتھ رکھ کر ہی اس دور کا جائزہ لیتا ہے۔ آزادی کے فوراً بعد نئی حکومت کے سامنے بے شمار چیلنج موجود تھے۔ لاکھوں مہاجرین کی آبادکاری، انتظامی ڈھانچے کی تشکیل، معیشت کی بحالی، ریاستوں کا انضمام، سرحدی مسائل، غذائی قلت، مالی مشکلات اور امن وامان کی بحالی جیسے معاملات فوری توجہ چاہتے تھے۔ ان حالات میں ایک نئے ملک کو صرف حکومت ہی نہیں بلکہ پورا ریاستی نظام از سرِ نو منظم کرنا تھا۔ ان تمام مشکلات کے باوجود ہندوستان نے جمہوری نظام کو اپنا بنیادی راستہ منتخب کیا۔ اقتدار کی بنیاد عوامی رائے کو بنایا گیا، آئین سازی کا عمل تیزی سے آگے بڑھا اور ایک ایسے دستور کی تیاری شروع ہوئی جس میں آزادی، مساوات، انصاف اور شہری حقوق کو بنیادی اصولوں کی حیثیت دی گئی۔ یہ فیصلہ اس لحاظ سے غیر معمولی تھا کہ نوآزاد ملک نے فوجی یا مطلق العنان نظام کے بجائے پارلیمانی جمہوریت کو اپنی قومی شناخت بنایا، اور یہی فیصلہ آنے والے عشروں میں ہندوستان کے سیاسی سفر کی سب سے نمایاں خصوصیت بن گیا۔ 26 جنوری 1950ء کو جب ہندوستان کا آئین نافذ ہوا تو آزادی کو ایک مضبوط قانونی اور آئینی بنیاد حاصل ہوئی۔ یہ محض ایک قانونی دستاویز نہیں تھی بلکہ ایک ایسے قومی عہد کی تحریری صورت تھی جس میں یہ وعدہ کیا گیا کہ ریاست اپنے تمام شہریوں کے ساتھ مساوی سلوک کرے گی، قانون کی حکمرانی کو یقینی بنائے گی، بنیادی حقوق کا تحفظ کرے گی اور جمہوریت کو اپنی سیاسی شناخت بنائے گی۔ دستور ساز اسمبلی نے تقریباً تین برس تک مختلف قانونی، سماجی اور سیاسی پہلوؤں پر غور کرنے کے بعد ایک ایسا آئین تیار کیا جو دنیا کے جامع ترین آئینوں میں شمار ہوتا ہے۔ آزادی کے بعد ہندوستان کے سامنے سب سے بڑا سوال یہ تھا کہ ایک ایسے ملک کو کس طرح متحد رکھا جائے جہاں زبانیں، مذاہب، ثقافتیں اور روایات بے حد متنوع ہوں۔ اس چیلنج کا جواب جمہوری نظام، وفاقی ڈھانچے اور آئینی اداروں کی مضبوطی میں تلاش کیا گیا۔ وقت کے ساتھ انتخابات کا سلسلہ جاری رہا، حکومتیں بنتی اور بدلتی رہیں، لیکن آئین کو ریاست کی بنیادی اساس تسلیم کیا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ تمام تر سیاسی اختلافات کے باوجود جمہوری عمل ملک کی شناخت کا اہم حصہ بن گیا۔ معاشی میدان میں بھی آزاد ہندوستان کو نہایت دشوار حالات کا سامنا تھا۔ صنعتی ڈھانچہ محدود تھا، زراعت روایتی طریقوں پر منحصر تھی، شرحِ خواندگی کم تھی اور غربت ایک وسیع مسئلہ تھی۔ منصوبہ بند ترقی کے تصور کے تحت بڑے ڈیم، سرکاری صنعتیں، تحقیقی ادارے اور تعلیمی مراکز قائم کیے گئے۔ اگرچہ ان پالیسیوں کے نتائج پر ماہرینِ معاشیات کے درمیان مختلف آراء موجود ہیں، لیکن اس بات پر اتفاق پایا جاتا ہے کہ انہوں نے صنعتی اور سائنسی ترقی کی ابتدائی بنیاد فراہم کی۔

زرعی شعبے میں سبز انقلاب نے ایک اہم موڑ پیدا کیا۔ بہتر بیج، جدید آبپاشی، سائنسی کاشتکاری اور زرعی تحقیق کے نتیجے میں غذائی پیداوار میں نمایاں اضافہ ہوا اور ملک نے خوراک کے معاملے میں خود کفالت کی طرف اہم پیش رفت کی۔ اسی طرح سفید انقلاب نے دودھ کی پیداوار میں اضافہ کیا اور دیہی معیشت کو نئی توانائی دی۔ ان اقدامات نے کروڑوں کسانوں کی زندگیوں پر مثبت اثرات مرتب کیے، اگرچہ چھوٹے کسانوں، پانی کی قلت اور زرعی آمدنی جیسے مسائل اب بھی توجہ کے متقاضی رہے۔ تعلیم کے میدان میں بھی نمایاں پیش رفت ہوئی۔ نئی جامعات، تکنیکی ادارے، طبی مراکز اور تحقیقی تنظیمیں قائم ہوئیں۔ اعلیٰ تعلیم کے شعبے میں ہندوستانی طلبہ نے عالمی سطح پر اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوایا۔ سائنس اور ٹیکنالوجی کے میدان میں ہونے والی سرمایہ کاری نے آنے والی نسلوں کے لیے نئے مواقع پیدا کیے اور ملک کو تحقیق پر مبنی معیشت کی طرف بڑھنے میں مدد دی۔

خلائی تحقیق ہندوستان کی کامیابیوں کا ایک روشن باب ہے۔ محدود وسائل کے باوجود سائنس دانوں نے ایسے کارنامے انجام دیے جنہیں دنیا بھر میں سراہا گیا۔ مصنوعی سیاروں کی تیاری، مواصلاتی نظام کی ترقی، موسمیاتی تحقیق، چاند اور مریخ سے متعلق خلائی مہمات نے ثابت کیا کہ مسلسل منصوبہ بندی، سائنسی تحقیق اور قومی عزم کے ذریعے ترقی کی نئی منزلیں حاصل کی جا سکتی ہیں۔ دفاعی شعبے میں بھی ہندوستان نے اپنی صلاحیتوں میں نمایاں اضافہ کیا۔ جدید دفاعی ٹیکنالوجی، بحری اور فضائی قوت، میزائل پروگرام اور دفاعی تحقیق نے ملک کی دفاعی پوزیشن کو مضبوط کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ خارجہ پالیسی میں بھی ہندوستان نے مختلف عالمی طاقتوں کے ساتھ متوازن تعلقات قائم کرنے اور بین الاقوامی فورمز پر اپنا مؤثر کردار ادا کرنے کی کوشش کی۔ اکیسویں صدی میں ڈیجیٹل انقلاب نے ہندوستان کی معیشت اور سماج دونوں کو نئی سمت دی۔ بینکنگ، مواصلات، تعلیم، تجارت، سرکاری خدمات اور صحت کے شعبوں میں ڈیجیٹل ٹیکنالوجی کے استعمال نے عوامی زندگی میں بڑی تبدیلی پیدا کی۔ اسٹارٹ اپ کلچر، اختراعات اور نوجوان کاروباری افراد نے عالمی سطح پر ہندوستان کی نئی شناخت قائم کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ تاہم ڈیجیٹل ترقی کے ساتھ سائبر سکیورٹی، ڈیجیٹل تفاوت، پرائیویسی اور غلط معلومات جیسے نئے چیلنج بھی سامنے آئے جن کا مؤثر حل تلاش کرنا وقت کی ضرورت ہے۔ یہ تمام کامیابیاں اس حقیقت کی یاد دلاتی ہیں کہ آزادی صرف ایک تاریخی واقعہ نہیں بلکہ ایک مسلسل ذمہ داری ہے۔ اگر آزادی کے بعد ادارے مضبوط ہوں، تعلیم کو فروغ ملے، انصاف عام ہو اور تحقیق و اختراع کی حوصلہ افزائی کی جائے تو قومیں ترقی کرتی ہیں۔ لیکن اگر بدعنوانی، سماجی تقسیم، عدم مساوات، تعلیمی پسماندگی اور نفرت کو نظر انداز کر دیا جائے تو آزادی کے ثمرات کمزور پڑنے لگتے ہیں۔ اسی لیے ہر نسل پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ آزادی کو صرف ماضی کی یادگار نہ سمجھے بلکہ اسے حال کی ذمہ داری اور مستقبل کی امانت بھی تصور کرے۔

اکیسویں صدی کے تیسرے عشرے میں جب ہندوستان آزادی کے سو برس مکمل ہونے کی سمت بڑھ رہا ہے تو قوم کے سامنے ایک بنیادی سوال کھڑا ہے کہ 1947ء میں حاصل کی گئی سیاسی آزادی کو کس حد تک سماجی، معاشی اور فکری آزادی میں تبدیل کیا جا سکا ہے۔ گزشتہ کئی دہائیوں میں ملک نے بے شمار کامیابیاں حاصل کی ہیں، لیکن اس کے ساتھ ایسے مسائل بھی موجود ہیں جن پر مسلسل توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ جمہوریت کی مضبوطی، آئینی اداروں کی خودمختاری، معیاری تعلیم، روزگار کے مواقع، زرعی اصلاحات، خواتین کا تحفظ، ماحولیات، شہری اور دیہی ترقی، سماجی مساوات اور جدید ٹیکنالوجی کا ذمہ دارانہ استعمال ایسے موضوعات ہیں جن پر مستقبل کا ہندوستان استوار ہوگا۔ (جاری)

غزل

میں تم پے جاں نثار کیا ،کچھ نہیں کیا
اس دل کو بے کرار کیا ، کچھ نہیں کیا
ہر کام کاج چھوڑ کر ہم نے تمام عمر
تیرا ہی انتظار کیا ،کچھ نہیں کیا
دل نے کہا کے چھوڑ دے اب اسکی جستجو
پھر بھی تمہیں سے پیار کیا کچھ نہیں کیا
ہر اشک کو نگینہ میزگان بنا کے یوں
دریائے غم کو پار کیا،کچھ نہیں کیا
تقدیر کے صحیفہء مبہم پہ عمر بھر
نقش رخ نگار کیا ، کچھ نہیں کیا
سوز نہاں کو زینت داماں میں ڈال کر
خود کو ہی داغدار کیا کچھ نہیں کیا
تسلیم شوق، رسم وفا، ضبط آرزو
سب کچھ تجھی پہ وار کیا کچھ نہیں کیا
شاہد رہ وفا میں لٹا دی متاع جاں
کیا ، کیا ، نہ خاکسار کیا ،کچھ نہیں کیا

شاھد جمال

ہندوستانی مسلمانوں کی بقا اور ترقی کا عملی لائحہ عمل

عبدالحمید خان

آج کے دور میں ہندوستانی مسلمان متعدد پیچیدہ اور سنگین سماجی، اقتصادی، تعلیمی اور نظریاتی چیلنجز کا سامنا کر رہے ہیں۔ ملکی اور علاقائی حالات خواہ کتنے ہی دشوار اور ناگفتہ بہ کیوں نہ ہوں، تاریخ اس بات کی بین گواہ ہے کہ قوموں کا عروج و زوال خارجی حالات سے زیادہ ان کے اپنے فیصلوں، بصیرت اور پیہم جدوجہد پر منحصر ہوتا ہے۔ اس نازک دور سے باہر نکلنے اور ایک روشن، باوقار اور مستحکم مستقبل کی تعمیر کے لیے جذباتی نعروں، ردِعمل کی روایتی سیاست، محض شکوہ سنجی اور سوشل میڈیا کی بے مقصد وقت ضائع کرنے والی بحثوں سے مکمل کنارہ کشی اختیار کرنا ہوگی۔ جب تک فکری پختگی، ترجیحات کی درستگی اور رویوں میں بنیادی انقلابی تبدیلی نہیں آئے گی، حالات کا رخ موڑنا اور تاریخ کا دھارا بدلنا ممکن نہیں ہے۔ کسی بھی قوم کی ترقی، بقا اور استحکام کا پہلا اور بنیادی قدم علمی برتری کا حصول ہے۔ ہندوستانی مسلمانوں کو روایتی تعلیم کی سرحدوں سے آگے بڑھ کر جدید ترین علوم جیسے سائنس، ٹیکنالوجی، آرٹیفیشل انٹیلیجنس، ڈیٹا سائنس، اور روبوٹکس پر اپنی تمام تر توانائیاں صرف کرنی ہوں گی۔ محض کاغذی ڈگریاں حاصل کرنا کافی نہیں، بلکہ اعلیٰ معیار کی ریسرچ، نئی ایجادات اور ملکی و عالمی سطح کے معیاری سائنسی و تعلیمی اداروں کا قیام ضروری ہے تاکہ ملک اور دنیا میں اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوایا جا سکے۔ تعلیم کا مقصد صرف ملازمت کا حصول نہیں بلکہ فکر و شعور کی بیداری اور معاشی و سائنسی خود کفالت ہونا چاہیے۔ معاشی خودمختاری کسی بھی معاشرے کی سیاسی اور سماجی آزادی کی ریڑھ کی ہڈی ہوتی ہے۔ ہندوستانی مسلمانوں کو محض سرکاری یا نجی نوکریوں پر منحصر رہنے کے بجائے تجارت، ہنرمندی، صنعت و حرفت اور جدید اسٹارٹ اپس کے قیام پر خصوصی توجہ دینی ہوگی۔ باہمی اقتصادی تعاون کے نئے ماڈلز، کمیونٹی کے مالیاتی وسائل، اوقاف کی اربوں روپے کی املاک کی درست دیکھ بھال اور زکوٰۃ کے نظام کو اس انداز میں منظم اور پائیدار بنانا ہوگا کہ نچلا اور پس ماندہ طبقہ عارضی یا فوری امداد پر انحصار کرنے کے بجائے خود معاشی طور پر مستحکم اور خود کفیل ہو سکے۔ سیاسی میدان میں محض خاموش تماشائی، جذباتی ایندھن یا غیر فعال ووٹ بینک بنے رہنے کے بجائے، بھارتی آئینی و انتخابی حکمتِ عملی میں بالغ نظری اور دانشمندی کا مظاہرہ کرنا ہوگا۔ مقامی بلدیاتی اداروں اور پنچایتوں سے لے کر اسمبلیوں اور ایوانِ بالا تک فعال اور باوقار شمولیت لازمی ہے۔ جذباتی نعرے لگانے والوں اور کھوکھلی تقریریں کرنے والوں کے بجائے ایسے باصلاحیت، قانون دان اور آئین ساز رہنماؤں کو آگے لانا ہوگا جو جمہوری و آئینی دائرے میں رہ کر دیگر تمام انصاف پسند اور سیکولر طبقات کے ساتھ مثبت، تعمیری اور پائیدار سیاسی اتحاد قائم کر سکیں۔ ملک کے قانونی، انتظامی اور آئینی ڈھانچے جیسے سول سروسز (UPSC/State PCS)، عدلیہ، پولیس اور بیوروکریسی میں مسلم نوجوانوں کی مؤثر اور تناسب کے مطابق شمولیت وقت کا اہم ترین تقاضا ہے۔ اعلیٰ انتظامی و عدالتی عہدوں پر فائز ہونا محض ایک ملازمت نہیں، بلکہ ملک کی پالیسی سازی میں براہِ راست حصہ لینے، بلاشبہ انصاف کی فراہمی کو یقینی بنانے اور آئینی حقوق کی پاسداری کرانے کا مضبوط اور پائیدار ذریعہ ہے۔ اس مقصد کے لیے نوجوانوں کو مسابقتی امتحانات کی تیاری کے لیے اعلیٰ معیار کی رہنمائی، رہائش اور وسائل فراہم کرنا کمیونٹی کی اولین ترجیح ہونی چاہیے۔ میڈیا اور ابلاغ کی موجودہ جنگ میں یکطرفہ پراپیگنڈا اور منفی بیانیے کا جواب اشتعال انگیزی یا جذباتی ردِعمل کے بجائے منطق، قانون، حقائق اور سچائی سے دینا ہوگا۔ اس کے لیے ہندوستانی مسلمانوں کو بین الاقوامی معیار کے تحقیقاتی ادارے، میڈیا ہاؤسز اور تھنک ٹینکس (Think Tanks) قائم کرنے ہوں گے جو ملک کے آئینی اور قانونی فریم ورک کے اندر رہتے ہوئے حقیقت پسندانہ، مثبت اور تعمیری بیانیہ دنیا اور ہم وطنوں کے سامنے پیش کر سکیں۔ انفرادی اور اجتماعی اخلاق و کردار کی بلندی اس تمام پیش رفت کی اصل روح ہے۔ صداقت، امانت داری، عدل و انصاف، ڈسپلن، سخت محنت اور وعدے کی پابندی کو اپنی روزمرہ زندگی کا لازمی حصہ بنانا ہوگا۔ اپنے تمام غیر مسلم ہم وطنوں اور پوری انسانیت کے ساتھ حسنِ اخلاق، ہمدردی، باہمی احترام اور خیر خواہی کا رشتہ مضبوط کر کے ہی ایک قابلِ اعتماد اور محترم معاشرتی تاثر قائم کیا جا سکتا ہے۔ کسی بھی قوم کی زبوں حالی اور زوال کا علاج عارضی احتجاجوں یا جذبات کے برملائی اظہار میں نہیں، بلکہ گہری سیاسی بصیرت، اعلیٰ ترین تعلیم اور محکم تنظیم میں پنہاں ہے۔ ہندوستانی مسلمانوں کے لیے شکوے اور دکھاوے کی سیاست کے بجائے خاموشی، صبر، حکمت اور مسلسل جدوجہد کے ساتھ 20 تا 30 سالہ طویل المدتی منصوبوں پر کام کرنا ہی موجودہ نازک دور سے باہر نکلنے اور ایک باوقار مستقبل کی تعمیر کا واحد اور حقیقی ذریعہ ہے۔ ہندوستانی مسلمانوں کی بقا اور ترقی کا عملی لائحہ عمل تعلیمی بااختیاری، معاشی خود کفالت، اور مثبت سماجی و سیاسی حکمتِ عملی پر مبنی ہونا چاہیے۔ موجودہ چیلنجز کا سامنا کرنے کے لیے ملت کو جذباتی سیاست سے نکل کر زمینی حقائق کے مطابق ٹھوس اور طویل مدتی اقدامات کرنے ہوں گے۔ ہندوستانی مسلمانوں کے مسائل اور ان کے حل پر مختلف فکر انگیز تحاریر، جیسے قومی آواز کا تجزیہ اور زندگیِ نو کی تجاویز، یہ واضح کرتی ہیں کہ دفاعی پوزیشن کے بجائے تعمیری لائحہ عمل اختیار کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ عصری اور تکنیکی تعلیم: نوجوانوں کو روایتی ڈگریوں کے بجائے آئی ٹی (IT)، ڈیٹا سائنس، اور آرٹیفیشل انٹیلیجنس جیسے جدید شعبوں کی طرف راغب کیا جائے۔ مدارس کی جدید کاری: دینی مدارس کے نصاب میں بنیادی سائنس، ریاضی، اور انگریزی کو شامل کیا جائے تاکہ وہاں کے فارغ التحصیل طلبہ بھی قومی دھارے میں شامل ہو سکیں۔ سول سروسز اور دیگر اعلیٰ سرکاری امتحانات کے لیے ہر ضلع کی سطح پر مفت یا رعایتی کوچنگ سینٹرز قائم کیے جائیں۔ تجارت اور اسٹارٹ اپس: نوجوانوں کو نوکری تلاش کرنے کے بجائے کاروبار اور نئی کاروباری اختراعات شروع کرنے کے لیے مائیکرو فنانس اور بلا سود قرضے فراہم کیے جائیں۔ مسلم اکثریتی علاقوں میں ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹس قائم کیے جائیں تاکہ غریب طبقے کو فوری روزگار کے قابل بنایا جا سکے۔ اوقافی املاک کا درست استعمال: ملک بھر میں موجود کروڑوں روپے کی وقف املاک کو ناجائز قبضوں سے آزاد کرا کے وہاں اسکول، یونیورسٹیاں، اور اسپتال قائم کیے جائیں۔ جذباتیت سے پاک سیاست: مسلمانوں کو کسی ایک سیاسی جماعت کا ووٹ بینک بننے کے بجائے مقامی سطح پر اپنے حقوق اور ترقیاتی ایجنڈے کی بنیاد پر سیاسی اتحاد قائم کرنے چاہئیں۔ قانونی امداد کے مراکز ہر ریاست میں مظلومین کی مدد اور آئینی حقوق کے تحفظ کے لیے ماہر وکلاء کا نیٹ ورک اور ہیلپ لائنز بنائی جائیں۔ جیسا کہ آواز دی وائس کے مضامین میں تجویز کیا گیا ہے، ایک قومی سطح کا علمی اور تحقیقی بورڈ ہونا چاہیے جو حکومت اور دیگر طبقات سے مکالمے کے لیے ایجنڈا تیار کرے۔ میڈیا اور اسلاموفوبیا کے اثرات کو کم کرنے کے لیے غیر مسلم بھائیوں کے ساتھ مشترکہ سماجی پروگرام، انٹرفیتھ ڈائیلاگ اور پبلک ریلیشنز مہمیں چلائی جائیں۔ مسلم معاشرے سے فضول خرچی، جہیز کی لعنت، اور فرقہ وارانہ اختلافات کو ختم کر کے باہمی اتحاد کو فروغ دیا جائے۔ میڈیا اور متبادل پلیٹ فارمز: ملت کے پاس اپنا مضبوط اور غیر جانبدار میڈیا نیٹ ورک (ڈیجیٹل اور پرنٹ) ہونا چاہیے جو مسلمانوں کے مسائل کو درست انداز میں پیش کر سکے۔

آسام میں سیلاب متاثرین کی بازآبادکاری کیلئے امارت شرعیہ کی امدادی سرگرمیاں قابل رشک

سوخاندانوں کے مکان بنانے کیلئے سامان کی خریداری اور بانس مہیا کرانے کا عمل جاری

شیو ساگر، آسام: آسام میں حالیہ تباہ کن سیلاب کے نتیجے میں سینکڑوں مکانات اور ان میں موجود گھریلو سامان مکمل طور پر تباہ ہوگیا ہے۔ سیلاب متاثرین کی راحت رسانی، ضروریات کی تکمیل اور بازآبادکاری کے لیے امارت شرعیہ کی جانب سے گزشتہ کئی دنوں سے بڑے پیمانے پر امدادی سرگرمیاں جاری ہیں۔ امارت شرعیہ کے علماء اور ذمہ داران آسام کے مختلف متاثرہ علاقوں میں قیام کرکے حالات کا جائزہ لینے، متاثرین کی ضروریات معلوم کرنے اور ان تک مطلوبہ سامان پہنچانے میں مصروف ہیں۔ حضرت مولانا سید احمد ولی فیصل رحمانی مدظلہ امیر شریعت بہار اڈیشہ، جھارکھنڈ و مغربی بنگال کی ہدایت اور ناظم اعلیٰ امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ، جھارکھنڈ و مغربی بنگال جناب مفتی محمد سعید الرحمن قاسمی کے ایما پر امارت شرعیہ کی امدادی ٹیم روزانہ کی بنیاد پر راحت رسانی کا کام انجام دے رہی ہے۔ مختلف علاقوں میں متاثرین کے درمیان ضروری اور بنیادی اشیاء کی تقسیم پہلے ہی عمل میں آچکی ہے، جبکہ اب ان خاندانوں کی ضروریات پوری کرنے پر خصوصی توجہ دی جارہی ہے جن کے مکانات اور گھریلو سامان سیلاب میں مکمل طور پر تباہ ہوگئے ہیں۔ متاثرین کی بڑی تعداد کو پلنگ، بستر اور دیگر ضروری گھریلو سامان کی فوری ضرورت ہے۔ اس ضرورت کو دیکھتے ہوئے امارت شرعیہ کی جانب سے لوہے کے پلنگ اور گدے بڑی تعداد میں آرڈر دے کر تیار کروائے جا رہے ہیں، تاکہ متاثرہ خاندانوں کو دوبارہ زندگی کے بنیادی

وسائل فراہم کیے جاسکیں۔ اسی طرح جن لوگوں کے مکانات مکمل طور پر پانی کی نذر ہوگئے ہیں، ان کی بازآبادکاری کے لیے بھی امارت شرعیہ کی جانب سے خصوصی اقدامات کیے جارہے ہیں۔ اس سلسلے میں بڑے پیمانے پر دیہی علاقوں سے بانس کی کٹائی کا کام جاری ہے، جبکہ تین سکیا اور جوڑہاٹ سمیت مختلف شہروں سے ٹن شیڈ کی خریداری کا عمل بھی جاری ہے۔ ان سامانوں کے ذریعے متاثرین کے لیے عارضی اور قابلِ رہائش ڈھانچے تیار کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ امارت شرعیہ کی جانب سے آسام کے سیلاب متاثرین کے لیے یہ امدادی اور بازآبادکاری کا کام نمایاں طور پر انجام دیا جارہا ہے، جس پر قابل ذکر اخراجات بھی آرہے ہیں۔ امارت شرعیہ نے اہلِ خیر اور صاحب استطاعت افراد سے دردمندانہ اپیل کی ہے کہ وہ اس مشکل گھڑی میں آسام کے سیلاب متاثرین کی مدد اور بازآبادکاری کے اس مشن میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں، تاکہ زیادہ سے زیادہ متاثرہ خاندانوں کو دوبارہ اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے میں مدد مل سکے۔ اس وقت امارت شرعیہ کی امدادی سرگرمیوں کی قیادت جناب مولانا احمد حسین قاسمی مدنی، معاون ناظم امارت شرعیہ کر رہے ہیں۔ ان کے ساتھ امارت شرعیہ کی جانب سے جناب مفتی صابر حسین قاسمی، مولانا شعیب عالم قاسمی اور مولانا رفیع احمد ندوی سمیت مبلغین امارت شرعیہ امدادی کاموں میں سرگرم ہیں۔ علاوہ ازیں مفتی عبدالقدوس مظاہری، جامعہ رحمانی خانقاہ مونگیر کے استاد مولانا وجیہ الرحمن مظاہری، مولانا اسامہ رحمانی اور جامعہ رحمانی کے متعدد علماء بھی امدادی ٹیم کے ساتھ خدمات انجام دے رہے ہیں۔ آسام میں امارت شرعیہ کی ٹیم کو مقامی سطح پر تعاون اور رہنمائی بھی حاصل ہو رہی ہے۔ شیو ساگر کے ناظرہ حلقہ کے نوجوانوں نے امارت شرعیہ کی امدادی ٹیم کی میزبانی اور دیگر ضروری انتظامات میں تعاون کرتے ہوئے متاثرین کی خدمت کے اس عمل میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ امارت شرعیہ کے ذمہ داران کا کہنا ہے کہ سیلاب سے متاثرہ خاندانوں کو فوری امداد فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی مستقل بازآبادکاری کی ضرورت بھی پیش نظر ہے۔ اسی لیے امدادی سرگرمیوں کو محض راشن اور بنیادی اشیاء کی تقسیم تک محدود رکھنے کے بجائے رہائش اور گھریلو ضروریات کی فراہمی تک وسعت دی جارہی ہے۔ امارت شرعیہ اہلِ خیر سے اپیل کرتی ہے کہ وہ دل کھول کر تعاون کریں اور سیلاب کی تباہ کاریوں سے متاثرین بے سہارا خاندانوں کا سہارا بنیں تاکہ وہ اپنے بکھرے ہوئے گھروں اور زندگیوں کو دوبارہ آباد کرسکیں۔

ہندوستان 3.92 ٹریلین ڈالر کی

جی ڈی پی کے ساتھ چھٹی سب سے بڑی معیشت: پنکج چودھری

نئی دہلی: بین الاقوامی مالیاتی فنڈ کے اپریل 2026 کے ورلڈ اکنامک آؤٹ لک کے مطابق، ہندوستان 2025-26 میں دنیا کی چھٹی سب سے بڑی معیشت تھی، جس کی برائے نام مجموعی گھریلو پیداوار 3.92 ٹریلین ڈالر تھی۔ منگل کو پارلیمنٹ کو یہ مطلع کیا گیا۔ وزیر مملکت برائے خزانہ پنکج چودھری نے کہا کہ آئی ایم ایف کی درجہ بندی برائے نام جی ڈی پی پر مبنی ہے جس کی پیمائش امریکی ڈالر کی موجودہ شرح مبادلہ پر کی گئی ہے اور یہ اقتصادی ترقی، کرنسی کی نقل و حرکت، قیمتوں، قومی کھاتوں میں نظرثانی اور دیگر بڑی معیشتوں کی کارکردگی سمیت عوامل کی بنیاد پر تبدیل ہوسکتی ہے۔ آئی ایم ایف کی درجہ بندی برائے نام جی ڈی پی پر مبنی ہے جسے امریکی ڈالر کی موجودہ شرح تبادلہ پر ماپا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے زرعی پیداوار، مینوفیکچرنگ، انفراسٹرکچر، لاجسٹکس، ایم ایس ایم ایز، اختراعات اور تحقیق پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے ہندوستان کی ترقی کی صلاحیت کو بڑھانے کے لیے ایک وسیع البنیاد حکمت عملی اپنائی ہے۔ چودھری نے کہا کہ پیداوار سے منسلک ترغیبی اسکیموں اور کوالٹی کنٹرول آرڈرز میں نرمی جیسے اقدامات کے ذریعے مینوفیکچرنگ کو فروغ دیا جارہا ہے، جبکہ عوامی سرمایہ کاری کے ذریعے انفراسٹرکچر اور لاجسٹکس کو مضبوط کیا جارہا ہے۔ حکومت پائیدار عوامی سرمائے کے اخراجات، ایک آزادانہ غیر ملکی براہ راست سرمایہ کاری کی پالیسی اور ٹیکس اصلاحات کے ذریعے سرمایہ کاری کو فروغ دینے کی بھی کوشش کررہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ کاروبار کرنے میں آسانی میں بہتری بھی حکمت عملی کا حصہ ہے۔ بیرونی مسابقت پر، حکومت ہندوستان کے آزاد تجارتی معاہدوں اور جامع اقتصادی شراکت داری اور تعاون کے معاہدوں کے نیٹ ورک کو وسعت دے رہی ہے، جبکہ مالیاتی انتظام اور قیمت کے استحکام کے ذریعے میکرو اکنامک استحکام کو برقرار رکھنے کی کوشش کررہی ہے۔ غیر ملکی پورٹ فولیو سرمایہ کاروں کی سرگرمیاں بھی کافی رہی ہیں۔ چودھری نے کہا کہ نیشنل سیکورٹیز ڈپازٹری لمیٹڈ کے اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ جنوری اور اگست 2026 کے درمیان ایف پی آئیز کی مجموعی فروخت 5 اگست تک 29.8 لاکھ کروڑ روپے رہی۔ وزیر مملکت برائے خزانہ پنکج چودھری نے راجیہ سبھا میں باضابطہ طور پر تصدیق کی ہے کہ مالیاتی سال 2025-26 میں ہندوستان 3.92 ٹریلین ڈالر کی برائے نام (Nominal) جی ڈی پی کے ساتھ دنیا کی چھٹی سب سے بڑی معیشت بن گیا ہے۔ یہ اعداد و شمار انٹرنیشنل مانیٹری فنڈ (IMF) کی اپریل 2026 کی ورلڈ اکنامک آؤٹ لک رپورٹ پر مبنی ہیں۔ عالمی درجہ بندی: عالمی سطح پر امریکی ڈالر کی شرح مبادلہ اور دیگر معاشی تبدیلیوں کی وجہ سے ہندوستان عالمی درجہ بندی میں اب چھٹے نمبر پر ہے۔

ناسا نے اسرو کو مون بیس پروگرام میں شامل ہونے کی دعوت دی

ریلیز میں بتایا گیا ہے کہ ناسا نے اسرو کو اپنے مون بیس پروگرام میں شامل ہونے کی دعوت دی ہے

بنگلورو: ہندوستان اور امریکہ نے سول اور تجارتی خلائی تعاون پر اپنی بات چیت کو آگے بڑھایا اور مستقبل میں سائنس اور انسانی خلائی پرواز ٹیکنالوجی کی شراکت داری پر توجہ مرکوز کی۔ امریکی سفارت خانے نے منگل کو ایک پریس ریلیز میں یہ بات کہی۔ یہ بات چیت انڈیا۔ یو ایس سول اسپیس جوائنٹ ورکنگ گروپ کی 9ویں میٹنگ کے دوران ہوئی، جس کی میزبانی ہندوستان نے 5-6 اگست 2026 کو بنگلورو میں انڈین اسپیس ریسرچ آرگنائزیشن (اسرو) کے ہیڈکوارٹر میں کی تھی۔ وی نارائنن، چیئرمین، اسرو اور خلائی محکمہ کے سکریٹری اور ہندوستان میں امریکی سفیر سرجیو گور نے افتتاحی سیگمنٹ سے خطاب کیا اور دوطرفہ خلائی تعاون کو مزید مضبوط کرنے کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ اس نے اس بات کی نشاندہی کی کہ کس طرح میٹنگ نے فروری 2025 کے مشترکہ لیڈروں کے بیان کے مطابق ہندوستان-امریکہ کے تعلقات کو تبدیل کرنے والے اسٹریٹجک ٹیکنالوجی (ٹرسٹ) انیشیٹو کے تحت سول اور تجارتی خلائی تعاون کو آگے بڑھایا۔ ریلیز کے مطابق، دونوں فریقوں نے گزشتہ سال مشترکہ ناسا۔ اسرو سنتھیٹک اپارچر راڈار (نسار) مشن کے کامیاب آغاز کے بعد تعاون کو بڑھانے کے ساتھ ساتھ مستقبل میں سائنس اور انسانی خلائی پرواز ٹیکنالوجی کے تعاون کو آگے بڑھانے پر تبادلہ خیال کیا۔ انہوں نے بیرونی خلائی سرگرمیوں کی طویل مدتی پائیداری پر اقوام متحدہ کی کمیٹی برائے بیرونی خلا کے پرامن استعمال (COPUOS) کے رہنما خطوط کو آگے بڑھانے کیلئے اپنے عزم کا اعادہ کیا، ساتھ ہی کمیٹی کی تاثیر کو یقینی بنانے کے لیے جاری کثیر جہتی کوششوں کا جائزہ لیا۔ ریلیز میں بتایا گیا ہے کہ ناسا نے اسرو کو اپنے مون بیس پروگرام میں شامل ہونے کی دعوت دی ہے، جس میں آرٹیمس معاہدے کے تحت دونوں ممالک کی شراکت داری کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ دونوں فریقوں نے معاہدے کے تحت کھلے سائنسی ڈیٹا کے اشتراک پر تعاون کے لیے بات چیت کو آگے بڑھانے پر بھی اتفاق کیا۔

اڈیشہ کا ریئر ارتھ کوریڈور، میرین بائیو ٹیکنالوجی اور خلائی صلاحیتیں

سائنس کی قیادت میں ترقی کے نئے مواقع پیدا کریں گی: ڈاکٹر جتیندر سنگھ

نئی دہلی: سائنس اور ٹیکنالوجی اور ارتھ سائنسز کے مرکزی وزیر مملکت (آزادانہ چارج) ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے اوڈیشہ کے لیے ایک مربوط روڈ میپ تیار کیا ہے جو حکومت ہند کی ریئر ارتھ کوریڈور کی تجویز، ریاستی وسائل سے بھرپور بائیوٹیکنالوجی، ریاستی وسائل سے مالا مال ہے۔ ڈاکٹر جتیندر سنگھ اڈیشہ کے سائنس اور ٹیکنالوجی کے کابینہ کے وزیر جناب کرشن چندر پاترا کے ساتھ روڈ میپ پر تبادلہ خیال کررہے تھے، جنہوں نے ان سے ملاقات کی اور ریاست کی سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترجیحات سے متعلق کئی تجاویز پیش کیں۔ بات چیت میں میرین بائیوٹیکنالوجی کی توسیع، لائف سائنسز کے بنیادی ڈھانچے کی مضبوطی، اڈیشہ کے ساحلی اور معدنی وسائل کا زیادہ سے زیادہ استعمال، خلائی ایپلی کیشنز اور مینوفیکچرنگ، نایاب زمین کی تلاش، سائنسی بنیادی ڈھانچہ اور ساحلی اضلاع کی قومی سمندری۔ ماحولیات کے اقدامات میں شرکت کا احاطہ کیا گیا۔ میٹنگ میں انسٹی ٹیوٹ آف لائف سائنسز کی توسیع کو حتمی شکل دی گئی، بھونیشور جو محکمہ بائیوٹیکنالوجی، حکومت ہند سے تعلق رکھتا ہے، جس میں ریاست اوڈیشہ حکومت کی جانب سے اضافی 50 ایکڑ اراضی کی فراہمی ہے۔ ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا کہ مشرقی ساحلی خطہ ہندوستان کے ابھرتے ہوئے نیوکلیئر اور میرین روڈ میپ میں بہت بڑا کردار ادا کرسکتا ہے، جس میں اڈیشہ مرکزی سائنسی اداروں اور ریاستی حکومت کے ساتھ مربوط کوششوں کے ذریعے اپنا حصہ ڈالنے کے لیے اچھی جگہ پر ہے۔ یہ نقطہ نظر انفرادی ادارہ جاتی اقدامات سے سمندر کے وسائل، اہم معدنیات، حیاتیات، خلائی ٹیکنالوجی اور ٹیکنالوجی کی قیادت میں اقتصادی ترقی پر محیط ایک مربوط ماحولیاتی نظام کی طرف بڑھنا چاہتا ہے۔ بات چیت کا ایک اہم حصہ اوڈیشہ میرین بائیوٹیکنالوجی ریسرچ اینڈ انوویشن کوریڈور تھا، جسے ریاست میں معروف تعلیمی اور تحقیقی اداروں کو اکٹھا کرنے کے لیے ایک باہمی تعاون کے پلیٹ فارم کے طور پر تیار کیا جارہا ہے۔ اگلا مرحلہ اس ادارہ جاتی نیٹ ورک کو ارتھ سائنسز، سی ایس آئی آر اور بائیو ٹکنالوجی کے محکمے کے ساتھ زیادہ قریب سے ہم آہنگ کرنے کی کوشش کرے گا، جس سے اوڈیشہ کے سمندری وسائل کو جدید تحقیق، بائیوٹیکنالوجی ایپلی کیشنز اور صنعتی اختراع سے مربوط کیا جاسکے گا۔ میٹنگ نے انسٹی ٹیوٹ آف لائف سائنسز کی توسیع کو بھی آگے بڑھایا، بھونیشور جو محکمہ بائیوٹیکنالوجی، حکومت ہند سے تعلق رکھتا ہے۔ توسیع شدہ ادارہ جاتی صلاحیت لائف سائنسز اور بائیوٹیکنالوجی میں تحقیق کے لیے اور Bio-E3 فریم ورک، بائیوٹیکنالوجی برائے معیشت، ماحولیات اور روزگار سے منسلک اقدامات کے لیے ایک مضبوط بنیاد فراہم کرسکتی ہے۔ یہ اوڈیشہ کے لیے اس کی وسیع ساحلی پٹی، سمندری حیاتیاتی تنوع اور وسائل کی بنیاد کے پیش نظر خاص اہمیت رکھتا ہے۔ ریاست کا سمندری ماحولیاتی نظام حیاتیاتی وسائل، صحت، خوراک، مواد اور ماحولیاتی حل جیسے شعبوں میں بائیوٹیکنالوجی ایپلی کیشنز کے مواقع فراہم کرسکتا ہے۔

جنگ آزادی کی تاریخ سے وہ واقف نہیں جو مدارس کو دہشت گردی کا مرکز قرار دے رہے ہیں: ڈاکٹر ایوب سرجن

سنت کبیر نگر (پریس ریلیز): مدارس وہ حب الوطنی کے قلع ہیں جہاں پیار محبت، اخلاق، بھائی چارہ وحب الوطنی کا درس دیا جاتا ہے، وہیں سے آزاد ہندوستان کے اول صدر جمہوریہ راجیند ر پرساد وغیرہ جیسے متعدد غیر مسلموں نے مدارس سے تعلیم حاصل کر اعلیٰ عہدوں پر فائز رہے۔ مدارس کے لاکھوں کی تعداد میں اساتذہ وطلبہ نے اپنے جان ومال کی قربانی پیش کر اس ملک کو آزاد کرانے میں اہم کردار ادا کیا ہے، مگر آج حکومت کے اعلیٰ عہدوں پر فائز متعصب لوگ مدارس کو دہشت گردی کا مرکز قرار دے کر جنگ آزادی کے شہیدوں کی توہین کر رہے ہیں، جنہیں عوام معاف نہیں کرے گی۔ ایسے لوگوں کو مدارس و جنگ آزادی کی تاریخ کا مطالعہ کرنے کی ضرورت ہے۔ پیس پارٹی کے قومی صدر ڈاکٹر ایوب سرجن نے اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ کے بیان مدارس دہشت گردی کے مرکز کے ردعمل میں مذکورہ تاثرات کا اظہار کیا۔ ڈاکٹر ایوب سرجن نے کہا کہ مدارس کے طلبہ میں دین کے ساتھ حب الوطنی کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اسلام میں تو اپنے پڑوسیوں کے لئے حکم دیا ہے کہ اگر پڑوسی غیر مسلم بھی ہے تو اس کا ہر طرح سے خیال رکھا جائے، اور اگر مالی طور پر کمزور ہے تو اس کی مدد کی جائے۔ مدارس کے طلبہ ہمیشہ جہاں ملک کو ضرورت پڑتی ہے سب سے آگے رہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آر ایس ایس جیسی تنظیم مسلمانوں اور دوسری اقلیتوں کے خلاف جھوٹ پر مبنی تاریخ پیس کر اکثریت کو گمراہ کرنے کا کام کر رہی ہیں، جبکہ ان کا جنگ آزادی میں کوئی کردار نہیں رہا ہے۔ صوبہ کے وزیر اعلیٰ کشو پرساد موریہ کو شائد جنگ آزادی کی تاریخ واقفیت نہیں، انہیں تاریخ کا مطالعہ کرنے کی ضرورت ہے، اگر انہوں نے جنگ آزادی کی تاریخ کا مطالعہ کیا ہوتا تو شائد کبھی بھی اس طرح کا مدارس پر منفی بیان نہ دیتے۔ ڈاکٹر ایوب نے کہا کہ مدارس کی ایک شاندار تاریخ ہے، اور یہاں سے تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ آج نیٹ، آئی اے ایس، پی سی ایس وانجینئرنگ کے شعبہ میں اپنی خدمات کا انجام دے رہے ہیں۔ آئندہ اسمبلی انتخابات کے پیش نظر بی جے پی کے کچھ لیڈران ایسے اناپ سناپ بیان دے کر یہ تاثر دینے کی کوشش کر رہے ہیں کہ مدارس دہشت گردی کے مرکز ہیں، جبکہ عوام کو سب معلوم ہے، اور مہنگائی و بے روزگاری سے پریشان ہے، تعلیم مہنگی ہونے کے سبب ان کے بچے اعلیٰ تعلیم سے محروم ہیں، اسی سب سے توجہ ہٹانے کے لئے اس طرح منفی بیان دے کر عوام کو گمراہ کرنے کا کام کیا جارہا ہے۔

صفا بیت المال اور رہبر فاؤنڈیشن کے اشتراک سے کھمم اور کوداڑ میں

پندرہ لاکھ روپیے مالیتی 100 ٹھیلہ بنڈیوں کی مستحق افراد میں تقسیم

کسی ضرورت مند کی وقتی مالی مدد اگرچہ اس کی فوری مشکل کو کم کر دیتی ہے، لیکن اسے ایسا باعزت ذریعۂ معاش فراہم کرنا جس کے ذریعے وہ اپنی محنت سے مستقل آمدنی حاصل کر سکے، معاشی خود کفالت کی جانب ایک مضبوط اور پائیدار قدم ہے۔ خود روزگار کے مواقع پیدا کرنا نہ صرف افراد کو دوسروں کے سامنے دستِ سوال دراز کرنے سے محفوظ رکھتا ہے بلکہ ان میں خود اعتمادی، عزتِ نفس اور اپنے خاندان کی کفالت کا حوصلہ بھی پیدا کرتا ہے۔ اسی احساسِ ذمہ داری اور معاشی خود کفالت کے عزم کے تحت صفا بیت المال اور رہبر فاؤنڈیشن کے اشتراک سے خود روزگار فراہمی کی مہم جاری ہے، جس کے تحت ملک کے مختلف علاقوں میں ضرورت مند افراد کو باعزت روزگار کے مواقع فراہم کیے جا رہے ہیں۔ اسی سلسلے کی ایک کڑی کے طور پر کوداڑ اور کھمم میں مجموعی طور پر 100 ٹھیلہ بنڈیاں مع ساز و سامان مستحق افراد کے حوالے کیے گئے۔ کوداڑ میں سری سائی گارڈن اینڈ فنکشن ہال، شانتی نگر میں منعقدہ پروگرام کے دوران 50 ٹھیلہ بنڈیاں مع سامان فروخت ترکاریاں میوہ جات وغیرہ تقسیم کی گئیں۔ اس موقع پر صفا بیت المال ہیڈ آفس کی جانب سے ایونٹ کوآرڈینیٹر محمد ابراہیم اللہ خان، میڈیا کوآرڈینیٹر عادل امامی، سروے آفیسر سید رحمان اور محمد عثمان نے شرکت کی، جبکہ مقامی سطح پر مولانا حامد صاحب نے تعاون اور شرکت کے ذریعے پروگرام کو کامیاب بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔ اسی طرح کھمم کے مدرسہ دارالعلوم، موتی نگر میں منعقدہ پروگرام میں 50 ٹھیلہ بنڈیاں مستحق افراد میں تقسیم کی گئیں۔ پروگرام میں صفا بیت المال ہیڈ آفس کے مذکورہ ذمہ داران نے شرکت کی، جبکہ مقامی سطح پر مولانا مفتی سعید صاحب قاسمی اور مولانا رحمان صاحب نے تعاون کرتے ہوئے پروگرام میں شرکت کی۔ واضح ہو کہ خود روزگار فراہمی کی اس مہم کے تحت صفا بیت المال اور رہبر فاؤنڈیشن نے ملک کے مختلف علاقوں میں اب تک 750,5 ٹھیلہ بنڈیاں، مع ساز و سامان، فراہم کرکے ہزاروں خاندانوں کے معاشی استحکام میں مؤثر کردار ادا کیا ہے۔ اسی طرح خواتین کو معاشی طور پر خود مختار بنانے اور ان کی پوشیدہ صلاحیتوں کو ہنر میں ڈھالنے کے لیے ہنر مندی کے فروغ پر بھی خصوصی توجہ دی جارہی ہے اس سلسلے میں صفا بیت المال اور رہبر فاؤنڈیشن کے اشتراک سے ملک بھر میں اب تک 200,1 سلائی مشینیں بھی فراہم کی جاچکی ہیں، تاکہ خواتین اپنے گھروں سے باعزت روزگار حاصل کرکے اپنے خاندان کی معاشی ضروریات پوری کرنے میں مؤثر کردار ادا کرسکیں۔ صفا بیت المال کی یہ خدمات محض ایک ذریعۂ معاش کی فراہمی ہی نہیں بلکہ ضرورت مند خاندانوں کو اپنے قدموں پر کھڑا کرنے اور انہیں باوقار زندگی کی طرف آگے بڑھانے کی ایک عملی جدوجہد ہے۔ جو اس بات کا تقاضہ کرتی ہیں کہ خدمت خلق کو محض وقتی امداد تک محدود نہ رکھا جائے، بلکہ ضرورت مند افراد اور خاندانوں کو خود کفیل، باعزت روزگار اور مستحکم معاشی زندگی کی طرف لے جانے کے لیے مستقل اور مؤثر عملی اقدامات کیے جائیں۔ اس موقع پر مرکزی صدر صفا بیت المال مولانا غیاث احمد رشادی نے اہلِ خیر سے اپیل کی کہ وہ معاشی طور پر کمزور اور ضرورت مند خاندانوں کو خود کفیل بنانے کی اس مہم میں بھرپور تعاون کریں۔ انہوں نے کہا کہ کسی مستحق کو وقتی امداد فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ اسے مستقل ذریعۂ معاش فراہم کرنا صدقۂ جاریہ کی ایک مؤثر صورت اور معاشرے کے کمزور طبقات کو اپنے قدموں پر کھڑا کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ اہلِ خیر کے تعاون سے اس مہم کو مزید وسعت دی جاسکتی ہے اور مزید خاندانوں کو باعزت روزگار کے مواقع فراہم کیے جاسکتے ہیں۔

مرکزی وزیر ان پورنا دیوی نے

جمہوریہ لائبیریا کے پارلیمانی وفد سے ملاقات کی

نئی دہلی: خواتین اور بچوں کی ترقی کی وزیر، حکومت ہند، محترمہ انپورنا دیوی نے آج جمہوریہ لائبیریا کے ایک پارلیمانی وفد سے ملاقات کی جس میں لائبیریا کے سینیٹ اور ایوان نمائندگان کے اراکین اور لائبیریا کی خواتین کے قانون ساز کاکس کے ارکان شامل تھے، جن کی قیادت محترمہ ایلن-الوو ورہ کررہی تھیں۔ یہ وفد 10 سے 15 اگست 2026 تک ایک ساؤتھ-ساؤتھ پیر لرننگ مشن پر ہندوستان کا دورہ کررہا ہے، جس کا اہتمام اقوام متحدہ کی خواتین کے تعاون سے کیا گیا ہے اور ہندوستان، برازیل اور جنوبی افریقہ کی حکومتوں کے ذریعہ ہندوستان، برازیل اور جنوبی افریقہ (IBSA) فنڈ کے ذریعے مالی اعانت فراہم کی گئی ہے، جس کا انتظام اقوام متحدہ کے دفتر برائے جنوبی-جنوبی تعاون کے زیر انتظام ہے۔ ملاقات کے دوران، وفد کو خواتین کی قیادت میں ترقی کے لیے ہندوستان کے اہم اقدامات کے بارے میں بتایا گیا۔ وزیر محترمہ انپورنا دیوی نے خواتین کو قومی ترقی کے فعال ایجنٹ کے طور پر دیکھنے کے ہندوستان کے نقطہ نظر پر روشنی ڈالی اور خواتین کو بااختیار بنانے کے لئے ہندوستان کی قانون سازی، پروگراماتی اور ادارہ جاتی وابستگی پر روشنی ڈالی۔ دونوں فریقین نے مشترکہ دلچسپی کے شعبوں پر کافی تبادلہ خیال کیا اور دونوں ممالک کے درمیان جنوبی جنوب تعاون کے فریم ورک کے اندر تعاون کو مزید گہرا کرنے کے عزم کا اظہار کیا۔ میٹنگ کا اختتام لائبیریا کے وفد کے سربراہ کو یادگاری پیش کرنے کے ساتھ ہوا، اس کے بعد ایک گروپ فوٹو سیشن بھی ہوا۔

ہند-امریکہ شراکت داری عالمی سلامتی کیلئے اہم

امریکی سفیر سرجیو گور کی قومی سلامتی کے مشیر اجیت ڈوبھال کے ساتھ بات چیت

نئی دہلی: ہندوستان میں امریکی سفیر سرجیو گور نے منگل کو قومی سلامتی کے مشیر اجیت ڈوبھال کے ساتھ امریکہ ہندوستان اسٹریٹجک تعاون پر بات چیت کی اور اس میٹنگ کو 'نتیجہ خیز' قرار دیا۔ ایکس پر ایک پوسٹ میں، سفیر گور نے کہا کہ امریکہ اور بھارت کی شراکت داری" عالمی سلامتی کے چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے اہم ہے۔ انہوں نے نوٹ کیا کہ دونوں ممالک کے بہت سے مشترکہ اہداف ہیں اور یہ کہ دوطرفہ مصروفیات" بڑھتی جارہی ہیں۔" امریکی سفیر نے ٹویٹ کیا، کہقومی سلامتی کے مشیر اجیت ڈوبھال کے ساتھ امریکہ اور بھارت کے اسٹریٹجک تعاون کو گہرا کرنے پر تبادلہ خیال کے لیے ایک نتیجہ خیز ملاقات ہوئی۔ عالمی سلامتی کے چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے بھارت کے ساتھ ہماری قریبی شراکت داری بہت ضروری ہے۔

ہندوستان کلیدی شعبوں میں سپلائی چین لچک کو مضبوط کررہا ہے

نئی دہلی: اہم صنعتی آدانوں کی بڑھتی ہوئی مانگ کے درمیان، مرکز توانائی، کھاد، الیکٹرانکس، سیمی کنڈکٹرز، دواسازی، طبی آلات، اور اہم معدنیات سمیت کلیدی شعبوں میں سپلائی چین لچک کو مضبوط کرنے کے لیے کام کر رہا ہے۔ مرکزی وزیر تجارت پیوش گوئل نے لوک سبھا میں ایک تحریری جواب میں کہا کہ حکومت نے اہم شعبوں کی نشاندہی کی ہے جن میں توانائی، کھاد، الیکٹرانکس اور سیمی کنڈکٹرز، اہم معدنیات، دواسازی اور طبی آلات کے ساتھ ساتھ دیگر اسٹریٹجک مینوفیکچرنگ سیگمنٹس کی ضرورت ہے، جن کے لیے مضبوط سپلائی چین اور وسیع تر ریسیلینس کی ضرورت ہے۔ ملک کی بڑھتی ہوئی توانائی کی ضروریات کو مزید نوٹ کرتے ہوئے، گوئل نے زور دیا، حکومت گھریلو پیداوار، ذرائع کے تنوع، بنیادی ڈھانچے کو بہتر بنانے، ایتھنول کی ملاوٹ اور بائیو ایندھن، اسٹریٹجک پٹرولیم کے ذخائر، اور قابل تجدید توانائی کے ذریعے توانائی کی حفاظت کو مضبوط بنا رہی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ کھاد کے شعبے میں، ملکی پیداوار 2025 میں ملک کی کل ضرورت کا تقریباً 73 فیصد پورا کرتی ہے۔ اہم معدنیات جیسے لتیم، کوبالٹ، نکل، گریفائٹ، نایاب زمینی عناصر اور تانبے کی اسٹریٹجک اہمیت پر زور دیتے ہوئے، گوئل نے کہا کہ یہ صاف توانائی والی ٹیکنالوجیز، الیکٹرک گاڑیوں، الیکٹرانکس، سیمی کنڈکٹرز اور جدید مینوفیکچرنگ کے لیے ضروری ہیں۔ انہوں نے کہا کہ نیشنل کریٹیکل منرل مشن کا مقصد تلاش اور کان کنی سے لے کر پروسیسنگ، ری سائیکلنگ اور جدید مینوفیکچرنگ تک پوری ویلیو چین کو مضبوط بناتے ہوئے ملکی اور بیرون ملک سپلائی کو محفوظ بنانا ہے۔ انہوں نے کہا کہ تجارتی اور سرمایہ کاری کی مصروفیات میں بھی اہم معدنیات کو ترجیح دی جاتی ہے۔ ہندوستان عالمی سطح پر درپیش جغرافیائی وسیاسی چیلنجز اور بڑھتی ہوئی طلب کے پیشِ نظر اپنے اہم اسٹریٹجک شعبوں میں سپلائی چین کی لچک اور خودمختاری کو مضبوط کررہا ہے۔ حکومت ہند نے حال ہی میں پارلیمنٹ میں تصدیق کی ہے کہ ملک کی اقتصادی سلامتی کو یقینی بنانے اور درآمدی انحصار کو کم کرنے کے لیے توانائی، سیمی کنڈکٹرز، ادویات، اور اہم معدنیات جیسے کلیدی شعبوں پر خصوصی توجہ دی جارہی ہے۔

اردو، عربی و فارسی اساتذہ کے ساتھ تبادلہ میں ناانصافی ناقابل قبول: تیجسوی یادو

وزیرِ اعلیٰ کو خط، تبادلۂ اساتذہ کے عمل پر فوری نظرِ ثانی اور ملحقہ مدارس کے اساتذہ کی زیرِ التوا تنخواہوں کی ادائیگی کا مطالبہ

پٹنہ: (پریس ریلیز) راشٹریہ جنتادل کے کارگزار قومی صدر و بہار اسمبلی میں قائدِ حزبِ اختلاف تیجسوی یادو نے ریاست میں جاری غیر منصفانہ اساتذہ کے تبادلے کے عمل پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے وزیرِ اعلیٰ بہار کو خط ارسال کیا ہے۔ خط میں بالخصوص اردو، عربی اور فارسی کے اساتذہ کے ساتھ مبینہ امتیازی اور قواعد کے برخلاف کیے جانے والے سلوک پر سخت اعتراض درج کراتے ہوئے تبادلے کے پورے عمل کا ازسرِ نو جائزہ لینے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ تیجسوی یادو نے کہا ہے کہ بہار میں اساتذہ کے تبادلے کے موجودہ عمل کو لے کر مسلسل شکایات موصول ہورہی ہیں۔ بالخصوص اردو، عربی اور فارسی کے اساتذہ کے ساتھ مبینہ طور پر امتیازی اور ضابطے کے خلاف برتاؤ سے اساتذہ میں شدید بے اطمینانی پائی جارہی ہے۔ انہوں نے وزیرِ اعلیٰ سے اس معاملے میں فوری مداخلت کرتے ہوئے شفاف اور منصفانہ کارروائی کو یقینی بنانے کی اپیل کی ہے۔ قائدِ حزبِ اختلاف نے اپنے خط میں اس امر کو انتہائی تشویش ناک قرار دیا ہے کہ متعدد اسکولوں میں اردو، عربی اور فارسی کے واحد استاد کو بھی 'سرپلس' قرار دے کر تبادلے کی فہرست میں شامل کرلیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر کسی اسکول میں کسی مخصوص مضمون کا صرف ایک ہی استاد موجود ہے تو اسے بھی سرپلس قرار دے کر منتقل کرنا متعلقہ اسکول میں اس مضمون کی تدریس کو ختم کرنے کے مترادف ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ مناسب تعداد میں طلبہ موجود ہونے کے باوجود

[illegible]

[illegible]

پروان چڑھنے والی ہماری مشترکہ تہذیبی اور ثقافتی میراث کی زبان ہے۔ دونوں زبانوں کے ساتھ مساوات اور احترام کا برتاؤ حکومت کی ذمہ داری ہے۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ اردو اور سنسکرت دونوں مضامین کو یکساں تعلیمی اہمیت دیتے ہوئے سرکاری اسکولوں میں ان مضامین کے اساتذہ کی دستیابی یقینی بنانے کے لیے ٹھوس اقدامات کیے جائیں۔ خط میں امدادی مدارس اور سنسکرت اسکولوں کے اساتذہ وغیر تدریسی عملے کی کئی ماہ سے زیرِ التوا تنخواہوں کا مسئلہ بھی اٹھایا گیا ہے۔ تیجسوی یادو نے کہا کہ ان اداروں کے اساتذہ اور ملازمین کی تقریباً پانچ سے چھ ماہ کی تنخواہیں بقایا ہیں، جس کے باعث ان کے اہلِ خانہ کی تعلیم، علاج، روزمرہ اخراجات اور دیگر بنیادی ضروریات بری طرح متاثر ہورہی ہیں۔ برسوں سے اپنی خدمات انجام دینے والے اساتذہ اور ملازمین کو کئی ماہ تک تنخواہ سے محروم رکھنا نہ صرف انسانی نقطۂ نظر سے نامناسب ہے بلکہ ایک حساس حکومت سے بھی اس کی توقع نہیں کی جا سکتی۔ تیجسوی یادو نے وزیرِ اعلیٰ سے مطالبہ کیا ہے کہ اردو، عربی اور فارسی کے اساتذہ کی موجودہ سرپلس اور تبادلے کی فہرست کا آزادانہ، غیر جانب دار اور شفاف جائزہ لیا جائے اور قواعد کے خلاف پائے جانے والے تمام تبادلوں کو فوری طور پر منسوخ کیا جائے۔ انہوں نے یہ بھی مطالبہ کیا کہ اسکول میں کسی مضمون کے واحد استاد کو سرپلس قرار دینے کا عمل فوری طور پر روکا جائے اور اردو، عربی و فارسی کے منظور شدہ عہدوں کو ختم نہ کیا جائے۔

زراعت، کسان اور سائنس مل کر ملک کی

غذائی تحفظ اور خود انحصاری کو مضبوط بناتے ہیں: شیوراج سنگھ چوہان

نئی دہلی: زراعت اور کسانوں کی بہبود اور دیہی ترقی کے مرکزی وزیر جناب شیوراج سنگھ چوہان نے پیر کو آئی سی اے آر۔آئی اے آر آئی پوسہ میں نیشنل اسکالرشپ پورٹل کے ذریعے ملک بھر کے زراعت کے طلباء کے لیے اسکالرشپ اور فیلوشپ فنڈز جاری کیے۔ اس پہل کے تحت، 6,000 سے زیادہ طلباء کو براہ راست بینیفٹ ٹرانسفر کے ذریعے کل 21.35 کروڑ روپے کی رقم جاری کی گئی۔ اس نئے اقدام کے آغاز کے ساتھ، زراعت کے طلباء اب ہر ماہ اپنی اسکالرشپ کی رقم ڈی بی ٹی کے ذریعے غیر ضروری مشکلات یا تاخیر کے بغیر وصول کریں گے۔ اس اقدام کا مقصد اسکالرشپ کی تقسیم کے عمل کو مزید ہموار بنانا اور اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ طلباء کو بروقت اور پریشانی سے پاک طریقے سے مالی امداد ملے۔ اس موقع پر مرکزی وزیر زراعت شیوراج سنگھ چوہان نے کہا کہ اسکالرشپ محض مالی امداد نہیں ہے بلکہ زرعی تعلیم کو مضبوط، زیادہ عملی اور مواقع سے بہتر طور پر منسلک کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ اب ڈی بی ٹی سسٹم کے آنے سے طلباء کو وقت پر امداد ملے گی اور روایتی تاخیر کا مسئلہ ختم ہو جائے گا۔ طلباء سے خطاب کرتے ہوئے، شری شیوراج سنگھ چوہان نے اس بات پر زور دیا کہ زرعی تعلیم میں عملی تربیت انتہائی اہم ہے، کیونکہ صرف کلاس روم پر مبنی تعلیم ہی اچھے کسان، سائنسدان یا زرعی کاروباری پیدا نہیں کر سکتی۔ انہوں نے زور دیا کہ طلباء کو عملی تجربہ حاصل کرنے اور کلاس روم سے باہر زراعت کے حقائق کو سمجھنے کے مواقع کی ضرورت ہے۔ انہوں نے طلباء سے بھی اپیل کی کہ وہ بہتری کے لیے اپنی تجاویز اور آئیڈیاز شیئر کریں تاکہ تعلیمی وتربیتی نظام کو مسلسل مضبوط بنایا جا سکے۔ انہوں نے کہا کہ زرعی تعلیم کا مقصد صرف علم کی فراہمی ہی نہیں ہونا چاہیے بلکہ نوجوانوں کو عملی مہارت، اعتماد اور سمجھ بوجھ سے آراستہ کرنا بھی ہونا چاہیے جو زراعت کے شعبے میں موثر کردار ادا کرنے کے لیے درکار ہیں۔ جناب چوہان نے یہ بھی کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت اور رہنمائی میں حکومت زراعت کے شعبے میں غذائی تحفظ، غذائیت اور کسانوں کی آمدنی کی حفاظت کو ترجیح دے رہی ہے۔ آئی سی اے آر (انڈین کونسل آف ایگریکلچرل ریسرچ) کے سائنسدانوں کے تعاون کی تعریف کرتے ہوئے، انہوں نے کہا کہ کسانوں کی محنت کے ساتھ ان کی تحقیق نے ملک کے اناج کے ذخائر کو مضبوط کیا ہے اور ہندوستان کی زرعی ترقی میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ انہوں نے نوجوانوں پر زور دیا کہ وہ اپنے کیریئر کی تعمیر کے ساتھ ساتھ بڑے اہداف کا تعین کریں اور انہیں ملک کے لیے بامعنی کچھ کرنے کی ترغیب دی۔ مرکزی وزیر جناب چوہان نے کہا کہ زراعت کے طلباء کو صرف روزگار کی تلاش تک ہی محدود نہیں رہنا چاہئے بلکہ اختراعات، اسٹارٹ اپس اور تحقیق میں بھی قائدانہ کردار ادا کرنا چاہئے۔ انہوں نے نوجوان نسل کی حوصلہ افزائی کی کہ وہ زراعت کو ایک ایسے شعبے کے طور پر دیکھیں جو وسیع مواقع فراہم کرتا ہے اور ابھرتے ہوئے چیلنجوں کے نئے حل تلاش کرنے میں اپنا کردار ادا کرتا ہے۔ انہوں نے اس شعبے میں سائنسی ترقی، صنعت کاری اور اختراعات کو آگے بڑھانے میں نوجوان زرعی پیشہ ور افراد اور طلباء کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ مرکزی وزیر زراعت جناب شیوراج سنگھ چوہان نے نئی دہلی میں زراعتی طلباء کے لیے نیشنل اسکالرشپ پورٹل (NSP) کے تحت فنڈز جاری کرتے ہوئے واضح کیا ہے کہ کھیت، کسان اور سائنس مل کر ہی ملک کی غذائی تحفظ اور خود انحصاری کو مضبوط بناتے ہیں۔ وزیر موصوف نے زور دیا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں حکومت ہند کسانوں کی آمدنی بڑھانے، غذائی تحفظ کو یقینی بنانے اور زراعت میں جدید سائنسی تحقیق کو فروغ دینے کے لیے پوری طرح کاربند ہے۔ زراعتی اسکالرشپ کا اجراء: ملک بھر کے 6,000 سے زائد زرعی طلباء کے لیے 21.35 کروڑ روپے مالیت کے اسکالرشپ فنڈز براہِ راست ان کے بینک اکاؤنٹس (DBT) میں منتقل کیے گئے ہیں۔ اب یہ رقوم بغیر کسی تاخیر کے ہر ماہ باقاعدگی سے فراہم کی جائیں گی۔

یو پی آئی کی عالمی توسیع بھارتی تارکین وطن کو ترقی کا اہم ذریعہ بنانے کی تیاری

نئی دہلی: بھارت کے یونیفائیڈ پیمنٹس انٹرفیس (UPI) کو تیار کرنے والے نیشنل پیمنٹس کارپوریشن آف انڈیا (NPCI) نے عالمی سطح پر توسیع کے لیے تقریباً 5.3 کروڑ بھارتی تارکین وطن کو اہم بنیاد بنانے کا منصوبہ تیار کیا ہے۔ ادارے کا ہدف آئندہ دس برسوں میں یو پی آئی کو 15 سے 20 عالمی منڈیوں تک پہنچانا ہے۔ این پی سی آئی کے چیف ایگزیکٹو دلیپ اسبے کے مطابق جاپان، ملائیشیا اور بحرین سمیت کئی ممالک کے ساتھ بات چیت جاری ہے۔ منصوبے کے تحت یو پی آئی کو غیر ملکی ادائیگی کے نظام سے منسلک کر کے سرحد پار لین دین اور رقوم کی منتقلی کو آسان بنانے پر توجہ دی جا رہی ہے۔ بھارتی تارکین وطن نے مارچ میں ختم ہونے والے مالی سال کے دوران 155 ارب ڈالر سے زیادہ کی رقوم بھارت بھیجیں، جو دنیا میں سب سے زیادہ ہے۔ این پی سی آئی کا خیال ہے کہ بیرون ملک بھارتی آبادی، بڑھتے سفر اور تجارت کے باعث یو پی آئی کی بین الاقوامی توسیع کے وسیع امکانات موجود ہیں۔ یو پی آئی اس وقت لین دین کی تعداد کے لحاظ سے دنیا کا سب سے بڑا ریئل ٹائم ادائیگی نظام ہے۔ این پی سی آئی مصنوعی ذہانت پر مبنی ادائیگیوں کے امکانات کا بھی جائزہ لے رہا ہے، جن کے ذریعے مستقبل میں چیٹ جی پی ٹی اور جیمنیجیسے پلیٹ فارمز سے ادائیگیاں ممکن بنائی جا سکتی ہیں۔

ہند۔اسرائیل آزاد تجارتی معاہدہ تجارت، سرمایہ کاری اور اختراعات کو نئی رفتار دے گا: اسرائیلی سفیر

نئی دہلی: بھارت میں اسرائیل کے سفیر ریوین آزار نے کہا ہے کہ دونوں ممالک کے درمیان مجوزہ آزاد تجارتی معاہدہ (FTA) دوطرفہ تجارت، سرمایہ کاری اور اختراعات پر مبنی تعاون کو مزید گہرا کرنے میں اہم کردار ادا کرے گا۔ اسرائیلی سفیر کے مطابق بھارت اور اسرائیل کے اقتصادی تعلقات میں تیزی سے وسعت آ رہی ہے اور دونوں ممالک ٹیکنالوجی، اختراع، زراعت، پانی، سائبر سکیورٹی، مصنوعی ذہانت اور جدید صنعتوں سمیت متعدد شعبوں میں ایک دوسرے کی صلاحیتوں سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ دونوں ممالک مجوزہ ایف ٹی اے کے ذریعے اشیا اور خدمات کی تجارت میں رکاوٹیں کم کرنے، سرمایہ کاری کو آسان بنانے، کسٹمز کے طریقہ کار کو بہتر بنانے اور ٹیکنالوجی کی منتقلی اور اختراعات میں تعاون بڑھانے پر توجہ دے رہے ہیں۔ حالیہ برسوں میں بھارت اسرائیل تعلقات روایتی دفاعی تعاون سے آگے بڑھ کر اہم ٹیکنالوجیز، بنیادی ڈھانچے، زراعت، پانی کے انتظام، مصنوعی ذہانت، سیمی کنڈکٹرز اور اسٹارٹ اپس تک پھیل گئے ہیں۔ مجوزہ ایف ٹی اے کو اس بڑھتی ہوئی اسٹریٹجک اور اقتصادی شراکت داری کو مزید مضبوط بنانے کی سمت ایک اہم قدم سمجھا جا رہا ہے۔

حکومت سڑک حادثات میں ہونے والی اموات کو صفر تک کم کرنے کیلئے کام کر رہی ہے

ہم سڑکوں پر ہونے والی اموات کو صفر تک کم کرنے کے لیے کام کر رہے ہیں۔

نئی دہلی: حکومت سڑکوں پر ہونے والی اموات کو صفر تک کم کرنے کے لیے کام کر رہی ہے اور فوری مداخلت کے لیے اعلیٰ حادثات کی شرح والے 100 اضلاع کی بھی نشاندہی کی ہے۔ روڈ ٹرانسپورٹ اور ہائی ویز کے وزیر نتن گڈکری نے پیر کو یہ بات کہی۔ حکومت کا مقصد 2030 تک سڑک حادثات اور اس کے نتیجے میں ہونے والی اموات کی تعداد کو نصف کرنا ہے۔ آئی سی آئی سی آئی لومبارڈ کے زیر اہتمام ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے، گڈکری نے کہا کہ عوامی رویے میں تبدیلی اور ٹریفک قوانین کو نافذ کرنا سڑک کی حفاظت کو بہتر بنانے میں ملک کے سب سے بڑے چیلنج ہیں۔ ہم سڑکوں پر ہونے والی اموات کو صفر تک کم کرنے کے لیے کام کر رہے ہیں۔ حکام نے 100 ایسے اضلاع کی نشاندہی بھی کی ہے جہاں حادثات کی شرح زیادہ ہے اور فوری مداخلت کے لیے بلیک اسپاٹس کو نشانہ بنا رہے ہیں۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق، ہندوستان میں سڑک حادثات کی تعداد 2025 میں 3.5 فیصد بڑھ کر 13.5 لاکھ سے زیادہ ہو گئی، سڑک کے حادثات میں ہر گھنٹے میں 21 افراد کی جانیں جاتی ہیں۔ ملک میں ہر گھنٹے میں اوسطاً 59 سڑک حادثات پیش آئے۔ گڈکری نے کہا، کیلنڈر سال 2025 کے دوران ملک میں ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کے پولیس محکموں کے ذریعہ کل 563,13,5 سڑک حادثات کی اطلاع دی گئی ہے، جس میں 382,83,1 لوگوں کی جانیں گئی ہیں۔ وزیر نے یہ بھی کہا کہ ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کے پولیس محکموں نے 2026 کے پہلے چھ مہینوں کے دوران ملک بھر میں کل 2,85,770 سڑک حادثات کی اطلاع دی۔ گڈکری نے کہا کہ سڑک حادثات میں ملوث گاڑیوں کے زمرے میں، 2025 کے دوران دو پہیہ گاڑیوں نے کل اموات میں سب سے زیادہ حصہ لیا، اس کے بعد ہلکی گاڑیاں - کاریں، ٹیکسیاں، وین اور دیگر ہلکی موٹر گاڑیاں اور ٹرک/لاریاں۔ وزیر نے کہا، اگر دو پہیہ گاڑی استعمال کرنے والے ہیلمٹ پہننا شروع کر دیں، تو اس سے سڑک حادثات کی وجہ سے ہونے والی اموات اور سنگین چوٹوں کو کم کرنے میں مدد ملے گی۔ سڑک استعمال کرنے والے زمروں کے لحاظ سے، کل اموات میں دو پہیہ گاڑیوں کے سواروں کا حصہ سب سے زیادہ 46.2 فیصد تھا، اس کے بعد پیدل چلنے والوں کا 20.6 فیصد، کاروں، ٹیکسیوں، وینوں اور ایل ایم وی کا استعمال کرنے والوں کی شرح 12.4 فیصد تھی۔ گڈکری نے کہا کہ سڑک کے حادثوں کے نتیجے میں ہندوستان کی جی ڈی پی کے تقریباً 3 فیصد کے برابر معاشی نقصان ہوتا ہے، اور اس صورتحال کو پالیسی سازوں کے لیے ایک بنیادی چیلنج قرار دیا۔ انہوں نے سڑک کے حادثات کو کم کرنے کے لیے روڈ انجینئرنگ، آٹوموبائل سیفٹی اور سخت نفاذ پر توجہ مرکوز کرنے والی حکمت عملی کا خاکہ پیش کیا۔

سری نگر: لال چوک پر طلبا اور سی آر پی ایف کے جوانوں نے ترنگا ریلی نکالی

ترنگا اٹھائے ہوئے طلباء نے ریلی کے دوران سی آر پی ایف کے جوانوں کے ساتھ مارچ کیا

سری نگر: 80 ویں یوم آزادی سے پہلے، سینٹرل ریزرو پولیس فورس (سی آر پی ایف) نے منگل کو جموں و کشمیر کے لال چوک میں واقع تاریخی گھنٹہ گھر میں اسکولی طلباء کے ساتھ ایک ترنگا ریلی کا اہتمام کیا، جس میں حب الوطنی کے جذبے اور ہر گھر ترنگا مہم کو فروغ دیا گیا۔ ترنگا اٹھائے ہوئے طلباء نے ریلی کے دوران سی آر پی ایف کے جوانوں کے ساتھ مارچ کیا، ہندوستان کی آزادی کے لیے لڑنے والے آزادی پسندوں اور ان بہادروں کو خراج عقیدت پیش کیا جنہوں نے قوم کی حفاظت اور ملک کی خدمت کرتے ہوئے عظیم قربانیاں دیں۔ سی آر پی ایف 132 بٹالین سری نگر کے اسسٹنٹ کمانڈنٹ پرہلاد سنگھ نے نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے کہا کہ ریلی کا اہتمام وزیر اعظم نریندر مودی کے اعلان کردہ سالانہ ہر گھر ترنگا اقدام کے مطابق کیا گیا تھا۔ سنگھ نے کہا، ہندوستان کی آزادی کی 75 ویں سالگرہ کے موقع پر، وزیر اعظم نے لال قلعہ سے اعلان کیا کہ ہر سال 15 اگست کو ہر گھر ترنگا ریلی کا اہتمام کیا جائے گا۔ اسسٹنٹ کمانڈنٹ نے مزید کہا، اس اقدام کی مناسبت سے، ہم نے قریبی اسکول کے طلباء کے ساتھ اس ریلی کا انعقاد کیا ہے۔ طلباء ہمارا مستقبل ہیں، اور وہ ملک کو آگے لے کر جائیں گے۔ اس اقدام کا مقصد طلباء کو جدوجہد آزادی اور آزادی کے جنگجوؤں کے بارے میں آگاہی دینا ہے تاکہ وہ ان کی قربانیوں سے تحریک حاصل کریں اور ملک کی خدمت کرنے کی خواہش پیدا کریں۔ شریک طلباء نے بھی ترنگا ریلی کا حصہ بننے پر خوشی کا اظہار کیا اور کہا کہ اس طرح کے اقدامات سے نوجوانوں کو ہندوستان کی جدوجہد آزادی کے دوران دی گئی قربانیوں اور قوم کے لیے مسلح اور سیکورٹی فورسز کے تعاون کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ ایک طالب علم نے آئی اے این ایس کو بتایا کہ ہمیں اس ریلی میں شرکت کر کے بہت خوشی ہوئی ہے۔ ہر گھر ترنگا ریلی ایک بہترین پہل ہے کیونکہ ہر کسی کو معلوم ہونا چاہیے کہ کس طرح لوگوں نے قوم کی آزادی کے لیے اپنی جانیں قربان کیں اور ہمارے فوجیوں نے ہماری حفاظت کے لیے اپنی جانیں کیسے نچھاور کیں۔ ایک اور طالب علم نے نامہ نگاروں کو بتایا، ہر گھر کو ترنگا لہرانا چاہیے اور ہندوستان کی جدوجہد آزادی کی تاریخ کے بارے میں جاننا چاہیے اور اس سے ترنگا لینا چاہیے۔ ہماری سیکورٹی فورسز کو عزت دینے اور ان کی قربانیوں کو یاد کرنے کے لیے ترنگا لہرایا جانا چاہیے۔ ایک اور طالب علم نے کہا، ہم اپنی قوم اور اپنی سیکورٹی فورسز کو عزت دینے کے لیے اس ریلی میں حصہ لے رہے ہیں۔ ہم آزادی کے جنگجوؤں کا ان کی ہمت اور قربانیوں کے لیے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ ہر ایک کو ہر گھر ترنگا مہم میں حصہ لینا چاہیے اور قوم کو عزت دینے کی اس کوشش میں شامل ہونا چاہیے۔

بھارت نے بولیویا کو ۸ میٹرک ٹن حیات بخش دوائیں بھیجی

نئی دہلی: وزارت امور خارجہ نے کہا کہ ہندوستان نے جنوبی امریکی ملک کے عوامی صحت کی دیکھ بھال کے بنیادی ڈھانچے کو تقویت دینے کے لئے ضروری اور زندگی بچانے والے طبی سامان کی آٹھ میٹرک ٹن کی کھیپ بولیویا کو روانہ کی ہے۔ ہندوستان ہمیشہ یکجہتی اور مشترکہ پیش رفت کے ذریعے تعاون کو آگے بڑھانے کے لیے تیار ہے۔" سفارتی اشارہ دونوں ممالک کے درمیان حالیہ مصروفیات کے بعد ہے۔ فروری کے شروع میں، بولیویا کے نائب صدر ایڈمنڈ لارا مونٹانو نے ہندوستان کا دورہ کیا اور نائب صدر سی پی رادھا کرشنن کے ساتھ AI امپیکٹ سمٹ کے موقع پر بات چیت کی۔ توانائی، اہم معدنیات، ڈیجیٹلائزیشن، اعلیٰ تعلیم اور طبی شعبے کے بارے میں ان کی ملاقات کے بعد، نائب صدر کے دفتر نے ایکس پر ایک پوسٹ میں دونوں رہنماؤں نے ہندوستان اور بولیویا کے درمیان دوطرفہ تعلقات کی مسلسل ترقی پر اطمینان کا اظہار کیا۔ انہوں نے شمسی توانائی، اہم معدنیات، ڈیجیٹلائزیشن، اعلیٰ تعلیم اور طبی شعبے میں تعاون بڑھانے کے طریقوں پر تبادلہ خیال کیا۔ رہنماؤں نے کثیر الجہتی اور دیگر بین الاقوامی فورموں میں تعاون کو مضبوط بنانے پر بھی تبادلہ خیال کیا۔ اس نے مزید کہا کہ بات چیت کے دوران، دونوں فریقوں نے شمسی توانائی، اہم معدنیات، ڈیجیٹل تبدیلی، اعلیٰ تعلیم اور صحت کی دیکھ بھال سمیت کلیدی شعبوں میں عملی تعاون کو بڑھانے کے طریقہ کار کی کھوج کی۔

کیو ایس ورلڈ یونیورسٹی رینکنگ ۲۰۲۷

بھارتی ادارے ۲۰۲۵ء میں ۱۱ر سے بڑھ کر ۵۲ر ہو گئے: حکومت

نئی دہلی: عالمی اعلیٰ تعلیم کی درجہ بندی میں ہندوستان کی موجودگی پچھلی دہائی کے دوران تیزی سے پھیلی ہے، کیو ایس ورلڈ یونیورسٹی رینکنگ میں نمایاں ہندوستانی اداروں کی تعداد 2015 میں 11 سے بڑھ کر 2027 کے ایڈیشن میں 52 ہو گئی ہے۔ مرکز نے پیر کو لوک سبھا کو مطلع کیا کہ یہ اضافہ 2015 میں نیشنل انسٹی ٹیوشنل رینکنگ فریم ورک کے آغاز کے بعد سے ہندوستان کے اعلیٰ تعلیمی ماحولیاتی نظام کی توسیع کو ظاہر کرتا ہے۔ نیشنل انسٹی ٹیوشنل رینکنگ فریم ورک کو اعلیٰ تعلیمی اداروں کا جائزہ لینے کے لیے متعارف کرایا گیا تھا جس میں تدریس اور سیکھنے کے وسائل، تحقیق اور پیشہ ورانہ طرز عمل، گریجویشن کے نتائج، آؤٹ ریچ اور شمولیت، اور ہم مرتبہ پرسیپشن شامل ہیں۔ فریم ورک میں شرکت میں بھی خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔ درخواستیں 2021 میں 6,272 سے بڑھ کر 2025 میں 14,163 ہو گئیں۔ اسی عرصے کے دوران، نیشنل انسٹی ٹیوشنل رینکنگ فریم ورک میں شرکت کرنے والے منفرد اداروں کی تعداد 4,030 سے بڑھ کر 7,692 ہو گئی۔ حکومت نے توسیع کو بڑھتے ہوئے مسابقت اور ملک بھر میں ادارہ جاتی کارکردگی پر زیادہ توجہ دینے کے اشارے کے طور پر رکھا ہے۔ کیو ایس ورلڈ یونیورسٹی رینکنگ 2027 ظاہر کرتی ہے کہ ہندوستان کی ترقی روایتی آئی آئی ٹی تک محدود نہیں ہے۔ عالمی سطح پر درجہ بندی کرنے والے 52 ہندوستانی اداروں میں سے، 26 نے اپنی پوزیشنیں بہتر کیں، نو میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی، اور 15 میں کمی آئی۔ دو ادارے پہلی بار رینکنگ میں داخل ہوئے۔

مشترکہ تاریخ سے مشترکہ مستقبل تک

بھارت جنوبی کوریا شراکت داری میں نئے امکانات

نئی دہلی: بھارت اور جنوبی کوریا کے تعلقات تاریخی اور ثقافتی روابط سے آگے بڑھتے ہوئے تجارت، ٹیکنالوجی، دفاع اور اسٹریٹجک تعاون پر مبنی ایک وسیع شراکت داری کی شکل اختیار کر رہے ہیں۔ دونوں ممالک کے تعلقات کی تاریخی بنیاد ایودھیا کی شہزادی سوری رتنا، جنہیں کوریا میں ہیو ہوانگ اوک کے نام سے جانا جاتا ہے، کی قدیم روایت سے بھی جوڑی جاتی ہے۔ جدید دور میں یہی ثقافتی قربت مضبوط اقتصادی اور سفارتی تعلقات کے لیے ایک اہم بنیاد بن چکی ہے۔ جنوبی کوریا کی بڑی کمپنیوں نے بھارت میں آٹوموبائل، الیکٹرانکس اور مینوفیکچرنگ کے شعبوں میں نمایاں سرمایہ کاری کی ہے۔ اب سیمی کنڈکٹرز، مصنوعی ذہانت، بیٹری ٹیکنالوجی، صاف توانائی، جہاز سازی اور جدید مینوفیکچرنگ جیسے شعبے تعاون کے نئے مواقع فراہم کر رہے ہیں۔ دفاعی شعبے میں بھی دونوں ممالک کے تعلقات تیزی سے آگے بڑھے ہیں۔ بحری تعاون، دفاعی صنعت اور جدید فوجی ٹیکنالوجی میں شراکت داری کو ہند بحرالکاہل خطے میں امن، سلامتی اور مستحکم سپلائی چینز کے لیے اہم سمجھا جا رہا ہے۔ بھارت کی تیزی سے بڑھتی معیشت اور جنوبی کوریا کی تکنیکی اور صنعتی مہارت دونوں ممالک کو ایک دوسرے کے فطری شراکت دار بناتی ہے۔

بھارت اور یوکرین نے کیف میں

دوطرفہ تعلقات کو مضبوط بنانے کے طریقوں پر تبادلہ خیال کیا

کیف: یوکرین میں ہندوستان کے نامزد سفیر آنجہانی کمار نے یوکرین کے نائب وزیر خارجہ اولیگزینڈر میشینکو کو اپنے لیٹر آف کریڈنس کی ایک کاپی ملک کی وزارت خارجہ میں پیش کی، جس میں دونوں فریقوں نے دوطرفہ تعلقات کو مزید مضبوط بنانے کے طریقوں پر تبادلہ خیال کیا۔ ایکس پر ایک پوسٹ میں، یوکرین میں ہندوستانی سفارت خانے نے پیر کو اپ ڈیٹ شیئر کیا۔ سفارت خانے نے کہا، یوکرین میں ہندوستان کے نامزد سفیر، مسٹر انجانی کمار نے آج وزارت خارجہ میں یوکرین کے نائب وزیر خارجہ، ایچ ای مسٹر اولیگزینڈر میشینکو کو اپنے لیٹر آف کریڈنس کی ایک کاپی پیش کی۔ انہوں نے دوطرفہ تعلقات کو مزید مضبوط بنانے پر تبادلہ خیال کیا۔ انہوں نے دوطرفہ تعلقات کو مزید مضبوط بنانے پر تبادلہ خیال کیا۔ اس سے پہلے 30 جولائی کو، وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے اپنے یوکرائنی ہم منصب اندری سیبہا کے ساتھ فون پر بات چیت کی۔ انہوں نے یوکرین کے تنازع سے متعلق حالیہ پیش رفت اور جاری امن مذاکرات پر تبادلہ خیال کیا۔ جے شنکر نے ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا کہ انہیں ان کے یوکرائنی ہم منصب نے روس-یوکرین تنازعہ سے متعلق تازہ ترین پیش رفت سے آگاہ کیا جو کہ فروری 2022 میں ماسکو کے یوکرین پر حملہ کرنے کے بعد سے چار سال سے زائد عرصے سے جاری ہے۔ جے شنکر نے کہا، یوکرین تنازعہ اور امن مذاکرات سے متعلق حالیہ پیش رفت کے بارے میں بریفنگ دی گئی۔ ہندوستان نے مستقل طور پر متعلقہ فریقوں کے درمیان بات چیت اور سفارت کاری کی وکالت کی ہے۔" انہوں نے مختلف خطوں میں جاری تنازعات کے وسیع اثرات پر بھی روشنی ڈالی، یہ نوٹ کرتے ہوئے کہ موجودہ بین الاقوامی صورتحال نازک ہے۔" مختلف جغرافیوں میں متعدد تنازعات کے ساتھ موجودہ بین الاقوامی صورتحال کی نزاکت کو اجاگر کیا۔

الہ آباد ہائی کورٹ کا اسلام قبول کرنے کے بعد

قید میں رکھی گئی بہنوں کیلئے ۲۵ر لاکھ روپئے معاوضہ کا حکم

کورٹ نے فیصلہ دیا کہ آئین کے آرٹیکل ۲۱ اور ۲۵ کے تحت بالغ خواتین کو اپنے عقیدے، رہائش اور ذاتی تعلقات کا تعین کرنے کا "ناقابلِ تنسیخ آئینی حق" حاصل ہے اور اس خودمختاری کو والدین کے اختیار، سماجی اخلاقیات یا اکثریتی جذبات کے ذریعے رد نہیں کیا جا سکتا۔ الہ آباد ہائی کورٹ نے اپنی مرضی سے اسلام قبول کرنے کے بعد اپنے والد کے ذریعے قید میں رکھے جانے والی دو بہنوں کو ۲۵ لاکھ روپے معاوضہ ادا کرنے کا حکم دیا ہے اور ان کے بنیادی حقوق کی خلاف ورزی کا ذمہ دار مشترکہ اور انفرادی طور پر والد اور اتر پردیش حکومت کو ٹھہرایا ہے۔ جسٹس سندیپ جین نے ۶ اگست کو پاس کئے گئے فیصلے میں دیا بھاٹیا (اب زویا دیا بھاٹیا) اور انشو بھاٹیا (اب آمنہ انشو بھاٹیا) کو اپنے والد یا ریاست کی مداخلت کے بغیر جہاں اور جس کے ساتھ بھی وہ چاہیں رہنے کیلئے آزاد قرار دیا۔ معاوضہ دونوں کے درمیان برابر تقسیم کیا جائے گا اور یوپی حکومت نیز خاندان کی طرف سے ۸ ہفتوں کے اندر ادا کیا جائے گا۔ عدالت نے پایا کہ تقریباً ۳۰ اور ۳۵ سال کی ان خواتین کو ۲۰۲۱ء سے آزادی سے محروم رکھا گیا تھا اور ریاستی انتظامیہ نے فوجداری کارروائی کے "بظاہر احاطے" میں ان کی مسلسل قید کی اجازت دی۔ عدالت نے کہا کہ ایسی "انتظامی بے حسی اور آئینی لاپروائی" کو عدالتی منظوری نہیں مل سکتی۔ یہ کیس حبسِ بے جا کی ایک درخواست سے شروع ہوا تھا۔ مقدمہ میں الزام لگایا گیا تھا کہ بہنوں نے ۲۰۲۰ء میں اپنی مرضی سے اسلام قبول کیا تھا اور وہ اپنی پسند کے مطابق شادی کرنا چاہتی تھیں، جس کے بعد ان کے والد نے اغوا کا کیس درج کرایا اور بعد میں یوپی الیگل کنورژن آف ریلیجن ایکٹ (غیر قانونی تبدیلیٔ مذہب کا قانون) کی دفعات شامل کرا دیں۔ عدالت نے ریاست کی اس دلیل کو مسترد کر دیا کہ تبدیلیٔ مذہب سے قومی خودمختاری اور سالمیت کو خطرہ لاحق ہے۔ عدالت نے کہا کہ اس کا کوئی معاون مواد موجود نہیں ہے۔ بنچ نے فیصلہ دیا کہ آئین کے آرٹیکل ۲۱ اور ۲۵ کے تحت بالغ خواتین کو اپنے عقیدے، رہائش اور ذاتی تعلقات کا تعین کرنے کا "ناقابلِ تنسیخ آئینی حق" حاصل ہے اور اس خودمختاری کو والدین کے اختیار، سماجی اخلاقیات یا اکثریتی جذبات کے ذریعے رد نہیں کیا جا سکتا۔ عدالت نے ریاست کو قانونی عمل کے بعد معاوضہ وصول کرنے کی بھی اجازت دی۔ ۵۰ فیصد والد سے اور ۵۰ فیصد کسی بھی ذمہ دار پبلک سرونٹ سے۔ والد کو ہدایت کی گئی کہ وہ سات دنوں کے اندر خواتین کے پاسپورٹ، تعلیمی اسناد اور دیگر ذاتی دستاویزات انہیں سونپ دیں۔

بھارت کی جی آئی ٹیگ مصنوعات کو تجارتی سطح پر

فروغ دینے اور عالمی منڈی تک رسائی میں تیزی لانے کا عزم

نئی دہلی: بھارت کی جغرافیائی شناخت (جی آئی) رکھنے والی مصنوعات کے بھرپور ورثے میں موجود معاشی امکانات کو بروئے کار لانے کی جانب ایک اہم قدم اٹھاتے ہوئے، بہت چھوٹی، چھوٹی اور درمیانہ درجے کی صنعتوں کی وزارت اور تجارت وصنعت کی وزارت کے تحت صنعت واندرونی تجارت کے فروغ کے محکمے (ڈی پی آئی آئی ٹی) نے 5 اگست 2026 کو نئی دہلی کے وانجیہ بھون میں ایک مفاہمت نامے (ایم او یو) پر دستخط کیے۔ اس مفاہمت نامے پر ایم ایس ایم ای کی وزارت کے ڈائریکٹر جناب محمد سالک پرویز اور ڈی پی آئی آئی ٹی کے شعبۂ دانشورانہ املاک کے ڈائریکٹر جناب کرن تھاپر نے دونوں اداروں کے اعلیٰ افسران کی موجودگی میں دستخط کیے۔ ڈی پی آئی آئی ٹی بھارت میں جغرافیائی شناخت (جی آئی) کی مصنوعات کی رجسٹریشن اور قانونی تحفظ کے لیے متعلقہ مرکزی محکمہ ہے، جو جغرافیائی شناخت رکھنے والی اشیا کی رجسٹریشن اور تحفظ کے قانون، 1999 کے تحت یہ ذمہ داری انجام دیتا ہے۔ دوسری جانب، وزارتِ ایم ایس ایم ای ملک بھر میں مائیکرو، اسمال اور میڈیم انٹرپرائزز، روایتی صنعتوں اور دستکاروں کی ترقی، مالی استحکام اور مجموعی فروغ کے لیے ذمہ دار مرکزی وزارت ہے۔ دونوں فریق اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ جی آئی کی قانونی رجسٹریشن علاقائی شناخت کے تحفظ میں اہم کردار ادا کرتی ہے، تاہم ان مصنوعات کی معاشی قدر کو زیادہ سے زیادہ بڑھانے کے لیے مقامی دستکاری کو وسیع پیمانے پر تجارتی طور پر قابلِ عمل اور برآمد کے لیے تیار کاروباری سرگرمیوں میں تبدیل کرنا ضروری ہے۔ اسی مقصد کے تحت، اس مفاہمت نامے کے ذریعے بھارتی جی آئی مصنوعات کی تجارتی فروغ، معیار کو یکساں بنانے اور منڈیوں تک رسائی میں تیزی لانے کے لیے باہمی تعاون کا ایک جامع طریقہ کار قائم کیا گیا ہے۔ اس سے مقامی دستکاروں، بنکروں اور مصنوعات تیار کرنے والوں کے روزگار اور آمدنی میں بہتری آئے گی، جبکہ ملک میں ایک ضلع، ایک مصنوعات (او ڈی او پی) کے نظام کو بھی مزید مضبوط بنانے میں مدد ملے گی۔ دونوں ادارے مشترکہ طور پر ایسے اقدامات کریں گے جن کے تحت اپنے پروگراموں اور سرگرمیوں میں ایک ضلع، ایک مصنوعات (او ڈی او پی) کو شامل کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ، جغرافیائی شناخت (جی آئی) رکھنے والی مصنوعات کے گروپوں اور مجاز صارفین کو ڈیجیٹل تجارت کے لیے کھلے نیٹ ورک (او این ڈی سی) اور سرکاری ای-مارکیٹ پلیس (جی ای ایم) پر "بھارت جی آئی" کے خصوصی نام سے رجسٹر کرانے میں باہمی تعاون کیا جائے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ، جی آئی مصنوعات کی ملکی اور عالمی سطح پر تشہیر اور مارکیٹنگ کے لیے قومی و بین الاقوامی تجارتی نمائشوں، خریدار و فروخت کنندہ ملاقاتوں اور دیگر نمائشوں میں خصوصی جی آئی پویلینز قائم کرنے کے لیے دونوں ادارے مشترکہ طور پر مالی تعاون بھی فراہم کریں گے۔

Printed and Published by **MR. KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** on behalf of **ADAA PRODUCTION PVT LTD**. at **SOMANI PRINTING PRESS** Unit No.4, Gr. Floor. N.K. Ind. Estate, off Aarey Road, Near Parvasi. Ind. Estate, Gate No.2, Goregaon (E), Mumbai-400063, Maharashtra, INDIA. Published at Navjeevan Commercial Building No. 3, 14th Floor, Office No.-1417, Mumbai, Dist-Mumbai-400 008, Maharashtra. Editor: **KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** (Responsible for selection of news under the Press and Registration of Books Act 1867). Editor concerns is not necessary in all published articles. In case of any dispute or an any legal issues with the published articles the complaint should be registered in Mumbai Jurisdiction Court. Reproduction in whole or in part without the written permission of the Publisher is prohibited. RNI NO. MAHURD/2019/77823. Tel: 22-49730011 / 22-49731366, Email:mumbaiaraabta@gmail.com

ممبئی رابطہ
مرشدانِ خبر
MUMBAIRAABTA

آئی پی ایل اسٹار ابھیشیک پیرول گرفتار

شادی کا جھانسہ دے کر جنسی تعلقات بنانے کا الزام

اسٹار ہندوستانی کرکٹر ابھیشیک پوریل کو پولیس نے گرفتار کرلیا ہے۔ان پر شادی کا جھانسہ دے کر خاتون کے ساتھ جنسی تعلقات بنانے کا الزام تھا۔ پیر کے روز دیر رات موگرا پولیس نے پوریل کو گرفتار کیا اور آج انہیں چن سراہ کی عدالت میں پیش کئے جانے کا امکان ہے۔انڈین پریمیئر لیگ (آئی پی ایل) میں دہلی کیپٹلس کے لئے کھیلنے والے اسٹار ہندوستانی کرکٹر ابھیشیک پوریل کو منگل (11 اگست) کو ہگلی ضلع میں پولیس نے گرفتار کرلیا۔ ابھیشیک پر شادی کا جھانسہ دے کر ایک خاتون کے ساتھ جنسی تعلقات بنانے کا الزام تھا۔ نیوز ایجنسی پی ٹی آئی کے مطابق، ایک افسر نے ابھیشیک پوریل کی گرفتاری کی جانکاری دی۔ واضح رہے کہ ابھیشیک مغربی بنگال سے آتے ہیں۔ وہ بنگال کے لئے گھریلو کرکٹ بھی کھیلتے ہیں۔ کرکٹر کے خلاف ایک معاملہ درج کیا گیا تھا اور عدالت نے انہیں گرفتار کرنے کا حکم دیا تھا۔ ہگلی (دیہات) کے پولیس سپرنٹنڈنٹ کنار بھوشن سنگھ نے بتایا کہ انہیں کل دیر رات گرفتار کیا گیا اور آج انہیں عدالت میں پیش کیا جائے گا۔ پیر کے روز دیر رات موگرا پولیس نے پوریل کو گرفتار کیا اور منگل کے روز انہیں چن سراہ کی عدالت میں پیش کئے جانے کا امکان ہے۔ پولیس ذرائع کے مطابق، پولیس نے کرکٹر کے خلاف انڈین جوڈیشل کوڈ (بی این ایس) کی کئی دفعات (جن میں دفعہ 69 بھی شامل ہے) اور انفارمیشن ٹکنالوجی ایکٹ کے التزام کے تحت معاملہ درج کیا ہے۔ کرناٹک کی ایک خاتون میڈیکل اسٹوڈنٹ نے 23 جون کو موگرا پولیس اسٹیشن میں ابھیشیک پوریل کے خلاف شکایت درج کروائی۔ خاتون نے بتایا کہ وہ اور ابھیشیک تقریباً ساڑھے تین سال سے ریلیشن میں تھے اور دونوں شادی کرنے کی منصوبہ بندی کر رہے تھے۔ شکایت کے بعد پولیس نے الزامات کی جانچ شروع کی۔ پولیس کئی بار چندن نگر میں واقع ابھشیک کے گھر گئی، لیکن وہاں پوریل کو نہیں تلاش کر پائی۔ فی الحال معاملے میں ابھیشیک پوریل کی طرف سے کوئی ردعمل سامنے نہیں آیا ہے۔ بنگال کے لئے گھریلو کرکٹ کھیلنے والے ابھیشیک پوریل نے 32 فرسٹ کلاس، 23 لسٹ اے اور 61 ٹی-20 مقابلے کھیلے ہیں۔

بھارت سری لنکا ٹیسٹ سیریز، وراٹ کوہلی کے نام ہے یہ ریکارڈ

سری لنکا کے سابق کپتان جے سوریا اور وریندر سہواگ دوسرے اور تیسرے نمبر پر

نئی دہلی: موجودہ بھارت-سری لنکا ٹیسٹ سیریز میں بھارتی ٹیم کی جانب سے شبھمن گل، کے ایل راہل اور یشسوی جیسوال کی کارکردگی پر خصوصی نظر رہے گی۔ تینوں بلے باز سری لنکن حالات میں اپنی تکنیک اور مستقل مزاجی کا امتحان دیں گے۔ دوسری جانب سری لنکا کی ٹیم کولیبر واودارا، کامندو مینڈس، کپتان دھنجایا ڈی سلوا اور کوشل مینڈس سے بڑی اننگز کی امید ہوگی۔ بھارتی کرکٹ ٹیم دو ٹیسٹ میچوں کی سیریز کے لیے سری لنکا میں موجود ہے۔ سیریز کا پہلا ٹیسٹ 15 اگست سے جبکہ دوسرا ٹیسٹ 23 اگست سے کولمبو میں کھیلا جائے گا۔ بھارت اور سری لنکا کے درمیان ٹیسٹ سیریز میں ہمیشہ بلے بازوں کی کارکردگی توجہ کا مرکز رہی ہے۔ دونوں ٹیموں کے درمیان کسی ایک ٹیسٹ سیریز میں سب سے زیادہ رنز بنانے کا ریکارڈ سابق بھارتی کپتان وراٹ کوہلی کے نام ہے۔ وراٹ کوہلی نے 2017-18 میں بھارت میں سری لنکا کے خلاف کھیلی گئی تین ٹیسٹ میچوں کی سیریز کی پانچ اننگز میں تین سنچریوں اور ایک نصف سنچری کی مدد سے 610 رنز بنائے تھے۔ اس دوران کوہلی کی اوسط 152.50 رہی، جبکہ ان کا سب سے بڑا اسکور 243 رنز تھا۔ یہ بھارت اور سری لنکا کے درمیان کسی ایک ٹیسٹ سیریز میں کسی بھی بلے باز کے سب سے زیادہ رنز ہیں۔ بھارت اور سری لنکا کے درمیان ایک ٹیسٹ سیریز میں سب سے زیادہ رنز بنانے والے بلے بازوں کی فہرست میں سری لنکا کے سابق اوپنر سناتھ جے سوریا دوسرے نمبر پر ہیں۔ جے سوریا نے 1997 میں سری لنکا میں بھارت کے خلاف دو ٹیسٹ میچوں کی سیریز کی تین اننگز میں دو سنچریوں کی مدد سے 571 رنز بنائے تھے۔ اس سیریز میں جے سوریا کی بیٹنگ اوسط 190.33 رہی تھی۔ انہوں نے ایک یادگار ٹرپل سنچری بھی اسکور کی تھی۔ جے سوریا نے 340 رنز کی شاندار اننگز کھیلی، جو ٹیسٹ کرکٹ میں ان کا سب سے بڑا انفرادی اسکور بھی ہے۔ اس فہرست میں بھارت کے سابق دھماکہ خیز اوپنر وریندر سہواگ تیسرے نمبر پر ہیں۔ سہواگ نے 2009-10 میں بھارت میں سری لنکا کے خلاف تین ٹیسٹ میچوں کی سیریز کی چار اننگز میں دو سنچریوں اور ایک نصف سنچری کی مدد سے 491 رنز بنائے تھے۔ ان کی اوسط 122.75 رہی تھی۔ سہواگ اس سیریز کے دوران ٹرپل سنچری سے صرف چند رنز دور رہ گئے تھے۔ ان کا سب سے بڑا اسکور 293 رنز تھا۔ اگر وہ اس اننگز کو ٹرپل سنچری میں تبدیل کرنے میں کامیاب ہو جاتے تو یہ ان کے ٹیسٹ کیریئر کی تیسری ٹرپل سنچری ہوتی۔ موجودہ بھارت-سری لنکا ٹیسٹ سیریز میں بھارتی ٹیم کی جانب سے شبھمن گل، کے ایل راہل اور یشسوی جیسوال کی کارکردگی پر خصوصی نظر رہے گی۔ تینوں بلے باز سری لنکن حالات میں اپنی تکنیک اور مستقل مزاجی کا امتحان دیں گے۔ دوسری جانب سری لنکا کی ٹیم کولیبر و اودارا، کامندو مینڈس، کپتان دھنجایا ڈی سلوا اور کوشل مینڈس سے بڑی اننگز کی امید ہوگی۔ یہ بلے باز بھارتی فاسٹ اور اسپن گیند بازوں کے لیے سخت چیلنج ثابت ہو سکتے ہیں۔ سیریز میں ایک طرف جہاں وراٹ کوہلی کا تاریخی ریکارڈ توجہ کا مرکز ہوگا، وہیں دونوں ٹیموں کے موجودہ بلے بازوں کے پاس بھی نئی تاریخ رقم کرنے کا موقع ہوگا۔ بھارت اور سری لنکا کے درمیان ٹیسٹ سیریز کی تاریخ میں ایک ہی سیریز میں سب سے زیادہ رنز بنانے کا ریکارڈ وراٹ کوہلی کے نام ہے۔ انہوں نے سال 2017-18 کی ٹیسٹ سیریز کے دوران شاندار بلے بازی کرتے ہوئے مجموعی طور پر 610 رنز بنائے تھے۔ وراٹ کوہلی نے 2017-18 کی اس ہوم سیریز کے صرف 3 ٹیسٹ میچوں کی 5 اننگز میں 152.50 کی ناقابل یقین اوسط سے 610 رنز اسکور کیے تھے، جس میں دو بیک ٹو بیک ڈبل سنچریاں (ناگپور میں 213 اور دہلی میں 243) اور ایک سنچری شامل تھی۔ دوسرا اور تیسرا نمبر: اس فہرست میں سری لنکا کے سابق کپتان سنتھ جے سوریا 571 رنز کے ساتھ دوسرے نمبر پر ہیں جبکہ بھارت کے سابق اوپنر وریندر سہواگ 491 رنز کے ساتھ تیسرے نمبر پر موجود ہیں۔

ویسٹ انڈیز عالمی کپ ۲۰۲۷ء سے کہیں باہر نہ ہوجائے

آئی سی سی یک روزہ رینکنگ میں ۱۰ ویں مقام پر موجود ویسٹ انڈیز کے پاس کٹ آف تاریخ سے پہلے ہندوستان کے خلاف ۲ یک روزہ میچ کھیلنے کا موقع ہے

آئی سی سی یک روزہ رینکنگ میں 10 ویں مقام پر موجود ویسٹ انڈیز کے پاس کٹ آف تاریخ سے پہلے ہندوستان کے خلاف 2 یک روزہ میچ کھیلنے کا موقع ہے، لیکن ان میں جیتنا کافی نہیں ہوگا۔ 2 مرتبہ یک روزہ عالمی کپ چمپئن، 2 مرتبہ ٹی-20 عالمی کپ چمپئن اور ایک مرتبہ چمپئنز ٹرافی جیتنے والی ویسٹ انڈیز کرکٹ ٹیم کو 'عالمی کپ 2027' کی اپنی مہم میں ایک بڑا جھٹکا لگا ہے۔ مجموعی طور پر 5 آئی سی سی ٹرافیاں اپنے نام کرنے والی ویسٹ انڈیز کی ٹیم کو جنوبی افریقہ، زمبابوے اور نامیبیا کی میزبانی میں ہونے والے عالمی کپ کے لیے براہ راست کوالیفکیشن کا ٹکٹ نہیں ملا ہے۔ یہ مسلسل دوسرا موقع ہے جب ویسٹ انڈیز براہ راست انٹری سے محروم ہوئی ہے۔ آئی سی سی کے ضوابط کے مطابق 30 ستمبر کی کٹ آف تاریخ تک آئی سی سی یک روزہ رینکنگ میں سرفہرست 8 ٹیموں کو عالمی کپ میں براہ راست داخلہ ملنا طے تھا، جس میں جنوبی افریقہ اور زمبابوے شامل نہیں ہیں، کیونکہ وہ میزبان ہونے کے ناطے پہلے ہی اپنی جگہ پکی کر چکے ہیں۔ وہیں، اب آئرلینڈ کے خلاف شاندار جیت کے ساتھ افغانستان نے اس فہرست میں اپنی جگہ پکی کر لی ہے۔ افغانستان دفاعی چمپئن آسٹریلیا، ہندوستان، نیوزی لینڈ، پاکستان، سری لنکا، انگلینڈ، بنگلہ دیش، جنوبی افریقہ اور زمبابوے کے ساتھ براہ راست مین ٹورنامنٹ کا حصہ بنے گا۔ آئی سی سی یک روزہ رینکنگ میں 10 ویں مقام پر موجود ویسٹ انڈیز کے پاس کٹ آف تاریخ سے پہلے ہندوستان کے خلاف 2 یک روزہ میچ کھیلنے کا موقع ہے۔ اگر کیریبین ٹیم یہ دونوں میچ جیت بھی لیتی ہے، تب بھی اس کی رینکنگ ٹاپ-8 میں آنے کے لیے کافی نہیں ہوگی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ویسٹ انڈیز کو 2027 عالمی کپ میں جگہ بنانے کے لیے آئندہ سال فروری میں منعقد ہونے والے عالمی کپ کوالیفائر کے مشکل مرحلے سے گزرنا ہوگا۔ ویسٹ انڈیز کی ٹیم 2023 یک روزہ عالمی کپ کے لیے بھی براہ راست کوالیفائی نہیں کر پائی تھی اور اسے کوالیفائر میچ کھیلنے پر مجبور ہونا پڑا تھا۔ اس وقت سپر سکس مرحلے میں پانچویں مقام پر رہنے کے سبب ٹیم عالمی کپ سے باہر ہو گئی تھی، جو اس کی تاریخ میں پہلی بار ہوا تھا۔ اسی کے سبب وہ 2025 چمپئنز ٹرافی کا حصہ بھی نہیں بن سکی تھی۔ وہیں، فروری 2027 میں ہونے والے کوالیفائر ٹورنامنٹ میں مجموعی طور پر 10 ٹیمیں حصہ لیں گی۔ آئی سی سی یک روزہ رینکنگ میں سب سے نیچے رہنے والے 2 فل ممبر ممالک یعنی ویسٹ انڈیز اور آئرلینڈ اس میں شامل ہوں گے۔ کرکٹ عالمی کپ لیگ-2 کی سرفہرست 4 ٹیمیں اور عالمی کپ کوالیفائر پلے آف سے آنے والی سرفہرست 4 ٹیمیں بھی اس کا حصہ ہوں گی۔

کبھی آبروریزی کا لگا تھا الزام، اب یہ کرکٹر بنا ملک کا کپتان

ہائی کورٹ کے بری کرنے کے ہٹائی گئی پابندی

اس کھلاڑی کو ٹیم کا کپتان بنا دیا گیا، جس پر کبھی آبروریزی کا الزام لگا تھا۔ حالانکہ کھلاڑی کو بعد میں ہائی کورٹ نے سبھی الزامات سے بری کر دیا تھا۔ نیپال کرکٹ میں بڑی تبدیلی دیکھنے کو ملی۔ پیر (10 اگست، 2026) کو کرکٹ بورڈ نے اے سی سی پریمیئر لیگ کے لئے 14 رکنی ٹیم کا اعلان کیا، جس میں سب سے بڑی تبدیلی کپتان کے طور پر ہوئی ہے۔ 26 سال کے اسپنر سندیپ لامچھانے کو ونڈے ٹیم کا نیا کپتان بنا دیا گیا ہے۔ انہوں نے روہت پوڈیل کو ری پلیس کیا۔ واضح رہے کہ روہت 2022 سے فارمیٹ میں ٹیم کی کمان سنبھال رہے تھے۔ وہ صرف کپتانی سے ہٹے ہیں، ٹیم میں کھلاڑی کے طور پر ان کی جگہ برقرار ہے۔ یہ وہی سندیپ لامچھانے ہیں، جن پر کبھی آبروریزی (ریپ) کا الزام لگا تھا۔ دسمبر 2023 میں نیپال کی ایک نچلی عدالت نے سندیپ کو آبروریزی کے معاملے میں قصوروار قرار دیا تھا۔ جنوری 2024 میں نیپالی کرکٹ کو 8 سال کی سزا بھی سنائی گئی تھی۔ اس کے بعد نیپال کرکٹ نے سندیپ کو انٹرنیشنل کرکٹ اور گھریلو کرکٹ سے معطل کر دیا تھا۔ مئی 2024 میں نیپال کی پاٹن ہائی کورٹ نے سندیپ لامچھانے کو آبروریزی کے الزام سے بری کر دیا تھا۔ اس کے بعد ساتھ ہی نیپال کرکٹ بورڈ نے بھی ان پر لگائی گئی پابندی کو ہٹالی تھی۔ اس طرح ایک بار پھر ان کی کرکٹ میں واپسی ہوئی اور اب دوبارہ ٹیم کے کپتان بن گئے ہیں۔ سال 2022 میں روہت پوڈیل کے کمان سنبھالنے سے پہلے سندیپ نے 14 ونڈے اور 18 ٹی-20 انٹرنیشنل مقابلوں میں نیپال کی کپتانی کی تھی۔ اب ایک بار پھر انہیں ونڈے ٹیم کی کمان سونپ دی گئی ہے۔ سندیپ کو نیپال کے سب سے تجربہ کار کھلاڑیوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ وہ اب تک 77 ون ڈے اور 78 ٹی 20 انٹرنیشنل کھیل چکے ہیں۔ 75 ون ڈے اننگز میں، اس نے 19.92 کی اوسط سے 154 وکٹیں حاصل کیں، بہترین 6/11 کے ساتھ۔ مزید برآں، 78 ٹی-20 بین الاقوامی اننگز میں، سندیپ نے 12.76 کی شاندار اوسط سے 142 وکٹیں حاصل کیں، جس میں 5/9 کی بہترین کارکردگی تھی۔ اس مدت کے دوران ان کی معیشت کی شرح 6.14 تھی۔

سلم ڈاگ ۳۳/ٹیمپل روڈ میں ڈپٹی کمشنر بنیں تبو

وجے سیتھوپتی سے بولیں۔ پہلے گولی چلاتے ہیں، پھر بات

نئی دہلی: ویڈیو میں ایک منظر خاص طور پر توجہ حاصل کرتا ہے، جس میں تبو وجے سیتھوپتی کے کردار سے گفتگو کرتی نظر آتی ہیں۔ وہ کہتی ہیں، "ہمارے انداز میں پہلے گولی چلاتے ہیں اور پھر بات کرتے ہیں۔" ویڈیو کے آخر میں تبو کے کردار کی شناخت سامنے آتی ہے۔ وہ بتاتی ہیں کہ ان کا نام گوری ہیگڑے ہے اور وہ انکم ٹیکس محکمہ میں ڈپٹی کمشنر کے عہدے پر تعینات ہیں۔ تبو کے اس دبنگ انداز نے سوشل میڈیا پر فلم کو لے کر شائقین کی دلچسپی مزید بڑھا دی ہے۔ ساؤتھ سنیما کی متوقع فلم 'سلم ڈاگ 33 ٹیمپل روڈ' کو لے کر مداحوں میں کافی جوش و خروش ہے۔ فلم میں وجے سیتھوپتی مرکزی کردار میں نظر آئیں گے، جب کہ اس کی ہدایت کاری پوری جگن ناتھ کر رہے ہیں۔ فلم میں وجے سیتھوپتی کے لُک نے پہلے ہی لوگوں کی توجہ حاصل کی تھی اور اب میکرز نے اداکارہ تبو کے کردار کی پہلی جھلک بھی جاری کر دی ہے۔ پیر کے روز فلم میکرز نے سوشل میڈیا پر تبو کے کردار کی ایک خصوصی ویڈیو جاری کی، جسے ہدایت کار پوری جگن ناتھ نے بھی اپنے انسٹاگرام اکاؤنٹ پر شیئر کیا۔ انہوں نے تبو کو بھارتی سنیما کا ایک انمول رتن قرار دیتے ہوئے فلم میں ان کے کردار کے بارے میں معلومات دی ہیں۔ ویڈیو میں تبو گوری ہیگڑے کے کردار میں نظر آ رہی ہیں۔ انہیں ایک ایسی نڈر اور طاقتور خاتون کے طور پر پیش کیا گیا ہے جو کسی بھی چیلنج سے پیچھے نہیں ہٹتی۔ ویڈیو کا آغاز تبو کے کردار کو ایک "طاقتور افسر" کے طور پر متعارف کرانے سے ہوتا ہے۔ اس کے بعد ان کے کئی ایکشن سے بھرپور مناظر دکھائے گئے ہیں۔ تبو کا کردار لوگوں کو دھمکاتا اور تھپڑ مارتا بھی نظر آتا ہے۔ ان کے چہرے کے تاثرات اور گفتگو کا انداز بھی انتہائی سخت دکھائی دیتا ہے۔ ویڈیو میں ایک منظر خاص طور پر توجہ حاصل کرتا ہے، جس میں تبو وجے سیتھوپتی کے کردار سے گفتگو کرتی نظر آتی ہیں۔ وہ کہتی ہیں، "ہمارے انداز میں پہلے گولی چلاتے ہیں اور پھر بات کرتے ہیں۔" ویڈیو کے آخر میں تبو کے کردار کی شناخت سامنے آتی ہے۔ وہ بتاتی ہیں کہ ان کا نام گوری ہیگڑے ہے اور وہ انکم ٹیکس محکمہ میں ڈپٹی کمشنر کے عہدے پر تعینات ہیں۔ تبو کے اس دبنگ انداز نے سوشل میڈیا پر فلم کو لے کر شائقین کی دلچسپی مزید بڑھا دی ہے۔ اب ناظرین یہ جاننے کے لیے بے تاب ہیں کہ گوری ہیگڑے کا کردار وجے سیتھوپتی کی کہانی سے کس طرح جڑا ہوگا۔ فلم سے وابستہ ذرائع کے مطابق 'سلم ڈاگ 33 ٹیمپل روڈ' کی شوٹنگ مکمل ہو چکی ہے اور اب پوسٹ پروڈکشن کا کام تیزی سے جاری ہے۔

ایس آئی آر کے بعد ووٹر لسٹ سے پرکاش راج کا نام غائب، اداکار نے پوچھا: 'یہ کیسا مذاق ہے؟'

پرکاش راج نے اپنی بات آگے بڑھاتے ہوئے کہا کہ ان کا جنم اسی انتخابی حلقے میں ہوا اور وہ طویل عرصے سے اسی علاقے میں رہتے آئے ہیں

پرکاش راج نے اپنی بات آگے بڑھاتے ہوئے کہا کہ ان کا جنم اسی انتخابی حلقے میں ہوا اور وہ طویل عرصے سے اسی علاقے میں رہتے آئے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ان کی تعلیم، اسکول، کالج اور تھیٹر سے متعلق کام بھی اسی علاقے میں ہوا ہے۔ اداکار نے یہ بھی کہا کہ وہ اسی انتخابی حلقے سے لوک سبھا کا انتخاب لڑ چکے ہیں۔ ان کے مطابق، "کھیل شروع ہو گیا ہے۔ معروف اداکار پرکاش راج نے دعویٰ کیا ہے کہ ایس آئی آر اسپیشل انٹینسیو ریویژن کے عمل کے بعد بنگلورو انتخابی حلقے کی ووٹر لسٹ سے ان کا نام ہٹا دیا گیا ہے۔ اداکار نے منگل کو اپنے انسٹاگرام اکاؤنٹ پر ایک ویڈیو شیئر کر کے اس معاملے پر سوال اٹھایا۔ انہوں نے طنزیہ انداز میں کہا کہ وہ بنگلورو کے ان لاکھوں ووٹروں میں شامل ہیں جن کا ووٹ دینے کا حق ایس آئی آر کے بعد ختم کر دیا گیا ہے۔ ویڈیو میں پرکاش راج نے کہا، "دوستو، میں آپ کے ساتھ ایک مذاق شیئر کرنا چاہتا ہوں۔ میں بنگلورو انتخابی حلقے کے ان 65 لاکھ ووٹروں میں سے ایک ہوں جن کا ووٹ دینے کا حق ایس آئی آر کے بعد ختم کر دیا گیا ہے۔ یہ ایک اچھا مذاق ہے، ہے نا؟" پرکاش راج نے اپنی بات آگے بڑھاتے ہوئے کہا کہ ان کا جنم اسی انتخابی حلقے میں ہوا اور وہ طویل عرصے سے اسی علاقے میں رہتے آئے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ان کی تعلیم، اسکول، کالج اور تھیٹر سے متعلق کام بھی اسی علاقے میں ہوا ہے۔ اداکار نے یہ بھی کہا کہ وہ اسی انتخابی حلقے سے لوک سبھا کا انتخاب لڑ چکے ہیں۔ ان کے مطابق، "کھیل شروع ہو گیا ہے۔ اب دیکھتے ہیں کہ اپنا ووٹر آئی ڈی واپس حاصل کرنے کیلئے مجھے کون سا عمل اختیار کرنا ہوگا۔ میں یہ بھی دیکھوں گا کہ اس کیلئے کون سے دستاویزات پیش کرنے ہوں گے۔ پرکاش راج نے حکمران طبقے پر طنز کرتے ہوئے کہا کہ اقتدار میں بیٹھے لوگ اپنی طاقت کا استعمال کر کے ان شہریوں کو ووٹ دینے کے حق سے محروم کر سکتے ہیں جو شاید انہیں ووٹ نہ دیں۔ انہوں نے کہا، "لیکن میرے دوست، کیا تم اسی طاقت سے ہمیں تمہیں اقتدار سے باہر کرنے کیلئے ووٹ دینے سے روک سکتے ہو؟" ویڈیو کے آخر میں انہوں نے کہا، "بس پوچھ رہا ہوں۔ بائے۔" ان کے اس بیان کے بعد ایس آئی آر کے تحت ووٹر لسٹ سے نام حذف کیے جانے کے معاملے پر جاری بحث مزید تیز ہو گئی ہے۔ ایس آئی آر کے عمل کو لے کر اس سے پہلے بھی سوالات اٹھائے جاتے رہے ہیں۔ تاہم، الیکشن کمیشن کا کہنا ہے کہ ووٹر لسٹ کی نظر ثانی اور نام حذف کرنے کے عمل میں مقررہ قواعد و ضوابط پر عمل کیا جاتا ہے۔ عام طور پر ووٹر لسٹ سے کسی شخص کا نام اس وقت ہٹایا جا سکتا ہے جب ووٹر کی موت ہو چکی ہو، وہ مستقل طور پر کسی دوسرے مقام پر منتقل ہو گیا ہو، اس کا نام ایک سے زیادہ جگہ درج ہو یا بار بار تصدیق کی کوششوں کے باوجود اس کے بارے میں مطلوبہ معلومات حاصل نہ ہو سکیں۔ ووٹنگ لسٹ کے تنازع کے علاوہ پرکاش راج نے جھارکھنڈ کے دارالحکومت رانچی میں اسمبلی کے قریب احتجاج کرنے والے جے پی ایس سی اور جے ایس ایس سی امیدواروں کے خلاف پولیس کارروائی پر بھی تنقید کی۔

ٹاکسک کے ٹریلر لانچ پر راکنگ اسٹار یش کی تعریف سے اکشے اوبرائے جذباتی ہو گئے

اکشے اوبرائے اس وقت بے حد جذباتی اور متاثر ہوئے جب راکنگ اسٹار یش نے اپنی انتہائی منتظر فلم "ٹاکسک" کے ٹریلر لانچ کے دوران ان کی دل کھول کر تعریف کی۔ گیتو موہنداس کی ہدایت کاری میں بننے والی اس فلم کے ذریعے اکشے اوبرائے ساؤتھ انڈین فلم انڈسٹری میں ڈیبیو کر رہے ہیں۔

اکشے اوبرائے اس وقت بے حد جذباتی اور متاثر ہوئے جب راکنگ اسٹار یش نے اپنی انتہائی منتظر فلم "ٹاکسک" کے ٹریلر لانچ کے دوران ان کی دل کھول کر تعریف کی۔ گیتو موہنداس کی ہدایت کاری میں بننے والی اس فلم کے ذریعے اکشے اوبرائے ساؤتھ انڈین فلم انڈسٹری میں ڈیبیو کر رہے ہیں۔ اکشے اوبرائے اس وقت بے حد جذباتی اور متاثر ہوئے جب راکنگ اسٹار یش نے اپنی انتہائی منتظر فلم "ٹاکسک" کے ٹریلر لانچ کے دوران ان کی دل کھول کر تعریف کی۔ گیتو موہنداس کی ہدایت کاری میں بننے والی اس فلم کے ذریعے اکشے اوبرائے ساؤتھ انڈین فلم انڈسٹری میں ڈیبیو کر رہے ہیں۔ فلم میں اکشے بالکل مختلف انداز میں نظر آئیں گے۔ وہ ایک منفی کردار ادا کرنے کے ساتھ ساتھ کئی بڑے اور زبردست ایکشن سیکوئنس بھی کرتے دکھائی دیں گے۔ یہ فلم کنڑ زبان میں بنائی گئی ہے۔ ٹریلر لانچ کے موقع پر یش نے فلم میں اکشے کے سفر اور کرناٹک میں ان کی بڑھتی ہوئی مقبولیت کے بارے میں بات کرتے ہوئے کہا کہ "اکشے، اب آپ کرناٹک کا حصہ بن چکے ہیں۔ آپ یہاں کافی مقبول ہو گئے ہیں۔ جب بھی آپ پریس میں میرے بارے میں بات کرتے ہیں تو میں گھبرا جاتا ہوں اور خود سے پوچھتا ہوں، 'کیا میں واقعی اتنا اچھا ہوں؟' اکشے میرے بارے میں اس طرح بات کرتے ہیں جیسے کبھی کبھی آپ خود کو دوسروں میں دیکھتے ہیں اور ان سے بہت کچھ سیکھتے ہیں۔ مجھے اتنا خاص محسوس کرانے کے لیے شکریہ۔ آپ ایک شاندار اداکار ہیں اور آپ نے اپنی اداکاری سے کمال کر دیا ہے۔" انہوں نے مزید کہا کہ "میں نے آپ سے بہت کچھ سیکھا ہے۔ آپ ہمیشہ کہتے رہے ہیں کہ آپ نے مجھ سے سیکھا ہے، لیکن میں نے بھی آپ سے بہت کچھ سیکھا ہے اور آپ کو یہ بات معلوم ہونی چاہیے۔" یش کی ان دل سے کہی گئی باتوں نے اکشے اوبرائے کو جذباتی کر دیا۔ اکشے کئی مواقع پر یش کے لیے اپنی تعریف اور "ٹاکسک" میں ان کے ساتھ کام کرنے کے تجربے کے بارے میں بات کر چکے ہیں۔ ایسے میں جس اداکار کا وہ بے حد احترام کرتے ہیں، اسی سے ملنے والی یہ تعریف ان کے لیے مزید خاص بن گئی۔ یش کی تعریف کے بارے میں بات کرتے ہوئے اکشے اوبرائے نے کہا "ایک اداکار کے سفر میں کچھ ایسے لمحات آتے ہیں جب آپ کو واقعی سمجھ نہیں آتا کہ آپ کس طرح ردعمل دیں، کیونکہ کچھ الفاظ اپنے اندر بہت زیادہ جذبات اور معنی رکھتے ہیں۔ میرے لیے یہ بالکل ایسا ہی لمحہ تھا۔ یش کے لیے میرے دل میں صرف ایک اداکار کی حیثیت سے ہی نہیں بلکہ ایک انسان کی حیثیت سے بھی بہت احترام ہے۔ انہوں نے اپنے کام کے ذریعے جس طرح کی خاص شناخت اور مقام بنایا ہے، وہ انتہائی متاثر کن اور حوصلہ دینے والا ہے۔ میرا ہمیشہ سے ماننا رہا ہے کہ جب آپ ایسے لوگوں کے ساتھ کام کرتے ہیں جو اپنے کام میں بہترین ہیں تو آپ صرف انہیں دیکھ کر اور ان کے ساتھ کام کر کے بھی بہت کچھ سیکھتے ہیں۔ "ٹاکسک" میں میرا تجربہ بھی کچھ ایسا ہی رہا۔ میں نے یش کے بارے میں ہمیشہ اس لیے بات کی ہے کیونکہ میں حقیقت میں ان سے متاثر ہوں۔ ایسے میں جب انہوں نے یہ کہا کہ انہوں نے مجھ سے بھی کچھ سیکھا ہے تو یہ میرے لیے انتہائی عاجزی اور جذبات سے بھر دینے والا لمحہ تھا۔" گیتو موہنداس کی ہدایت کاری میں بننے والی "ٹاکسک" اکشے اوبرائے کی ساؤتھ انڈین فلم انڈسٹری میں انٹری ہے۔ فلم میں وہ ایک ڈارک اور ایکشن سے بھرپور کردار میں نظر آئیں گے۔ منفی کردار ادا کرتے ہوئے اکشے کئی بڑے ایکشن سیکوئنس کرتے دکھائی دیں گے، جو ان کے اب تک کے کریئر سے بالکل مختلف اور چیلنجنگ تجربہ ہے۔ "ٹاکسک" کے ذریعے اکشے نہ صرف ایک نئی فلم انڈسٹری اور نئی زبان میں قدم رکھ رہے ہیں بلکہ وہ ایک ایسے کردار کو بھی نبھا رہے ہیں جو انہیں بطور اداکار اپنی الگ شناخت، صلاحیت اور ورسٹائل ٹیلنٹ دکھانے کا موقع فراہم کرتا ہے۔ راکنگ اسٹار یش کی آنے والی فلم 'ٹاکسک: اے فیری ٹیل فار گرون اَپس' کے شاندار ٹریلر لانچ کے دوران بالی ووڈ اداکار اکشے اوبرائے انتہائی جذباتی اور متاثر ہوئے۔ بنگلورو میں منعقدہ تقریب میں جب یش نے دل کھول کر اکشے کی اداکاری اور محنت کی تعریف کی، تو وہ اپنے آنسو اور جذبات پر قابو نہ رکھ سکے۔ ٹریلر لانچ کے موقع پر یش نے اکشے اوبرائے کو ایک شاندار اداکار قرار دیتے ہوئے کہا۔ جب بھی آپ میڈیا میں میری تعریف کرتے ہیں، میں ڈر جاتا ہوں کہ کیا میں واقعی اتنا اچھا ہوں؟ کبھی کبھی آپ دوسروں میں خود کو دیکھتے ہیں اور ان سے بہت کچھ سیکھتے ہیں۔ میں نے بھی آپ سے بہت کچھ سیکھا ہے۔ بہترین کارکردگی: آپ ایک بہترین اداکار ہیں اور آپ نے اس فلم میں کمال کر دیا ہے۔ یش کی جانب سے ملنے والی اس پذیرائی پر اکشے اوبرائے نے اسے اپنے لیے انتہائی عاجزی اور فخر کا لمحہ قرار دیا۔ انہوں نے کہا۔ یش سے وابستگی: وہ ہمیشہ سے یش کے کام اور ان کی عاجزی سے متاثر رہے ہیں، اور جب خود یش نے ان سے سیکھنے کی بات کی تو یہ ان کے لیے جذباتی کر دینے والا تھا۔